بغداد مقدس سے ہندوستان آنے والے
سب سے پہلے قادری بغدادی بزرگ

ان کا سایہ اک تجلی ان کا نقش پا چراغ
وہ جدھر گذرے ادھر ہی روشنی ہوتی گئی

تذکرہ سید الہند

حضرت علامہ سید احمد القادری ازہری
آستانہ امام ملت آستانہ عالیہ قادریہ امجھر شریف
ضلع اورنگ آباد، بہار

نام کتاب : تذکرہ سید الہند
زبان کتاب : اردو
نام مصنف : علامہ سید احمد قادری ازہری
اشاعت پنجم : ۲۰۱۸ء
تعداد : ایک ہزار
ناشر : سید الہند اکیڈمی آستانہ امام ملت آستانہ عالیہ قادریہ امجھر شریف اورنگ آباد، بہار
فون: 9044049788
ہدیہ : 40/00
کمپوزنگ : سید الہند کمپیوٹرز کاشانہ قادری بیت الامام، وارانسی
پروف ریڈنگ: سید محمد القادری جیلانی سرکار، سید محمود القادری بغدادی سرکار
ملنے کے پتے :
☆ علامہ سید احمد القادری ازہری آستانہ امام ملت آستانہ عالیہ امجھر شریف
☆ پرنسپل جامعہ فاروقیہ ریوڑی تالاب، بنارس، موبائل:09415696955
☆ دار العلوم فیضان سیدنا، اورنگ آباد، بہار۔فون 7004191926
☆ دار العلوم سیدنا آستانہ امام ملت امجھر شریف 9472114564
☆ جامعہ رقیہ للبنات اورنگ آباد بہار 8651596538
☆ سیدنا ہاسپٹل امبیکا پور، ضلع سرگوجہ چھتیس گڑھ
☆ سکندر قادری A بلاک ۱۶/۱۴ جنتا فلیٹ سیکٹر ۷
☆ فیضان سیدنا بک ڈپو ٹیکری موڑ اورنگ آباد بہار

شرف انتساب

والد گرامی

گل گلزار قادریت پیر طریقت اولادغوث اعظم شہزادہ
سید الہند فخر اجھر قاضی شہر اورنگ آباد حضور امام ملت
حضرت علامہ مفتی

سید شاہ اصغر امام قادری

دامت برکاتہم العالیہ آستانہ عالیہ قادریہ اجھر شریف صدر المدرسین
ومفتی جامعہ فاروقیہ بنارس بانی مدارس ومساجد کثیرہ

اور

والدہ مخدومہ

سیدہ شکیلہ خاتون قادری مرحومہ

کے نام
جن سے حُسن تربیت اور دعائیں ملیں

سید احمد القادری ازہری

فہرست

تقدیم

محدث جلیل حضرت علامہ عبدالشکور صاحب قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ
شیخ الحدیث الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

عزیز گرامی مولانا سید احمد القادری ازہری سلمہٗ الباری پیر طریقت حضرت مولانا مفتی سید شاہ اصغر امام قادری بغدادی الجھری صاحب مصباحی مدظلہ العالی کے بڑے صاحبزادے ہیں اور مشہور و معروف بزرگ قطب ربانی ،مرشد روحانی حضرت سیدنا محمد قادری بغدادی الجھری علیہ الرحمۃ کے خاندان کے چشم و چراغ ہیں اس وقت وہ ہندوستان کے عظیم ادارہ الجامعۃ الاشرفیہ کے طالب علم ہیں۔ انہوں نے ایک منتخب ، قابل دید و مفید تالیف کی جو شیخ الشیوخ حضرت علامہ علی شیر شیرازی علیہ الرحمۃ والرضوان کی کتاب مناقب محمدیہ و دیگر کتابوں سے ماخوذ ہے۔ علامہ شیرازی حضرت سیدنا محمد بغدادی کے مرید خاص اور صاحب کشف بزرگ تھے انہوں نے مناقب محمدیہ میں اپنے مرشد کامل، شریعت وطریقت کے سنگم حضرت سیدنا علیہ الرحمۃ و الرضوان کے احوال و اقوال اور کشف و کرامات و مخلصانہ دینی خدمات کو تفصیل سے تحریر فرمایا ہے۔ میں نے عزیز موصوف کی کتاب کو جگہ جگہ سے دیکھا ہے اس میں ایمان و عرفان ،حق و صداقت کا عظیم سرمایہ موجود ہے۔ قاری اس سے دنیا میں امن وسکون اور اخروی راحت و آرام و سرمدی نعمتیں حاصل کرسکتا ہے۔ عزیز مکرم مولانا سید احمد القادری ازہری صاحب سلمہٗ الباری کو اس تالیف

پر داد دیتا ہوں کہ انہوں نے محنت اور ذوق وشوق سے یہ کام انجام دیا ہے۔ دعا کرتا ہوں کہ مولیٰ تعالیٰ اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ وطفیل ان کی اس قابل قدر کاوش کو مقبول عام و مفید تام بنائے۔ آمین

فقط
عبدالشکور عفی عنہ
۷؍محرم الحرام ۱۴۲۸ھ

تقریظ

شہزادۂ حضور حافظ ملت حضرت عزیز ملت علامہ الحاج الشاہ عبد الحفیظ صاحب قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ سربراہ اعلیٰ الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سلسلۂ نبوت ختم ہونے کے بعد انسانوں کی ہدایت و رہنمائی کی ذمہ داری علماء ربانیین پر آتی ہے۔ رب تعالیٰ اپنے ان بندوں کو انبیاء کرام کا مظہر بنا تا ہے یہی وجہ ہے کہ وہ معجزات جو انبیاء کرام کو عطا ہوئے ان محبوبوں کو کرامات کی شکل میں ملے جس سے بھٹکے ہوئے انسان ہدایت پاتے رہے۔

حضرت نائب غوث الثقلین سیدنا محمد بغدادی رحمۃ اللہ علیہ بھی انھیں محبوبوں میں سے ایک ہیں جو حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسل سے ہیں اور ہندوستان میں سلسلہ قادریہ کی اہم کڑی ہیں جن کے فیضان کرم نے بہت سے مردہ دلوں کو زندگی بخشی اور آج بھی جن کا فیضان انجھر شریف ضلع اورنگ آباد سے جاری ہے۔

اسی بافیض شخصیت کی زندگی پاک سے فیوض و برکات حاصل کرنے کے لئے اسی خانوادہ کے شاہزادہ محترم مولانا سید احمد صاحب قادری ازہری نے آپ کی سوانح کو مرتب کرکے ایک اچھی کوشش کی ہے۔ رب تعالیٰ موصوف کی کوشش کو قبول فرمائے اور فیضان سیدنا اور علم وعمل کی دولت سے مالا مال فرمائے آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

فقط
عبد الحفیظ عفی عنہ
۲۲ محرم الحرام ۱۴۲۸ھ

نوازشات

رئیس التحریر حضرت علامہ یٰسین اختر مصباحی صاحب قبلہ
بانی وصدر دارالقلم، ذاکر نگر، نئی دہلی ۲۵

"انجھر شریف"، ضلع اورنگ آباد صوبہ بہار سلسلۂ عالیہ قادریہ کی ایک قدیم خانقاہ ہے جہاں صدیوں سے غوث الثقلین محی الدین سید عبد القادر جیلانی بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فیض کا دریا رواں ہے اور خلقِ خدا اپنے اپنے ظرف کے مطابق اس سے مستفید و سیراب ہو کر اپنی روحانی پیاس بجھا رہی ہے اور اپنے دلوں کی دنیا آباد کر رہی ہے۔

اپنے وقت کے مشہور و برگزیدہ عالم و عارفِ حق حضرت سید محمد قادری بغدادی رضی اللہ عنہ (متولد ۸۱۰ھ، بغداد مقدسہ۔ متوفی ۹۴۰ھ، انجھر شریف) کے توسط سے جاری اس بحرِ معرفت و دریائے تصوف وطریقت پر ماہ وسال و گردشِ ایام کا کوئی اثر نہیں۔ یہ میخانۂ قادریت اپنے اسلافِ کرام کی تمام تر روایات کے ساتھ آج بھی اہل دل اور اہل قلب ونظر کو بادۂ حبِ الٰہی وعشقِ نبوی سے سرشار کر رہا ہے اور ان کا رشتۂ الفت ومحبت اللہ اور اس کے رسول و جملہ محبوبانِ بارگاہ سے استوار کر رہا ہے۔

خوف وخشیتِ ربانی والتزامِ فرائض وواجبات واتباعِ سنتِ نبوی سید الہند حضرت سیدنا محمد قادری بغدادی کا طرۂ امتیاز ہے۔ خلقِ خدا کی دستگیری و دادرسی آپ کا شیوہ ہے۔ صدقِ مقال واکلِ حلال آپ کا ذخیرہ ہے۔ دعوت وتبلیغِ دین آپ کا امتیاز ہے۔ اور آپ کی زندگی کا لمحہ لمحہ عبادت وریاضت کے لئے وقف ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے دامنِ کرم سے وابستہ ہزاروں لاکھوں افراد نہایت عقیدت واحترام کے ساتھ آپ کا نام لیتے ہیں اور آپ کی ہدایات وتعلیمات کو اپنے لئے مشعلِ راہ سمجھتے ہیں۔

حضرت مولانا سید اصغر امام قادری بغدادی امجھری مصباحی اس وقت آستانۂ عالیہ قادریہ امجھر شریف کے مرشد روحانی ہیں جو ایک طرف جامعہ فاروقیہ بنارس کے صدر المدرسین کی حیثیت سے علم دین کی گراں قدر خدمت انجام دے رہے ہیں اور دوسری طرف ایک باوقار و بافیض آستانہ عالیہ کے مرشد روحانی کی حیثیت سے روحانیت کا فیض تقسیم کر رہے ہیں۔

آپ کے فرزند سعید عزیز گرامی مولانا سید احمد قادری ازہری امجھری متعلم الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور ضلع اعظم گڑھ یوپی نے بڑی محنت اور شوق و وارفتگی کے ساتھ زیر نظر سوانحی کتاب مرتب کر کے حضرت سید الہند کی بارگاہِ عالی میں اپنی عقیدتوں کا خراج پیش کیا ہے جن سے امید ہے کہ آگے چل کر اپنی عظیم و قدیم خانقاہ اور خانوادہ کا نام روشن کریں گے۔ رب کائنات اپنے حبیبِ مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ و طفیل میں آپ کو علم نافع و عمل صالح سے نوازے۔ آمین

یٰسین اختر مصباحی
بانی وصدر دار القلم، ذاکر نگر، نئی دہلی
سہ شنبہ بتاریخ ۱۷ر محرم الحرام ۱۴۲۸ھ / ۶ر فروری ۲۰۰۷ء

تاثرات

سند المحققین بدر ملت و دین حضرت مفتی بدر عالم صاحب قبلہ استاذ و مفتی الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور ضلع اعظم گڑھ

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

''تذکرہ سید الہند'' نامی کتاب کے سرسری مطالعہ کا شرف حاصل ہوا۔ سید الہند سرکار سیدنا محمد بغدادی امجھری علیہ الرحمۃ و الرضوان کے حالات و کرامات پر مشتمل ہے حضرت سیدنا محمد بغدادی علیہ الرحمۃ والرضوان سر زمین ہند پر سلسلہ قادریہ کی سوغات برکات لانے والے اولین بزرگوں میں سے ہیں۔ آپ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل بیت رسول مقبول رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے تبرکات بھی اپنے ساتھ لائے جو آج بھی خانقاہ قادریہ امجھر شریف ضلع اورنگ آباد (بہار) میں موجود ہیں سالانہ عرس کے موقع پر زیارت کا اہتمام ہوتا ہے۔ رسالہ کے مرتب خانوادہ سیدنا کے چشم و چراغ گل گلزار قادریت مولانا سید احمد قادری ازہری زادت معالیہ حضرت علامہ سید اصغر امام قادری مصباحی دام ظلہ العالی صدر المدرسین جامعہ فاروقیہ بنارس کے خلف اکبر ہیں۔ مرتب موصوف ابھی الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور کے متعلم ہیں جو علوم نبویہ کی تحصیل اور ترویج و اشاعت کا بہت زیادہ ذوق و شوق رکھتے ہیں۔ دعا ہے مولیٰ تعالیٰ انہیں اپنے آبا و اجداد کا صحیح وارث بنائے۔ آمین

'تذکرہ سید الہند' کے اکثر مواد کا ماخذ حضرت شیخ علی شیرازی علیہ رحمۃ الباری کی تصنیف مناقب محمدیہ ہے۔ کتاب اہل دل کیلئے بہت دلچسپ اور قابل مطالعہ ہے۔

بدر عالم مصباحی
۷ر محرم الحرام ۱۴۲۸ھ

حدیثِ دل

اولاد غوث اعظم گل گلزار قادریت شہزادہ حضور سیدالہند ’’سرکار حضور امام ملت‘‘، حضرت علامہ الحاج الشاہ مفتی سید اصغر امام قادری بغدادی امجھری دامت برکاتہم العالیہ آستانہ عالیہ قادریہ امجھر شریف پرنسپل و مفتی جامعہ فاروقیہ بنارس

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

امجھر شریف سلسلہ عالیہ قادریہ کی عظیم بارگاہ ہے جہاں سلسلہ قادریہ کے عظیم المرتبت پیشوا قطب الاقطاب فرد الافراد نائب غوث صمدانی محبوب سبحانی سیدالہند حضرت سیدنا محمد بغدادی قدس سرہ العزیز ۸۴۶ھ میں بحکم رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسلمانوں کی دستگیری اور اسلام کو زندگی دینے کے لئے تشریف لائے، جہاں کفر وشرک کے جرس کی گونج تھی وہاں توحید کا نغمۂ جانفزا سنایا جہاں خزاں ہی خزاں تھی اسے خزاں نارسیدہ بہار بنایا آپ کی آمد سے امجھر شریف ہی نہیں بہار و بنگال واڑیسہ کے علاقے ہدایت کی کرنوں سے جگمگانے لگے اسی خاندان غوثیت مآب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق فرانسیسی سیاح بوکانن کا بیان ہے جسے مشہور مورخ پروفیسر حسن عسکری صاحب پٹنہ نے اپنی انگلش کتاب صوفی ازم اِن بہار میں نقل کیا کہ مجھے ۱۸۱۱ء میں ضلع گیا کے داؤدنگر علاقہ میں تقریباً پانچ سو پیرزادے ملے جن میں اکثر محبوب سبحانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی متوفی ۱۱۶۶ء/۶۶۱ھ مدفون بغداد کی اولاد تھے طریقہ صوفیہ قادریہ کے اس مشہور بانی محبوب سبحانی کے گیارہ فرزندوں میں سے ایک سید عبدالرزاق قادری ’’سید محمد قادری‘‘ کے اسلاف میں سے تھے ’’سید محمد قادری‘‘ نے یہاں آکر دشمنان اسلام کو ہلاک کیا اور امجھر شریف میں مدفون

ہوئے۔[۱] [۲] اس خانوادۂ غوثیت میں بے شمار لعل وگہر پیدا ہوئے جنھوں نے ہمیشہ سادگی کا لبادہ پہنا، شہرت اور نام ونمود سے گریز فرمایا لیکن پردۂ خفا سے بھی بوئے مشک پھیلتی رہی دنیا کی مشام جاں معطر ہوتی رہی۔ رُشد و ہدایت کے چراغوں کی روشنیاں آفاق وانفس کو منور کرتی رہیں۔

دنیائے اسلام کے عظیم المرتبت مفکر بلند پایہ اسلامی فلسفی، شریعت وطریقت کے رمز شناس، انسانی زندگی کے حقائق سے آگاہ امام غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

اِنَّ الصُّوفِيَّةَ هُمُ السَّالِكُوْنَ لِطَرِيْقِ اللّٰهِ خَاصَّةً وَ اَنَّ سِيَرَتَهُمْ اَحْسَنُ السِّيَرِ وَ طَرِيْقُهُمْ اَصْوَبُ وَاَخْلَاقُهُمْ اَزْكَى الْاَخْلَاقِ بَلْ لَوجُمِعَ عَقْلُ الْعُقَلَاءِ وَحِكْمَةُ الْحُكَمَاءِ وَعِلْمُ الْوَاقِفِيْنَ عَلَى اَسْرَارِ الشَّرْعِ مِنَ الْعُلَمَاءِ لِيُغَيِّرُوْا شَيْئاً مِنْ سِيَرِهِمْ وَاَخْلَاقِهِمْ وَيُبَدِّلُوْنَ بِمَا هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ لَمْ يَجِدُوْا اِلَيْهِ سَبِيْلًا فَاِنَّ جَمِيْعَ حَرَكَاتِهِمْ وَسَكَنَاتِهِمْ فِي ظَاهِرِهِمْ وَبَاطِنِهِمْ مُقْتَبَساً مِنْ نُوْرِ مِشْكٰوةِ النُّبُوَّةِ وَلَيْسَ وَرَاءَ نُوْرِ النُّبُوَّةِ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ نُوْرٌ يُسْتَضَاءُ بِهٖ.[۳]

مجھے یقینی طور پر معلوم ہوگیا کہ صوفیاء کرام ہی اللہ کے راستہ کے سالک ہیں ان کی سیرت بہترین سیرت ان کا طریقہ سب سے مستقیم ان کا اخلاق سب سے ستھرا اخلاق۔ اگر عقلاء کی عقل حکماء کی حکمت اور شریعت کے رمز شناسوں کا علم مل کر بھی ان کی سیرت و اخلاق سے بہتر لانا چاہے تو ممکن نہیں ان کے تمام ظاہری و باطنی حرکات و سکنات مشکوٰۃ نبوت سے ماخوذ ہیں اور نور نبوت سے بڑھ کر روئے زمین پر کوئی نور نہیں جس سے روشنی حاصل کی جائے۔

حضرت سیدالہند نائب غوث الثقلین سیدنا پاک کی زندگی پر امام غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ قول مکمل صادق آتا ہے آپ کی سوانح حیات پڑھنے والا بے ساختہ کہہ اٹھے گا کہ

سیدنا پاک کی سیرت بہترین سیرت ان کا طریقہ راہ مستقیم ان کا اخلاق بہترین اخلاق۔ جہاں عقلاء کی عقل اور حکماء کی حکمت شرمندہ ہے اور ان کے تمام ظاہری و باطنی حرکات وسکنات مشکوٰۃ نبوت سے ماخوذ ہیں۔

عمر میں کم لیکن ہمت وحوصلہ میں جوان میرے لخت جگر نور دیدہ عزیز دلی سعید ازلی مولانا سید احمد قادری ازہری سلمہ اللہ الباری نے جنہیں حضرت سیدنا پاک کی ذات سے والہانہ عقیدت ومحبت ہے اسی وارفتگی شوق میں انہوں نے کم عمری کے باوجود حضرت کی ذات والا صفات پر زیر نظر کتاب تالیف کی ہے میں انہیں اس اچھی کوشش پر دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ رب تبارک وتعالیٰ انہیں سیدنا پاک کا سچا وارث بنائے ان کے فیضان سے مالا مال فرمائے علم نافع کی دولت بخشے اور ان کے قلم کو مزید روانی عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

قلم گوید کہ من شاہ جہانم
قلم کش را بعزت می رسانم

سید اصغر امام قادری عفی عنہ

۲۵ر محرم الحرام ۱۴۲۸ھ

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

سخن ہائے گفتنی

معطر ہے اسی کوچہ کی صورت اپنا صحرا بھی
کہاں کھولے ہیں گیسو یار نے خوشبو کہاں تک ہے

خطہ مالا بار وسندھ میں عرب تاجروں ومجاہدوں کے ذریعہ اسلام کی تبلیغ واشاعت ہوئی اور دلوں کے آفاق انوار وتجلیات ایمان واسلام سے روشن ومنور ہوئے پھر رفتہ رفتہ دیگر علاقوں اور خطوں میں شمع توحید ورسالت کی تابانیاں پھیلیں اور کفر و شرکت کی کثافتیں ماند پڑنے اور دور ہونے لگیں۔

تاجروں ومبلغوں اور صوفیہ ومشائخ کرام نے اپنے مساعی جمیلہ سے ہندوستان کے گوشہ گوشہ تک اسلام کو پہنچایا اور اس راہ میں انہیں جتنی مشکلات اور صعوبتیں پیش آئیں ان کا خندہ پیشانی کے ساتھ استقبال کیا، حسن اخلاق وکردار اور انسانی ہمدردی وغمگساری کے انہوں نے ایسے نمونے پیش کئے کہ لوگ ان کے گرد جمع ہوتے گئے اور وہ انہیں تعلیمات اسلام سے قریب کر کے انہیں دائرہ اسلام میں داخل کرتے چلے گئے۔

سرزمین ہند تصوف وروحانیت کے معروف سلاسل اربعہ قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ کا ایک اہم ترین مرکز ہے اور یہاں ان مقدس سلاسل کے اکابر و اعاظم تقریباً ہر صوبہ میں آرام فرما ہیں ان نفوس قدسیہ نے اپنے اپنے وقتوں میں تبلیغ اسلام کی عظیم الشان خدمات انجام دے کر اسے مطلع انوار بنایا ہے اور اپنے خون جگر سے یہاں شجرِ اسلام کی آبیاری کی ہے۔

مشہور تاریخی روایت کے مطابق سلطان الہند خواجہ خواجگان حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دست مبارک پر تقریباً نوے لاکھ کفار

ومشرکین ہند مشرف باسلام ہوئے ہیں اور مشائخ سلسلہ چشتیہ کے ذریعہ ہندوستانمیں اسلام کو بے حد فروغ حاصل ہوا ہے اور ان کے اثرات سب سے زیادہ نمایاں اور ممتاز ہیں۔

صدیوں پیشتر قادری صوفیاء ومشائخ کرام نے بھی سرزمین ہند کو اپنے وجود مسعود سے سرفراز فرمایا ہے جن میں حضرت سیدنا شیخ بہاء الدین دولت آبادی اورحضرت سیدنا سید محمد بغدادی الجھری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو تاریخی روایات کے مطابق اولیت حاصل ہے اور یہ دونوں بزرگ معاصر ہونے کے ساتھ علم وفضل، زہد و ورع اورتقویٰ وطہارت میں منفرد مقام ومرتبہ کے مالک تھے۔بعض علماء ومورخین کی تحقیق یہ ہے کہ ہندوستان میں قادری سلسلہ کا آغاز کچھ دوسرے بزرگوں سے ہوا ہے مثلاً جناب واصف عثمانی الہ آبادی ''مطالعہ اسلامیات'' میں حضرت سیدنا محمد غوث گوالیاری قدس سرہٗ متولد ۸۹۰ھ کو اور جناب شیخ محمد اکرام ''رود کوثر'' میں حضرت سید نعمت اللہ قادری دکنی کو اور حضرت مولانا غلام یحییٰ انجم مصباحی صاحب ''ہندوستان میں سلسلہ قادریہ کا بانی کون'' میں حضرت سیدنا عبدالوہاب ناگوری کو اولین قادری بزرگ قرار دیتے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔حضرت سیدنا محمد غوث گوالیاری قدس سرہٗ کی ولادت ۸۹۰ھ میں ہوئی حضرت سید نعمت اللہ قادری دکنی قدس سرہ ۸۹۴ھ کے بعد ہندوستان تشریف لائے جبکہ حضرت سیدنا محمد بغدادی الجھری قدس سرہ ۸۴۶ھ میں ہی ہندوستان آئے، حضرت سید عبدالوہاب ناگوری قدس سرہ نے آخر الذکر کتاب کے مطابق حضرت خواجہ خواجگان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ سرزمین ہند کو رونق بخشی کچھ قبل تک تمام محققین متفق تھے کہ حضرت خواجہ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ان کے خلفاء ومریدین تشریف لائے تھے اور وہ خلفاء ومریدین اپنے مرشد برحق حضرت خواجہ پاک رضی اللہ عنہ کی تعلیمات سے آراستہ اور ان کے رنگ چشتیت میں رنگے ہوئے تھے نیز آخر الذکر کتاب میں حضرت سیدنا عبدالوہاب قدس سرہ کے تعلق سے جو تحقیق پیش کی گئی ہے اور جو حوالے دئے گئے ہیں میری معلومات کے

مطابق وہ اہل علم وتحقیق کے نزدیک محل نظر ہیں اور علماء محققین ابھی تک اس دریافت سے مطمئن نہیں ہوسکے ہیں کہ آپ حضرت غوث اعظم سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادہ ہیں۔

زیر نظر کتاب میں سید الہند قطب الاقطاب فرد الافراد اولاد غوث اعظم نائب غوث الثقلین مناقب محمدیہ فارسی مطبوعہ رسالہ الحکیم اندرون موچی دروازہ لاہور اور مناقب محمدیہ فارسی قلمی سے ماخوذ ہیں یہ کتاب عارف باللہ شیخ الشیوخ حضرت شیخ علی شیر شیرازی ایرانی کی تالیف ہے جنہوں نے اپنی کتاب میں مرشد برحق حضرت سیدنا پاک رضی اللہ عنہ کے احوال وواقعات جو زیادہ تر چشم دید تحریر فرمایا ہے نیز بعض دیگر کتابوں سے بھی حوالے درج کئے گئے ہیں۔آپ ہندوستان میں سلسلہ قادریہ کے اولین مشائخ میں سے ہیں آپ کو حضرت سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت اویسیہ بھی حاصل تھی، علوم ظاہری وباطنی سے آپ پورے طور پر آراستہ تھے طاعت و عبادت میں آپ حد سے زیادہ شغف وانہماک رکھتے تھے فرائض وواجبات اور سنتوں کے عامل تھے ہمیشہ ذکر الٰہی میں مستغرق رہتے تھے، کثرت سے روزے رکھا کرتے تھے، غریب محتاج وبیوہ ویتیم کی دلجوئی، ان کی امداد واعانت میں آپ پیش پیش رہا کرتے تھے اور فتوح ونذور کو غرباء ومساکین کے درمیان تقسیم فرمادیا کرتے تھے آپ پیدائشی ولی تھے بچپن سے ہی آپ سے کشف وکرامت کا صدور ہوتا تھا۔نگاہ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو دین حق کی اشاعت کے لئے منتخب فرمایا اور بحکم رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم تبلیغ اسلام کے لئے آپ ہندوستان تشریف لائے۔

آپ کے حالات وسوانح اور ہدایات وفرمودات کہیں تفصیلاً کہیں اجمالاً مندرجہ ذیل کتابوں میں ملتے ہیں جن کے مطالعہ سے سید الہند حضرت سیدنا سید محمد بغدادی قدس سرہ العزیز کی شخصیت کی عظمت اور آپ کے فضائل وکمالات کا گہرا نقش قاری کے دل پر ثبت ہوجاتا ہے۔

کتب اور رسائل کی تفصیلات حسب ذیل ھے

تاریخ حسینی	عربی قلمی	حضرت علامہ شیخ کریم الدین حسین مکی خادم کعبہ متوفی ۸۴۸ھ
مناقب محمدیہ	فارسی قلمی	آبروئے شیراز شیخ الشیوخ عارف باللہ حضرت علامہ علی شیر شیرازی متوفی ۹۶۴ھ
رسالہ قاضی جواد	فارسی قلمی	حضرت علامہ قاضی سید جواد قادری، عظیم آبادی متوفی ۱۰۶۷ھ
انساب طیبہ	فارسی قلمی	حضرت علامہ حکیم عبد الجلیل صاحب داؤدنگری متوفی ۱۳۱۸ھ
سید الہند	اردو مطبوعہ	حضرت سید فضل الحق قادری، امجھری
تذکرہ مجد	اردو مطبوعہ	حضرت علامہ حکیم عبد الجلیل صاحب داؤدنگری متوفی ۱۳۱۸ھ
حیات سیدنا	اردو مطبوعہ	حضرت علامہ حکیم سید انیس احمد قادری داؤدنگری متوفی ۱۳۴۱ھ
کنز الانساب	فارسی مطبوعہ	حضرت علامہ سید شاہ عطا حسین فانی گیاوی متوفی ۱۳۰۰ھ
مناقب محمدیہ	فارسی مطبوعہ	رسالہ الحکیم اندرون موچی دروازہ لاہور مولفہ حضرت شیخ شیرازی قدس سرہ
مخزن الانساب	فارسی مطبوعہ	محمودی پریس پٹنہ حضرت علامہ کریم الدین بہاری
صوفی ازم اِن بہار	انگلش مطبوعہ	پروفیسر سید حسن عسکری عظیم آبادی، گورنمنٹ ریسرچ سوسائٹی پٹنہ
مرأۃ الکونین	فارسی مطبوعہ	مولانا غلام نبی فردوسی
سعادت سرمدی	اردو قلمی	علامہ محمد شعیب نیر صاحب پھلواروی

اذکار طیبہ	اردو مطبوعہ	حضرت علامہ سید انیس احمد قادری، داؤدنگری متوفی ۱۳۴۱ھ
بحر ذخار	اردو مطبوعہ	حضرت علامہ وجیہ الدین اشرف متوفی ۱۲۳۰ھ
''بہار نمبر	ماہنامہ صنم'	مطبوعہ پٹنہ ۱۹۵۹ء

تصوف اسلام، معمولات رشیدیہ، میں بھی آپ کا مفصل تذکرہ موجود ہے۔

سراپا لطف وکرم وقار علوم وحِکم والد بزرگوار گل گلزار قادریت اودلا دغوث اعظم شہزادہ سید الہند حضور امام ملت حضرت علامہ الحاج مفتی سید اصغر امام قادری دامت برکاتہم العالیہ آستانہ عالیہ قادریہ امجھر شریف و پرنسپل جامعہ فاروقیہ بنارس و جمیع اساتذہ کرام کا بے حد احسان مند ہوں جنھوں نے حوصلہ دیا اور دعاؤں سے نوازا۔

بارگاہ حضور سیدنا پاک رضی اللہ عنہ میں یہ حقیر نذرانہ پیش کرتے ہوئے فقیر راقم الحروف نے بھی مندرجہ بالا تذکرہ نگاروں کے سلسلۃ الذہب میں شامل ہونے کی کوشش کی ہے۔ رب کریم بارگاہ سیدنا پاک میں اسے قبول فرمائے اور ان کا سایہ کرم دنیا وآخرت میں مجھے نصیب فرمائے۔

سودائے زلف یار نے دیوانہ کردیا — اپنا بنا کے اوروں سے بیگانہ کردیا

مولانا سید احمد قادری بغدادی امجھری

آستانہ امام ملت آستانہ عالیہ قادریہ امجھر شریف

۲۷ رمضان المبارک ۱۴۲۷ھ

حضرت مولانا صابر القادری صاحب شکور آبادی

سلام بارگاہِ حضور سید الہند سیدنا پاک

سلام اے تاجدار اجمھر و خورشید عرفانی
محمد قادری آل نبی شمع شبستانی

ضیاء معرفت کے فیض سے روشن ہے ہر ذرہ
تمہارے دم قدم سے خاک اجمھر میں ہے تابانی

ہزاروں کلمۂ توحید پڑھ کر بن گئے مومن
تمہارے دَر سے گمراہوں نے پایا نور ایمانی

بفیض علّم آدم تھا روشن سینۂ اقدس
وہ ماہر سب زبانوں کے تھے از الطاف ربانی

پڑھا ہے اژدھا نے بھی یہاں کلمہ شہادت کا
وہ دل سے ہوگیا عاشق حقیقت جس نے پہچانی

لئے آیا ہوں کشکول تمنّا در پہ سیدنا
عطا ہو نور عرفانی عطا ہو نور عرفانی

میں نذرانہ کو ایک ٹوٹا ہوا دل لے کے آیا ہوں
ضیاء عشق سے فرمایئے اس دل کو نورانی

ہر ایک شیدا کے دل پر میرے سیدنا کا سکہ ہے
بلا شبہ میرے دل پر ہے ان کا فیض روحانی

بلا لو اپنے خادم کو در اقدس پہ سیدنا
دل بیتاب نے میرے زیارت کی ہے اب ٹھانی

گدا کو بھی عطا ہو بادۂ نوری سے اک قطرہ
پلایا ساقی کوثر نے تم کو جام نورانی

مجھے اپنا بنا کر بس پڑا رہنے دو اجمھر میں
گدائی آپ کے در کی ہے بیشک رشک سلطانی

اٹھو صابؔر چلو اجمھر چلیں قسمت بنانے کو
وہ خوش قسمت ہے مل جائے جسے اس در کی دربانی

☆☆☆

۷۸۶/۹۲

سالہا باید کہ تا یک سنگ اصلی ز آفتاب
لعل گردد در بدخشاں یا عقیق اندر یمن
ساعت بسیار می باید کشیدن انتظار
تا کہ در جوف صدف باراں شود در عدن

(حکیم سنائی)

میں ایک ایسے ولی کامل کی سوانح لکھنے جا رہا ہوں جس کے فیض کا دریا پورے سرزمین ہند پر بہہ رہا ہے۔ میں ایک ایسی ذات پاک کی سوانح لکھنے جا رہا ہوں جن کا نام لیتے ہی ایمان میں تازگی پیدا ہو جاتی ہے۔ میں ایک ایسی ذات پاک کی سوانح لکھنے جا رہا ہوں جن کی کرامتیں کثیر ہیں، میں ایک ایسی ذات پاک کی داستان حیات لکھنے جا رہا ہوں جن کو سرکار کی بارگاہ کرم سے کریم کا خطاب ملا، جن کو نبی اعظم و غوث اعظم کا فیضان نصیب ہوا۔ میری مراد حضرت سید الہند اولاد غوث اعظم حضرت سیدنا محمد بغدادی اجھری ہیں۔

حضرت سید الہند سیدنا محمد بغدادی اجھری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سید الہند سیدنا محمد بغدادی رضی اللہ عنہ پورے ہندوستان میں سلسلۂ قادریہ کو جاری کرنے والے اولین بزرگوں میں سب سے پہلے ایسے بغدادی بزرگ ہیں جو غوث اعظم کی اولاد بھی ہیں اور غوث اعظم کے سلسلے سے بھی ہیں۔

جس طرح سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خواجہ اجمیری رضی اللہ عنہ کو ہندوستان میں اسلام پھیلانے کے لئے بھیجا تھا اسی طرح حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دین کو زندہ کرنے، مظلوموں کی دستگیری، بے سہاروں کی رہبری اور سائلوں کی مراد پوری کرنے کے لئے ۸۴۶ھ-۱۴۴۲ء میں حضرت سیدنا پاک کو ہندوستان بھیجا۔

بہت سے اولیاء اس زمانے میں تھے مگر سرکار نے خواجہ اجمیری کا انتخاب ہندوستان جانے کے لئے کیا یہ خواجہ اجمیری کی عظمت کی منہ بولتی دلیل ہے۔

بس اسی طرح سیدنا محمد بغدادی کے زمانے میں بھی بہت سے اولیاء کرام تھے مگر سرکار کا ''سیدنا محمد بغدادی'' کا انتخاب کرنا حضرت سیدنا کی فضیلت و عظمت کی منہ بولتی دلیل ہے۔

ولادت

قطب الاقطاب فرد الافراد سید السادات نائب غوث الثقلین حضرت سیدنا محمد بغدادی رضی اللہ عنہ کی ولادت مبارک ۲۵/رمضان المبارک ۸۱۰ھ بروز جمعرات بمقام بغداد شریف (عراق) ہوئی۔ آپ کا اصل نام محمد ہے (سرکار کے نام پر) آپ سیدنا کے لقب سے مشہور ہوئے۔ آپ کے والد ماجد کا نام حضرت ابو محمد شمس الدین سید درویش قادری بغدادی تھا جو حضرت غوث اعظم کی اولاد میں سے تھے۔ آپ کا شمار اس وقت کے اکابر علماء میں ہوتا تھا۔ آپ غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے آستانہ کے سجادہ

نشین تھے آپ کے ایک چھوٹے بھائی حضرت سید احمد تھے جو بغداد ہی میں آسودہ خاک ہوئے۔ حضرت سیدنا محمد بغدادی کی والدہ کا نام بی بی فاطمہ تھا جو حضرت سید شاہ عبدالعلی حسنی کی صاحبزادی تھیں۔[1]

شجرۂ نسب

حضرت سیدنا محمد بغدادی رضی اللہ عنہ (سید الہند) کا شجرۂ نسب سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے چھبیسویں پشت میں ملتا ہے اور حضرت غوث اعظم محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے بارہویں پشت میں ملتا ہے۔

شجرۂ نسب

سید الہند حضرت سیدنا محمد بغدادی ابن حضرت شاہ ابومحمد شمس الدین سید درویش قادری بغدادی ابن حضرت سید ابوالخیر قطب الدین کلاں کلاں عالم قادری ابن حضرت سید عبدالرحیم قادری بغدادی، ابن حضرت سید شاہ عبدالفتاح قادری ابن حضرت سید شاہ عبدالوہاب قادری ابن حضرت سید شاہ عبدالرحمٰن قادری ابن حضرت سید عبداللطیف قادری ابن حضرت سید عبدالحئی قادری ابن حضرت سید عبدالجلیل قادری ابن حضرت ابوالقاسم سید عبدالرحیم شیخ کرم اللہ قادری ابن حضرت سید ابوبکر تاج الدین عبدالرزاق قادری بغدادی ابن حضرت غوث صمدانی محبوب سبحانی قطب ربانی حضرت غوث اعظم شیخ ابومحمد محی الدین سید عبدالقادر جیلانی حسنی حسینی بغدادی رضی اللہ عنہ ابن حضرت سید ابوصالح موسیٰ جنگی دوست، ابن حضرت سید عبداللہ زاہدی ابن حضرت سید شاہ یحییٰ زاہد، ابن حضرت سید سیف اللہ محمد رومی ابن حضرت سید داؤد ابن حضرت سیدہ شاہ ابوعمر موسیٰ صابر الزاہد الرضا ابن حضرت سید عبداللہ المورث ابن حضرت سید موسیٰ الجون، ابن حضرت سید عبداللہ المحض ابن حضرت سید شاہ امام حسن مثنیٰ ابن حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ ابن حضرت اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب زوج

[1] انساب طیبہ قلمی، ص ۱۸

خاتون جنت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا بنت سید الکونین خاتم النبین شفیع المذنبین مالک السمٰوٰت والارضین حضرت سیدنا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔[1]

القاب

حضرت سیدنا محمد بغدادی (سید الہند) کے بہت سے القاب وخطابات ہیں مگر جو بہت ہی مشہور ہیں وہ یہ ہیں کریم، سیدنا، سید الہند، امیر الہند، کریم کا خطاب آپ کو بارگاہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا۔[2]

حضرت سیدنا پاک کا حلیہ مبارک

آپ کا رنگ سرخ وسفید اور چہرہ مبارک نہایت ہی دلکش ونورانی تھا جسم مضبوط وقوی، شکم ہموار، پیشانی فراخ اور بلند، پیشانی میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا جلوہ چمکتا تھا ابرو باریک وکشادہ، ناک مبارک بلند، سینہ چوڑا، انگلیاں درمیانہ درجہ کی، گوش مبارک اور آنکھیں متناسب، موئے مبارک پورے طور سے سفید نہ ہوئے تھے کہ آپ نے وصال فرمایا۔

حضرت شیرازی فرماتے ہیں۔

زہے صورت کہ سیرت خوب دارد   بمثل جبرئیل آن نیک منظر
شکل، صورت و اسم ستودہ   ز ارث جد خود بود منظر[3]

مبارک شکل ہے سیرت بھی وہ مرغوب رکھتا ہے
ستودہ نام بھی صورت بھی سیرت بھی ستودہ ہے
صفت جبرئیل کی سی ذات میں وہ خوب رکھتا ہے
یہ ترکہ جد کا ہے پاس اپنے وہ محبوب رکھتا ہے

[1] مناقب محمدیہ قلمی، ص ۸، ۹، ۱۰   [2] مناقب محمدیہ قلمی، ص ۶۰   [3] مناقب محمدیہ قلمی، ص ۲۰

حضرت سیدنا پاک کے ملبوسات

آپ اکثر سفید لمبا چغہ زیب تن فرماتے۔ موسم سرما میں اون کا سیاہ لباس پہنتے۔ لباس میں سبز و سیاہ رنگ کے علاوہ دوسرا رنگ پسند نہ فرماتے۔ سرخ رنگ سے بہت زیادہ حضرت کو نفرت تھی حضرت سفید عمامہ استعمال فرماتے جس کی بندش گول ہوتی، کلاہ مبارک (ٹوپی) کبھی سفید اور کبھی سبز رنگ کی پہنتے جو سر سے ملی ہوتی اس کو کلاہ "لاطیہ" بھی کہتے ہیں۔ اونچی ٹوپی جس کو "ناشرہ" کہتے ہیں اس سے آپ کو نفرت تھی چونکہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم "لاطیہ" پسند فرماتے تھے اور کلاہ ناشرہ کافروں کا لباس تھا۔[1]

حضرت سیدنا کی تعلیم وتربیت

اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کی ذات پاک میں غیر معمولی اوصاف حمیدہ شروع سے ہی عطا فرما دیا تھا آپ کے والد حضرت شاہ ابو محمد شمس الدین سید درویش قادری آپ پر بہت توجہ فرماتے۔ ابتدائی تعلیم آپ کے والد ماجد کی ہی نگرانی میں ہوئی۔ آپ کی عمر شریف سات سال کی ہوئی تو آپ نے بغداد شریف کے مشہور عالم حضرت علامہ خلیل اللہ کے مدرسے میں داخلہ لیا آپ نے اسی مدرسہ میں قرأت اور حفظ کی تعلیم مکمل کی، ادب، فقہ، حدیث، اصول فقہ، اصول حدیث کا علم حضرت علامہ شیخ ابو اسحاق کوفی رضی اللہ عنہ سے حاصل کیا جو حضرت معروف کرخی رضی اللہ عنہ کی اولادوں میں سے تھے۔ علم مناظرہ، علم کلام و حدیث حضرت علامہ شیخ ابو المکارم جنیدی و علامہ شیخ عبد اللہ سعدی و علامہ شیخ ابو الخیر عبد الرحیم اور علامہ شیخ ابو ناصر عبد الغفار رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے حاصل کیا علم تفسیر و علم تصوف حضرت علامہ ابو الفرح جنیدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حاصل کیا۔ اس طرح آپ نے صرف ۲۳ سال کی عمر میں ہی دینی تعلیم مکمل فرمالی۔[2]

آپ کا اخلاق کریمانہ

آپ علماء، فقراء، غریبوں مسکینوں اور بیماروں کی صحبت دلی رغبت کے

[1] مناقب محمدیہ قلمی، ص۲۱ [2] مناقب محمدیہ قلمی، ص۴۲، ۴۳

ساتھ پسند فرماتے تھے۔ امراء و روٴسا پر آپ کی توجہ نسبتاً کم رہتی تھی نذرانہ اور ہدیہ غرباء و مساکین کے درمیان فوراً تقسیم فرما دیتے تھے۔ بہت کم سخن تھے اور فضول کام کبھی نہیں کرتے تھے۔ شیخ شیرازی فرماتے ہیں۔

مجالست و موانست بخواہش کمال با ضعفاء و علماء و فقراء و مساکین و بیماران داشتے و اگر تونگرے رسیدے باو نیز التفات فرمودے لیکن بکم توجہی و نذور و ہدیہ کسیکہ آوردے بغرباء و مساکین دادے فعل عبث روا نداشتے و سخن کم تر گفتے۔[1]

دلی رغبت کے ساتھ کمزوروں، علماء، فقراء مساکین اور بیماروں کے ساتھ بیٹھنے کو پسند فرماتے اگر کوئی دولتمند آجاتا تو اس کی طرف توجہ فرماتے مگر کم اور نذرانہ اور ہدیہ ملتے ہی فقراء اور مساکین میں تقسیم فرما دیتے فضول کام کبھی نہیں کرتے اور کم سخن تھے۔

فرائض اور سنت نبوی کی پابندی و کثرت

عبادات و طاعات میں بشری طاقت سے زیادہ کوشش فرماتے فرائض الٰہی میں سے کوئی فرض اور سنت نبوی میں سے کسی سنت کو آپ نے ترک نہیں فرمایا۔ آپ ہمیشہ اشغال و اوراد میں مشغول رہتے۔ شیخ شیرازی فرماتے ہیں:

دیدم سیدنا رضی اللہ عنہ را ہیچ فعل از و صادر نمی شد کہ موجب ہوا و ہوس و نفسانیت باشد و در عبادت از اندازہ بشر کوشش زیادہ می کرد ہیچ فرض خدا و سنت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام فوت نکرد۔[2]

سیدنا پاک کو میں نے دیکھا کہ آپ سے ہوس و نفسانیت کا کوئی عمل صادر نہیں ہوتا تھا اور عبادات میں بشری طاقت سے زیادہ کوشش کرتے تھے اللہ کے فرائض میں کوئی فرض اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں میں کوئی سنت فوت نہیں کیا۔

شیخ شیرازی فرماتے ہیں:

فوت ہرگز نہ کرد سیدنا — ہیچ سنت و سنن پیغمبر
فرض اورانشد قضا گاہے — درمیان سفر و گاہے حضر

[1] مناقب محمدیہ قلمی، ص۲۳ [2] مناقب محمدیہ، ص۵۲

چھوڑا نہ کوئی فرض نہ سنت رسول کی	گر کچھ کیا قبول تو طاعت قبول کی
تا عمر یاد حق میں کیا زندگی بسر	یکساں تھا اس میں چاہے سفر ہو کہ ہو حضر

دوسری جگہ فرماتے ہیں:

وروز وشب بصلوٰۃ واوراد وخواندن قرآن ودیگر اشغال الٰہی مشغول بودے۔[1]	شبانہ یوم نماز، اوراد، تلاوت قرآن ودیگر اشغال الٰہی میں مشغول رہتے۔

دوسری جگہ فرماتے ہیں:

صلوٰۃ بسیار گذار دے واکثر ایام بصوم بسر می برد۔[2]	نمازیں کثرت سے پڑھتے اور اکثر ایام روزہ رکھتے۔

ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں:

بذکر الٰہی ہمدران مشغول بودے۔[3]	ذکر الٰہی میں ہمیشہ مشغول رہتے تھے۔

درس ووعظ کی اثر انگیزی

آپ صبح سے آدھی رات تک درس ووعظ میں مشغول رہتے شریک درس و وعظ شخص خوف کی بات پر اَسْتَغْفِرُاللّٰہ اور ترغیب پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہتا۔ ہر ایک مست و بے خود رہتا بے خودی سے آنکھیں بند ہو جاتیں۔ نصیحت کی اثر انگیزی سے دل گرم ہو جاتے اور ظرف دل جوش سے ابلنے لگتا۔

شیخ شیرازی فرماتے ہیں:

از صبح تا نیم شب بجز درس ووعظ درمیان نمی آمد ہر کہ در آمدے بیخود در آمدے وقتے شرکاء محفل از کلام ترہیب استغفراللہ و زمانے از استماع ترغیب الحمدللہ برزبان، باہوش دائرہ را دل تپاں وچشم بستہ ودیگ دروں بجوش گشتہ۔[4]	صبح سے آدھی رات تک درس اور وعظ کے سوا کچھ مشغلہ نہ تھا آپ کی مجلس میں جو بھی آتا بے خود ہو جاتا شرکاء مجلس خوف کی باتوں پر استغفراللہ اور ترغیب پر الحمد للہ کہتے۔ ان کی آنکھیں بند، دل وعظ سے گرم اور ظرف دل ابلنے لگتے۔

۱ مناقب محمدیہ قلمی، ص۴۶
۲ مناقب محمدیہ قلمی، ص۴۳
۳ مناقب محمدیہ قلمی، ص۴۴
۴ مناقب محمدیہ قلمی، ص۴۴

شیخ شیرازی فرماتے ہیں:

جاں بود سنگ از سخن در گداز	نشاں داد ز آہن و داؤد باز
پگھل جاتا تھا پتھر بھی اگر تقریر کرتے تھے	زباں کو معجزہ داؤد کا تعبیر کرتے تھے

علماء وفضلاء کی حاضری اور حل مشکلات

حضرت سیدنا پاک کی بارگاہ میں علماء وفضلاء کثرت سے حاضر ہوتے۔ مشکل دینی علمی مسائل پیش کرتے اور اس کا اطمینان بخش جواب پاتے۔

حضرت شیرازی فرماتے ہیں:

علماء وفضلاء بروگرد آمدند واز مشکلات علم دینی می پرسیدند جواب ہر یکے باختصار و اقتصار دادے۔[1]	علماء وفضلاء آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر مشکلات علوم دینیہ کو حل کرتے آپ ہر سوال کا مختصر جواب عطا فرماتے تھے۔

بچپن میں کشف قلب اور عالمانہ گفتگو

حضرت سید الہند سیدنا محمد بغدادی پیدائشی ولی تھے بچپن سے ہی آپ سے کرامت کا ظہور ہوتا تھا ۱۰ سال کی عمر کا واقعہ ہے کہ حضرت شیخ ابوطلحہ مدنی معروف بہ حسن جو کہ مدینہ منورہ کے ایک بہت ہی بڑے عالم تھے ان کو کوئی ایسا پیر نہ مل سکا جو کہ ان کے لائق ہو پیر کی تلاش میں بہت ساری خانقاہوں میں گئے مگر کامیاب نہ ہوئے احباب کی رہنمائی پر حضرت سیدنا کے والد حضرت سید ابو محمد شمس الدین درویش قادری جو غوث اعظم کے آستانہ کے سجادہ نشیں تھے ان کی بارگاہ میں حاضر ہوئے خانقاہ میں بہت سے مشائخ عظام مؤدب حاضر تھے حضرت ابوطلحہ مدنی کے دل میں خیال آیا کہ ان بزرگوں میں سے جو بھی مجھ سے یہ کہے گا یَا طَلْحَۃُ اَنْتَ مِنِّیْ یعنی اے طلحہ تو مجھ سے ہے میں ان سے مرید ہو جاؤں گا دل میں یہ خیال باندھ کر ابوطلحہ حضرت سیدنا پاک کے والد کی خانقاہ میں مؤدب بیٹھ گئے حضرت ابوطلحہ کا سامنا جونہی حضرت سیدنا پاک سے ہوا حضرت سیدنا پاک نے ان کا ہاتھ پکڑ کر برجستہ فرمایا یَا طَلْحَۃُ اَنْتَ مِنِّیْ

۱ مناقب محمدیہ قلمی، ص۴۳

اتنا سنتے ہی حضرت ابوطلحہ حضرت سیدنا پاک کے قدموں پر گر پڑے اور کہا حضور آپ مجھے بیعت کر لیں آپ نے جواب دیا میں ابھی نابالغ ہوں اور تم نوجوان ہو اقتداء نابالغوں کی جائز نہیں اس وقت حضرت سیدنا پاک کی عمر شریف صرف ۱۰ سال کی تھی حضرت ابوطلحہ ادب میں کچھ کہہ نہ سکے مگر دل میں یہ خیال آیا کہ ہدایت و رہنمائی تو اللہ کی طرف سے ہوتی ہے اگر لڑکوں کی اقتداء جوانوں کے لئے جائز نہیں تھی تو اللہ نے کیوں فرمایا:

یَا یَحْیٰی خُذِ الْکِتَابَ بِقُوَّۃٍ وَ اٰتَیْنٰہُ الْحُکْمَ صَبِیًّا۔[1] یعنی اے یحییٰ ہماری کتاب مضبوطی سے پکڑے رہو اور ہم نے بچپن ہی میں اسے (یحییٰ) نبوت عطا فرمایا۔

دوسری جگہ قرآن حکیم میں جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے ان کے بارے میں ارشاد فرمایا گیا:

قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ اٰتٰنِیَ الْکِتَابَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا۔[2] حضرت عیسیٰ نے فرمایا (جب وہ گود میں تھے) میں خدا کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے نبی بنایا۔

حضرت سیدنا پاک نے میرے دل کے خیال کو کشف سے معلوم فرمایا، مسکرا کر فرمایا کہ اے طلحہ تم عالم ہو کر نہیں جانتے کہ حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام نبی تھے اور انبیاء کرام بلاواسطہ اللہ تعالیٰ سے ہدایت و رہنمائی پائے ہوئے ہوتے ہیں اور ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی رہنمائی بچپن و جوانی میں یکساں ہوتی ہے اور اولیاء اللہ جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے گروہ میں سے ہیں جب تک وہ حضور کے اقوال و احوال پر بخوبی آگاہ اور سرکار کے معمولات پر عامل نہ ہوں اس وقت تک انہیں دوسروں کی رہنمائی نہیں کرنی چاہئے حضرت علامہ ابوطلحہ مدنی فرماتے ہیں کہ غنچہ باغ ہدایت (یعنی سیدنا پاک) کی ہدایت کی خوشبو سے میرا دماغ معطر ہو گیا میری عقیدت مزید بڑھ گئی اور جب میری عمر ستائیس سال کی ہوئی میرے چمن دل کا پھول کھل اٹھا عندلیب دل

۱ قرآن، پارہ ۱۶، رکوع ۴ ۲ قرآن حکیم، پارہ ۱۶، رکوع ۵

خوش الحانی سے نغمہ سرا ہو گئے ایک دن خود ہی مجھے بلایا بیعت سے مشرف فرمایا میرا نام حسن رکھا اور فرمایا کہ تمہارے سارے اعمال و کردار بھی حسن ہوں گے۔

حضرت علامہ شیخ علی شیرازی فرماتے ہیں۔

چو دیدم شد حسن کو بود طلحہ — پرسیدم ازاں نیکوئے نامش
بگفتا ہر کہ بندد بر یکے دل — حسن گردد بر آید جملہ کامش[1]

....

طلحہ جو تھے وہ اک نظر میں حسن ہوئے — حُسنِ عمل کا ان کو یہ اچھا صلہ ملا
میں نے کہا کہ آپ کو یہ رتبہ بلند — کن نیکیوں کے بدلہ میں اللہ نے دیا
کہنے لگے کہ ایک کی الفت میں اپنا دل — جلنے لگا تھا اور محبت میں مر مٹا
بیشک ہر ایک کام حسن میرا ہو گیا — اس کے صلہ میں نام ہمارا حسن ہوا

مٹی ''سونا'' بن گئی

ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ ایک بوڑھا شخص سخت پریشان تھا فاقہ کشی پر مجبور تھا ایک دن حضرت سیدنا محمد بغدادی اس بوڑھے آدمی کے گھر تشریف لائے اس وقت حضرت کی عمر صرف ۷ برس کی تھی حضرت نے بوڑھے شخص کا حال دریافت کیا تو اس شخص نے اپنا سارا حال بدسنا ڈالا۔ حضرت کو بوڑھے شخص پر رحم آ گیا آپ نے ایک مٹی کا ڈھیلا اٹھایا اور اس مٹی کے ڈھیلے پر سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم فرمایا فوراً وہ ڈھیلا سونا ہو گیا حضرت نے اس بوڑھے شخص کو سونے کا ڈھیلا عطا فرمایا۔ بوڑھے شخص نے فروخت کی غرض سے وہ سونا پڑوسیوں کو دکھایا سونے کا ڈھیلا دیکھتے ہی ان پڑوسیوں کی نیت بدل گئی انہوں نے کہا لگتا ہے کہ تمہیں سونے کا خزانہ کہیں سے ملا ہے اس لئے اس سونا میں ہمارا بھی حق ہے ورنہ اس راز کو ظاہر کر کے تمہیں گرفتار کرا دیں گے اتنا سننا تھا کہ وہ بوڑھا شخص بہت ہی پریشان ہوا اسی وقت حضرت سیدنا پاک پھر اس شخص کے

۱ مناقب محمدیہ قلمی، ص ۲۹ تا ۳۰

گھر تشریف لائے حضرت نے اس کو حکم دیا کہ اس سونے کے ڈھیلے کو زمین پر پھینک دو۔ چنانچہ اس نے اس سونے کے ڈھیلے کو زمین پر پھینک دیا تو وہ مٹی کا ڈھیلا ہو گیا حضرت سیدنا نے فرمایا اس ڈھیلے کو اٹھالو اللہ تعالیٰ اسے پہلی شکل پر لوٹا دے گا یعنی سونا بنا دے گا۔ بوڑھے شخص نے مٹی کا ڈھیلا اٹھایا تو وہ مٹی کا ڈھیلا سونا ہو گیا اس شخص نے کہا آپ نے یہ کیوں نہ کہا کہ میں اسے پہلی شکل پر لوٹا دوں گا حضرت سیدنا پاک نے ارشاد فرمایا کہ میں فرعون نہیں ہوں جو أَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰی کا دعویٰ کروں۔ اس شخص نے اسی وقت توبہ کی آپ نے فرمایا مجھے یہ نصیحت مل گئی کہ تجھ جیسے بے وقوفوں پر رحم نہ کروں بے وقوف پر رحم کرنا اُسے گناہ میں ڈالنا ہے۔[1]

جس نے بچپن میں مٹی کو سونا کیا
اس سیدنا کی عظمت پہ لاکھوں سلام

بچپن میں لہو ولعب سے نفرت

حضرت سیدنا پاک کی طبیعت شروع سے ہی لہو ولعب سے دور رہتی تھی۔ ایک مرتبہ آپ کے پڑوس کے لڑکے دیواروں پر کھیل رہے تھے اتفاقاً آپ وہاں پہنچ گئے لڑکوں نے آپ کو کھیلنے کے لئے بلایا آپ نے انکار کر دیا اور دیوار کے نیچے گڈھے میں کھڑے رہے اس جگہ ایک نوجوان کھڑا کھیل دیکھ رہا تھا اس نے کہا کہ آپ دیوار پر چڑھ کر ان بچوں کے ساتھ کھیلنے کے بجائے گڈھے میں کیوں کھڑے ہیں حضرت نے فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ ہر شئے مرکز کی طالب ہے اگرچہ بہت بلند ہی کیوں نہ ہو پستی کی طرف مائل ضرور ہوتی ہے مثلاً آسمان کو نہیں دیکھتے کہ وہ بلند ہونے کے باوجود زمین کی طرف جھکا ہوا ہے وہ نوجوان حضرت کا جواب سننے کے بعد آپ کے قدموں پر گر پڑا۔

حضرت علامہ شیخ علی شیرازی فرماتے ہیں:

۱؎ مناقب محمدیہ قلمی، ص ۳۵ تا ۳۷

کسے را کہ ذاتش لطافت گرفت بہر کس شود باز چوں نور پاک
بہ آتش چوں آتش بہ آب است آب بود باد در باد با خاک خاک[1]

....

لطافت ہوتی ہے جس ذات میں انوار کی پیدا وہ ہر اک ذات سے ملتا ہے پھر بھی پاک رہتا ہے
ملا آتش سے آتش بن کے پانی ساتھ پانی کے ہوا و خاک سے ملنے پہ بھی وہ صاف رہتا ہے

آتش پرستوں کا مسلمان ہونا

آپ کے بچپن کا واقعہ ہے کہ سورج کے پجاری سوداگروں کا ایک گروہ جن کی تعداد تقریباً ۵۰ تھی تجارت کی غرض سے بغداد میں ٹھہرا ہوا تھا اتفاقاً ایک روز حضرت سیدنا کا گذر ان لوگوں کی طرف ہوا آپ نے ان لوگوں سے کہا تم اس آفتاب کی پوجا کرتے ہو جس کو کسی نے پیدا کیا ہے اور اس آفتاب کی عبادت کرتے ہو جو کہ ڈوب جاتا ہے حضرت کی اس تقریر سے کافروں پر بہت اثر ہوا مگر بچے کی بات سمجھ کر دھیان نہ دیا سیدنا پاک کا تصرف دیکھئے کہ اسی رات ان لوگوں نے خواب میں حالات محشر اور قبر کے حالات دیکھے بیدار ہوئے تو خوف خدا دل میں غالب آ گیا تھا حضرت کی بارگاہ میں آ کر مشرف بہ اسلام ہوئے۔

حضرت علامہ شیر علی شیرازی فرماتے ہیں:

دلِ دوستاں دوست دارد بسے ملامت نخواہد غفور رحیم
چو داعی ز رغبت بچیزے شوند کند آنچناں در زمانے حکیم[2]

....

پاسداری دوستوں کی دل کے کرتا ہے خدا رد نہیں کرتا اگر کرتے ہیں یہ دل سے دعاء
ان کی رغبت دیکھ کر رحمت سے اپنے وہ کریم دے ہی دیتا ہے انہیں جو مانگتے ہیں برملا

۱؎ مناقب محمدیہ قلمی، ص ۳۸، ۳۹
۲؎ مناقب محمدیہ قلمی، ص ۴۰، ۴۱

قبروں کے اندر کا مشاہدہ

حضرت سیدنا پاک ابتداے عمر سے ہی قبروں کی زیارت کیا کرتے تھے بچپن میں ایک مرتبہ حضرت سیدنا پاک بغداد کے ایک قبرستان میں تشریف لائے حضرت نے ایک قبر کو دیکھا تو مسکرانے لگے اور ایک قبر کو دیکھا تو رونے لگے آپ کے خدام میں سے ایک خادم نے کہا کہ حضور آپ کسی قبر کو دیکھتے ہیں تو ہنستے ہیں اور کسی قبر کو دیکھتے ہیں تو روتے ہیں ایسا کیوں ہے آپ نے فرمایا کہ جب میں کسی مردے کو قبر میں خوشی و بشاشت میں دیکھتا ہوں تو خوش ہوتا ہوں اور جب کسی مردے کو پریشانی اور عذاب الٰہی میں دیکھتا ہوں تو روتا ہوں اس جواب کو خادم نے سنا تو اس نے عرض کیا حضور ثواب و عذاب قبر کے بعد جنت و دوزخ میں ہوگا نہ کہ عالم برزخ میں تو حضرت نے فرمایا کہ تم نے نہیں سنا ہے کہ حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے
اَلْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِنْ رِیَاضِ الْجَنَّةِ وَحُفْرَةٌ مِنْ حُفَرِ النِّیْرَانِ۔

علامہ شیرازی فرماتے ہیں:

ہر کسے را کہ کشف ایزد داد — عالم الجہر والخفی گردید
نظرش بگذرد بطرف سما — از مہ و زحل تا بعرش رسید[1]

....

جس کو حق نے کشف کا درجہ دیا — ظاہر و باطن سے واقف کردیا
آسماں تاروں تلک پہنچی نظر — اس سے آگے عرش تک پہنچی نظر

گفتگو کی زبان

حضرت سیدنا اکثر عربی یا فارسی زبان میں گفتگو فرماتے تھے سیاحت اور سفر کے موقعہ پر آپ کا گذر جہاں بھی ہوتا آپ وہیں کی زبان میں گفتگو فرماتے۔ چنانچہ

۱؎ مناقب محمدیہ قلمی، ص ۳۴

جب آپ ہندوستان تشریف لائے تو آپ نے یہاں کے بزرگوں وزمینداروں سے ہندوستانی زبان میں گفتگو کی۔ آپ سے لوگوں نے جب یہ سوال کیا کہ آپ جہاں جاتے ہیں وہیں کی زبان فصاحت کے ساتھ بولتے ہیں اس میں کیا راز ہے حضرت نے ارشاد فرمایا جنہیں **عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّهَا**[1] (یعنی اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو تمام چیزوں کے نام سکھائے) کی میراث پہنچی ہے انہیں یہ امر مشکل نہیں ہے وہ ہر زبان میں گفتگو کرسکتے ہیں۔[2]

مزارات انبیاء واولیاء کی زیارت اور ان سے استفادہ

حضرت سیدنا پاک بیان فرماتے ہیں کہ جب میری عمر ۲۰ سال کی ہوئی والد محترم نے ارشاد فرمایا دن میں علوم ظاہری حاصل کرتے رہو اور رات اذکار الٰہی اور اولیاء بغداد کے مزارات کی زیارت میں بسر کرو حضرت سیدنا فرماتے ہیں کہ مرشد کامل والد گرامی کے حکم کے مطابق میں اولیاء بغداد شریف کی بارگاہوں میں حاضر ہوا۔ حضرت سیدنا پاک فرماتے ہیں۔

تا بروحانیت امام موسیٰ کاظم وجدی سید محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہما فائدہائے بے شمار برداشتم ہر گاہیکہ حکم شداز جناب ایشاں کہ بسوئے نجف روئے آراز پدر بزرگوار اجازت طلبیدہ سفر کردیم[3]

یہاں تک کہ حضرت امام موسیٰ کاظم اور اپنے جد بزرگوار حضرت غوث اعظم سید محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہما کی روحانیت سے بے شمار فائدے اٹھایا جب انہی بزرگوں کی روحانیت سے مجھے نجف اشرف جانے کا حکم ہوا والد بزرگوار سے اجازت لے کر سفر کیا۔

حکم کے مطابق حضرت سیدنا پاک نجف اشرف پہنچے اور چھ ماہ نجف اشرف میں مقیم رہ کر سرکار حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روحانیت سے مستفید ہوتے رہے اس کے علاوہ وہاں کے علماء سے حدیث اور علم مناظرہ کی تحصیل کی اس کے بعد کربلا گئے اور حضرت

۱؎ پارہ ۱، رکوع ۴ ۲؎ مناقب محمدیہ قلمی، ص ۲۵ ۳؎ مناقب محمدیہ قلمی، ص ۵۴

امام حسین رضی اللہ عنہ کی روحانیت سے مستفیض ہوئے۔[۱]

۲۵/حج ادا فرمایا

جب حج بیت اللہ کا زمانہ قریب آیا مکہ معظّمہ حاضر ہوئے حج کے ارکان ادا کیا یہ حضرت سیدنا پاک کا پہلا حج نہ تھا بلکہ سیدنا پاک نے پہلا حج دس سال کی عمر میں کیا تھا اور ہر سال حج کے لئے حرمین شریفین میں حاضری دیتے تھے۔

حضرت شیرازی لکھتے ہیں:

واز زمان دہ سالگی ہر سال خود را بزیارت کعبہ رسانیدے تادہ حج و دہ قرآن و پنج تمتع بجا آورد راقم شیرازی در ہشت بار بطواف کعبہ شریک بود و حج وقران وتمتع باوے رضی اللہ عنہ نمود۔[۲]

حضرت سیدنا پاک دس سال کی عمر سے ہر سال زیارت خانہ کعبہ کے لئے تشریف لے جاتے تھے آپ نے دس حج دس قران پانچ تمتع ادا فرمایا میں بھی آپ کے ساتھ طواف میں شریک رہا اور حج اور قران وتمتع آپ کے ساتھ بجالایا۔

پھر حضرت اسماعیل علیہ السلام کی مزار شریف کی زیارت سے مشرف ہونے کے بعد بیت المقدس کے لئے روانہ ہوگئے یہی وہ مقام ہے جہاں شب معراج سرکار احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت جبرئیل علیہ السلام کی معیت میں سب سے پہلے تشریف لائے جیسا کہ قرآن مقدس کی آیت سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ الیٰ اٰخرہ سے ثابت ہے سترہ روز تک حضرت سیدنا نے بیت المقدس میں قیام فرمایا اس سرزمین پاک میں اکثر انبیاء کرام کے مزارات ہیں آپ ہر شب انبیاء کرام ورسولان عظام کی روحانیت سے بہرہ مند ہوتے رہے خصوصاً حضرت یحییٰ، حضرت عزیر اور حضرت زکریا علیہم السلام کی ارواح پاک سے مستفید ہوئے حضرت سیدنا پاک وہاں کے علماء سے بھی استفادہ کرتے رہے اس کے بعد حضرت نے کوہ طور کی سیاحت کی (یہی وہ جگہ ہے جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو معراج حاصل ہوئی) وہاں بھی حضرت سیدنا نے چند روز قیام کیا۔[۳]

[۱] مناقب محمدیہ قلمی، ص۵۴ [۲] مناقب محمدیہ قلمی، ص۵۲ [۳] مناقب محمدیہ قلمی، ص۵۴تا۵۶

منصب تدریس وافتاء پر مامور ہوئے

جب آپ علوم ظاہری وباطنی کی تکمیل ومقامات مقدسہ کی حاضری، انبیاء و اولیاء کی ارواح سے حصول فیض کے بعد ۸۳۳ھ میں بعمر ۲۳/سال بغداد مقدس واپس ہوئے آپ تمام علوم وفنون میں طاق اور شہرہ آفاق ہوچکے تھے حضور سید العلماء نے آپ کے لئے تدریس وافتاء کی اہلیت کا فتویٰ صادر فرمایا اور آپ کو تدریس وافتاء کا حکم فرمایا۔

علامہ عبدالجلیل انساب طیبہ میں تحریر فرماتے ہیں:

در بست وسہ سالگی در ہر علم طاق آفاق شد۔[۲]

۲۳/سال کی عمر میں سیدنا پاک ہر علم میں یگانہ روزگار ہوئے۔

علامہ شیرازی لکھتے ہیں:

ہرگاہ سن شریف او بست وسہ سالگی رسید در ہر علم طاق وشہرہ آفاق شد سید العلماء اوراحکم کردند وفتویٰ دادند بہ تعلیم وتلقین و فتویٰ دادن۔[۳]

جس وقت آپ کی عمر شریف ۲۳/سال کی ہوئی تمام علوم وفنون میں طاق اور شہرہ آفاق ہوگئے سید العلماء نے انہیں حکم دیا اور آپ کے لئے فتویٰ دیا تعلیم و تلقین اور فتویٰ دینے کا۔

پروفیسر حسن عسکری صاحب پٹنہ لکھتے ہیں: محض ۲۳ سال کی عمر میں تعلیم سے فراغت حاصل کی اور ایک جید عالم ہوئے۔[۳]

تصوف وسلوک

اگرچہ آپ کے والد نے آپ کو کمالات ظاہری اور باطنی میں اعلیٰ درجہ پر پایا تھا پھر بھی فرمایا کہ ابھی تو تم نے کچھ نہیں کیا ہے اس لئے کہ علم تصوف اور سلوک ایک ایسا سمندر رہے جس کا کنارہ نظر نہیں آتا اگر سالک ہزار سال بھی اس راہ میں چلے تو بھی اس راہ میں وہ ایک قدم نہ چلا قرب الٰہی حاصل کرنے کے باوجود بھی عارف کو چاہیے کہ

[۱] انساب طیبہ قلمی، ص۱۹ [۲] مناقب محمدیہ قلمی، ص۴۳، ۴۴ [۳] صوفی ازم ان بہار

مَاعَرَفْنَاکَ حَقَّ مَعْرِفَتِکَ کے سوااور کوئی کلمہ زبان سے نہ نکالے۔ حضرت سیدنا فرماتے ہیں کہ اپنے مرشد کامل والدگرامی کی زبان پاک سے یہ کلمات سن کر حضرت سیدنا پاک نے عرض کیا کہ جوارشاد ہو بجالاؤں گا۔[1]

قرن کے جنگل میں چارسالہ مجاہدہ

مرشد کامل حضرت ابومحمد شمس الدین سید درویش قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم کے مطابق حضرت سیدنا پاک چارسال تک قرن کے جنگل میں عبادت الٰہی میں مشغول رہے۔

حضرت سیدنا پاک کے مرید خاص حضرت ابوطلحہ مدنی فرماتے ہیں۔ جو مجاہدہ کے اس سفر میں آپ کے ساتھ ساتھ تھے، حضرت سیدنا پاک نے اپنے والد ماجد کے حکم کے مطابق قرن کے جنگل میں چارسال تک عبادت کی ہمیشہ روزہ رکھتے ۲رسال تک تو حضرت سیدنا پاک نے کچھ کھایا اور نہ کچھ پیا بلکہ جب افطار کا وقت قریب آتا تو حضرت کسی گھاس کی پتی سے افطار کرتے اور کوئی غذا نہ کھاتے۔[2]

جذبہ اتباع حکم رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم

اورصرف اس لئے گھاس کی پتی سے افطار فرماتے کیونکہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے صوم وصال یعنی پے درپے دن ورات کے روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے، حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم صوم وصال رکھتے تھے اپنے آقا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو صوم وصال رکھتے دیکھ کر صحابۂ کرام نے بھی صوم وصال رکھنا شروع کر دیا۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس سے منع کیا اور ارشاد فرمایا۔

إِنِّی لَسْتُ کَأَحَدٍ مِنْکُمْ أَبِیْتُ عِنْدَ رَبِّی وَھُوَ یُطْعِمُنِیْ وَیُسْقِیْنِی۔[3] میں تم میں سے کسی کی طرح نہیں میں اپنے رب کے پاس رہتا ہوں وہی مجھ کو کھلاتا اور پلاتا ہے۔

---

۱ مناقب محمدیہ قلمی، ص۵۷ ۲ مناقب محمدیہ قلمی، ص۴۵ ۳ مناقب محمدیہ قلمی، ص۴۵

گھاس کی پتی سے حضرت سیدنا پاک افطار فرمالیتے تھے تاکہ مجاہدہ بھی تام ہو اور اتباع رسول پاک بھی ہوجائے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی مخالفت نہ ہو دوسال تک بغیر خوردونوش کے رہنا یہ نانا کی وراثت تھی جو نواسہ کو ملی تھی۔

حضرت شیرازی محبت پیر میں فرماتے ہیں:

خورش کہ ملکوت بداں مخصوص است از دست محبوب بہمت از ارث جدی مشرف گشتے[1] فرشتوں کی خوراک ان کیلئے مخصوص تھی جس کو محبوب کے ہاتھ سے جدی ارث کی ہمت سے کھاتے اور مشرف ہوتے۔

کمال عبادت الٰہی

مسلسل روزہ سے حضرت سیدنا پاک میں کوئی کمزوری آئی نہ ان کی عبادت وریاضت میں کمی ہوئی نہ رکوع وسجود میں پاؤں میں لغزش آئی حضرت سیدنا پاک ہمیشہ ذکر الٰہی، تلاوت قرآن میں مشغول رہتے راتوں کو ذرا سا بھی نہ سوتے۔ صرف اللہ کا ذکر کرتے رہتے آرام کرنے کے لئے پاؤں بھی نہ پھیلاتے اسی طرح دوسال گذر گئے۔ اور دوسال تک حضرت نے ان جنگلی پھلوں اور میوؤں سے افطار کیا جو آپ کی نظر پاک میں خودبخود آجاتے اسی طرح چارسال عبادت وریاضت میں گذارے۔

شیخ شیرازی فرماتے ہیں:

طالب دیدار حق بگذاشتند — از دل آرام و شہوت ہر نفس
ہیچ گاہے نیست ایشاں را قرار — رستہ دامان از چنگ ہوس[2]

....

طلبگار خدا آرام و راحت چھوڑ دیتے ہیں — دلوں کو اپنے وہ حرص وہوا سے موڑ دیتے ہیں
کسی صورت سے بھی پاتے نہیں آرام دنیا میں — بچائے رہتے ہیں دامن وہ اس ناکام دنیا میں

---

۱ مناقب محمدیہ قلمی، ص۴۵ ۲ مناقب محمدیہ قلمی، ص۴۵، ۴۶

مجاہدہ ومخالفت نفس

حضرت علامہ حسن ابوطلحہ مدنی فرماتے ہیں کہ اسی درمیان یعنی ان چار سالوں میں ایک مرتبہ چند ظالم اس جنگل میں آئے اور مجھ کو اور حضرت سیدنا پاک کو گرفتار کر کے لے گئے اس وقت میں نے بددعاء کرنی چاہی مگر حضرت سیدنا نے منع فرمادیا اور فرمایا کہ اے حسن تو ہمارے ساتھ نفس کشی کے لئے ہے نہ کہ موافقت نفس کے لئے حضرت سیدنا نے فرمایا اس سے گھبراتے کیوں ہو۔

شیخ شیرازی فرماتے ہیں:

تاتوانی تو باش خادم وار	زانکہ مخدوم بے ہنر باشد
در عبادت بہ از خدمت نیست	کبر از ہر گنہ بتر باشد[1]

....

خلق کی خدمت کرو جب تک تمہارا بس چلے	مرتبہ مخدوم کا خادم کو ملتا ہے ضرور
خلق کی خدمت بھی طاعت ہے اسے کیوں چھوڑیئے	سب گناہوں سے ہے بدتر نخوت و کبر وغرور

جب وہ لوگ ہم لوگوں کو گھر لے گئے تو انہوں نے ہم کو لکڑیاں اور بوجھ ڈھونے کے کام پر لگایا اور اپنے ملازموں کو ہم پر نگہبان بنایا ہم لوگ لکڑیاں کاٹ کر لایا کرتے تھے اس درمیان حضرت سیدنا پاک قرآن شریف کی تلاوت کرتے تھے نمازیں پڑھتے تھے۔

فرشتوں کی نگہبانی اور شیر کی موت

ایک دن حسب معمول ہم لکڑیاں کاٹ رہے تھے کہ اسی درمیان جنگل کی طرف سے ایک شیر آ گیا سب لوگوں پر خوف طاری ہو گیا ادھر ادھر چھپنے کی کوشش کرنے لگے مگر حضرت سیدنا نے فرمایا موذیوں کو ایذا دینے سے پہلے ہی مار ڈالو مگر میں تم سے مدد نہیں چاہتا سوائے اللہ پاک کے، ان نادان ظالموں نے سمجھا کہ حضرت سیدنا پاک انہیں سے کہہ رہے ہیں انہوں نے کہا کہ کس کی ہمت ہے کہ شیر سے لڑے

۱ مناقب محمدیہ قلمی، ص ۴۶-۴۷

تم ہم لوگوں کو بیوقوف بنا رہے ہو اور یہ بھی کہتے ہو کہ ہم تم سے مدد نہیں طلب کرتے حضرت سیدنا نے فرمایا سنو میں تم سے نہیں کہتا بلکہ فرشتے جو ہمارے اور تمہارے نگہبان ہیں وہ مجھ سے پوچھتے ہیں کہ شیر تم لوگوں پر آ پہنچا تم کیا کہتے ہو؟ میں نے ان کو جواب دیا ہے ان میں سے ایک نے کہا کہ یہ سب جھوٹ ہے اگر کوئی دلیل تمہارے پاس ہے تو پیش کرو حضرت سیدنا نے فرمایا کہ خدا کے حکم سے وہ مر چکا ہے جاؤ دیکھ لو جب وہ لوگ شیر کے قریب گئے تو دیکھا کہ وہ شیر مر چکا ہے وہ لوگ آپ سے معافی مانگنے لگے اور آپ کو اعزاز کے ساتھ چھوڑ دیا حضرت نے ان لوگوں کو تشفی دی اور فرمایا کہ تمہارا کوئی قصور نہیں ہے بلکہ میں تم سے خوش ہوں۔

شیخ شیرازی فرماتے ہیں:

بزرگاں کشیدند محنت بسے	زہر ناکساں جو رہا رنگ رنگ
چو دعوت الی الحق نبی کرد، راست	بروآں شد بدنداں او سنگ سنگ[1]

....

بزرگوں نے سدا دنیا میں تکلیفیں اٹھائی ہیں	ہر ایک نااہل سے کیا کیا نہیں ایذائیں پائی ہیں
رسول اللہ نے جب خلق میں توحید پھیلائی	تو چوٹیں پتھروں کی آپ کے دانتوں نے بھی کھائی

ندائے غیبی، ارشاد ودعوت پر من جانب اللہ مامور

قرن کے جنگل میں چار سالہ مجاہدہ کی تکمیل کے بعد جب آپ کی عمر شریف ۲۷ر سال کی تھی تو اکثر خلا میں سنا کرتے تھے کہ کوئی کہنے والا کہتا تھا کہ لوگوں کو حق کی طرف کیوں نہیں بلاتے ہو ادھر ادھر نظر کرتے تھے مگر کسی کو نہیں دیکھتے تھے۔

علامہ شیرازی لکھتے ہیں:

سیدنا می فرمود رضی اللہ عنہ چوں عمر من بہ بست وہفت سالگی رسید اکثر در خلا می شنیدم گوئندہ می گفت چرا دعوت نکنی بسوئے من مردماں را ہر گاہیکہ نگاہ می کردم نمی دیدم کسے را[2]

حضرت سیدنا پاک فرماتے تھے کہ جب میری عمر ۲۷ سال کی ہوئی تو اکثر خلا میں سنا کرتا تھا کوئی کہنے والا کہتا ہے کہ لوگوں کو حق کی طرف کیوں نہیں بلاتے ہو ادھر ادھر نظر کرتا تھا مگر کسی کو نہیں دیکھتا تھا۔

۱ مناقب محمدیہ قلمی، ص ۴۸، ۴۹

۲ مناقب محمدیہ قلمی، ص ۵۳

ارشاد ودعوت کے منصب پر مامور ہوئے

آپ اسی سال ۷۸۳ھ میں بعمر ستائیس سال ارشاد ودعوت کے منصب پر مامور ہوئے۔

شیخ شیرازی لکھتے ہیں:

بدانکہ مامور شد آنحضرت رضی اللہ عنہ بدعوت خلق الی الحق در ۷۸۳ھ ہشت صدوسی ہفت ہجری[1]

حضرت سیدنا پاک دعوت خلق الی اللہ کے منصب پر ۷۸۳ھ میں مامور ہوئے۔

دوسری جگہ فرماتے ہیں۔

می فرمود سیدنا رضی اللہ عنہ چوں عمر من بہ بست وہفت سالگی رسید بعد چندروز بحکم و اشارت پدر بزرگوار بدعوت خلق الی الحق مشغول شدم[2]

حضرت سیدنا فرماتے تھے کہ جب میری عمر ستائیس سال کی ہوئی چندروز کے بعد والد بزرگوار کے حکم سے دعوت خلق الی الحق میں مشغول ہوا۔

بیعت وخلافت

حضرت شیرازی مناقب محمدیہ میں تحریر فرماتے ہیں۔حضرت سیدنا ۷۸۳ھ میں دعوت خلق الی الحق کے منصب پر مامور ہوئے اور منصب دعوت الی الحق پر مامور ہونے کے بعد حضرت سیدنا فرماتے تھے میں نے سب سے پہلے شیخ الشیوخ حضرت حسن مدنی اور شیخ المشائخ حضرت محمد بغدادی کوخرقہ پہنایا اور بیعت باطنی میں داخل کیا اور فرمایا کہ میں دعوت پر مامور نہ تھا اس لئے اس سے پہلے میں نے ان دونوں کو بسوئے حق دعوت نہیں دی یعنی بیعت صوفیہ اور اس راز سے آگاہ نہیں کیا جو کانوں کان حضرت رسول پاک سے پہنچی ہے۔

حضرت سیدنا نے فرمایا۔

---

۱ مناقب محمدیہ قلمی،ص ۵۸ ۲ مناقب محمدیہ قلمی،ص ۵۳

لیکن چوں مامور نبودم دعوت بسوئے حق نکردہ بودم کہ عبارت از بیعت صوفیہ و آگاہ گردانیدن رازے را کہ گوش بگوش از جناب نبی رسیدہ است۔[1]

میں دعوت خلق الی الحق کی طرف مامور نہ تھا اس لئے بسوئے حق دعوت نہیں دی یعنی بیعت صوفیہ اور اس راز سے آگاہ کرنا جو کانوں کان حضرت نبی پاک سے پہنچی ہے۔

عبارت مذکورہ سے ظاہر ہے کہ آپ ۷۸۳ھ بعمر ستائیس سال قطب الاقطاب مرشد کامل حضرت ابومحمد شمس الدین سید درویش قادری سجادہ نشیں آستانہ عالیہ قادریہ بغداد شریف سے بیعت ہوئے اور اسی سال آپ خلافت سے سرفراز ہوئے۔

خرقہ خلافت

مرشد کامل نے خرقہ خلافت پہناتے وقت ارشاد فرمایا۔''اے فرزند جب میں نے تجھے مردہ صفت پالیا تو یہ خرقہ جو بمنزلہ کفن ہے تمہیں عطا کیا''۔حضرت سیدنا پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک موقعہ پر حضرت شیرازی علیہ الرحمہ کے عرض کرنے پر اس کی تشریح فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ جس طرح قفس عنصری سے مخلصی پانے کے بعد بدن کے اجزاء گل کر خاک ہوجاتے ہیں سوائے انبیاء،اولیاء،شہداء کے اجسام،کہ وہ اس سے مستثنیٰ ہیں اللہ تعالیٰ نے زمین پر ان کے جسم کو کھانا حرام فرمایا ہے کیونکہ ان کے اجسام روحی صفت ہوجاتے ہیں اَلرُّوحُ لَایَزِیْدُ وَلَایَنْقُصُ روح نہ زیادہ ہوتی ہے نہ کم ان کی روحیں شہوت اور تمام اخلاق ذمیمہ سے پاک ہوتی ہیں اور جس طرح پاک ہوتی ہیں اسی طرح پاک رہتی ہیں۔[2]

قبروں کے پاس گانا بجانا اور عورتوں کا جانا منع ہے

اسی لئے عورتوں کے لئے قبروں کی زیارت ممنوع ہے کہ عورتوں کی موانست روح سے اٹھالی جاتی ہے اور روحیں عورتوں کی موانست سے نفرت کرتی ہیں سوائے اپنے فرزندوں کے، نیز قبروں کے پاس گانا بجانا اور جو کچھ بھی شریعت کے خلاف ہو

---

۱ مناقب محمدیہ قلمی،ص ۵۸،۵۹ ۲ مناقب محمدیہ قلمی،ص ۵۰،۵۱

روحیں اس کے کرنے والے پرلعنت بھیجتی ہیں روحوں کو سوائے عبادت اور دیدار الٰہی کے کسی کام سے غرض نہیں اگر چہ روح عبادت کی مکلّف نہیں ہے جیسا کہ ارشاد ربانی ہے۔

وَاعْبُدْ رَبَّکَ حَتّٰی یَاْتِیَکَ الْیَقِیْنُ[1] اور اپنے رب کی عبادت کرو یہاں تک کہ تمہیں موت آجائے۔

پس خرقہ پہننے والے کو چاہئے کہ اپنے باطن کو مردہ صفت بنائے پھر کفن یعنی خرقہ خلافت پہنے۔[2]

مخلوق خدا کا ہجوم

جس دن مرشد کامل نے اشارہ غیبی سے آپ کو منصب ارشاد و دعوت پر مامور فرمایا خلق خدا کا ہجوم آپ سے بیعت ہونے کے لئے جمع ہونے لگا اور اسی دن اس قدر لوگ جمع ہوگئے اور آپ کے ہاتھ پر توبہ کی جن کا شمار مشکل ہے۔

حضرت شیخ شیرازی لکھتے ہیں۔

شیخ الشیوخ شیخ حسن مدنی فرمود کہ ھماں روز مردماں برسیدنا رضی اللہ عنہ گرد آمدند وتوبہ بدست سیدنا رضی اللہ عنہ می نمودند درشمار نمی آمد۔

شیخ الشیوخ شیخ حسن مدنی نے فرمایا کہ جس دن حضرت سیدنا منصب ارشاد و دعوت پر مامور ہوئے اسی روز اس قدر لوگ بارگاہ میں جمع ہوگئے اور آپ کے ہاتھ پر توبہ کی جنہیں شمار نہیں کیا جاسکتا۔

کسے را کہ مہتر خدا می کند   بدلہائے مردم صدا می کند
کہ تا جمع آئند از نزد و دور   نہ پیچند گردن ازو پر غرور[3]

....

بڑائی جس کو دی اللہ نے سارے زمانے میں   بزرگی اس کی سارے خلق میں مشہور کرتا ہے
ہدایت کے لئے مخلوق اس پر جمع ہوتی ہے   کدورتہائے دل وہ اک نظر میں دور کرتا ہے
سزا انکار کی حق کی طرف سے اس کو ملتی ہے   اگر حکموں سے ان کے سرکشی مغرور کرتا ہے

[1] پارہ١٤، رکوع٦   [2] مناقب محمدیہ قلمی، ص٥٠، ٥١   [3] مناقب محمدیہ قلمی، ص٥٩

بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضری

چار سالہ مجاہدہ کے بعد ٨٣ھ میں والد بزرگوار مرشد کامل سجادہ نشیں خانقاہ عالیہ قادریہ حضور غوث اعظم نے آپ کو باشارہ غیبی منصب ارشاد و دعوت پر مامور فرمادیا تھا لیکن بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی تائید و توثیق اور دعوت حق کے تاج زریں کا زیب سر ہونا ضروری تھا۔ والد بزرگوار مرشد کامل نے آپ سے ارشاد فرمایا کہ تم مدینہ طیبہ جا کر مسجد نبوی میں اعتکاف کرو تمہیں ہر طرف سے یہ آواز اُدعَ الخلقَ اِلی الحق سنائی دے گی یعنی مخلوق خدا کو حق کی طرف بلاؤ مگر اس غیبی ندا کی طرف توجہ نہ کرنا جب تک کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے رخ انور کی زیارت نہ ہوجائے[1] پھر اس وقت جو حکم سرکار تمہیں عطا کریں اس پر عمل کرنا اور اس حکم پر عمل کرنے میں تاخیر نہ کرنا والد محترم سے یہ حکم پا کر مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہوگئے اور چھ ماہ تک مدینہ طیبہ میں معتکف رہے۔

زیارت رسول پاک اور بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے داعی الی اللہ کا منصب عظیم

ایک دن قسمت نے یاوری کی، نصیبہ جاگ اٹھا، سعادت ابدی مقدر بنی سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی روحانیت پیغمبر اعظم سے مشرف و مستفید ہوئے سرکار نے ہدایت خلق کا کام آپ کے سپرد فرمایا پھر حضرت سیدنا پاک نے سرکار امام حسن کے روضہ پاک کی زیارت کی اور روح پاک امام حسن سے فیضیاب ہوئے۔

شیخ شیرازی فرماتے ہیں۔

زہے سعادت آنکس کہ رہنما دارد   میان عالم دنیا چنانکہ بہ درویش
دگر ہدایت او را کند ز عالم روح   علی حسین وحسن دیگرے رسول قریش[2]

[1] مناقب محمدیہ قلمی، ص٥٥   [2] مناقب محمدیہ قلمی، ص٥٨

خوشا قسمت مبارک جس نے ایسا رہنما پایا ۔۔ رسول اللہ علی، حسنین کی روحوں سے جس نے تربیت پایا
ہوا مقبول سارے خلق میں حق کی عنایت سے ۔۔ کہ جس نے دونوں عالم میں یہ مرتبہ پایا

نسبت اویسیہ یعنی بلا واسطہ فیضان نبوی
اور لقب کریم کا بارگاہ رسالت سے عطا ہونا

شیخ الشیوخ حضرت شیخ حسن اور حضرت ابوطیر عبداللہ (جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک کے خادموں میں سے تھے) ان دونوں نے حضرت سیدنا پاک سے بیعت بھی کی تھی بیان فرماتے ہیں کہ ایک دن دربار رسول پاک میں حضرت سیدنا کی ہم نے عجیب حالت دیکھی ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ سیدنا پاک مدہوش ہیں ان کے دہن پاک سے کف جاری تھا جیسا کہ دریا جوش مارتا ہوا ساحل پر جھاگ ڈالتا ہے۔ حضرت سیدنا کی حالت ایسی تھی کہ ظاہر ہو رہا تھا کہ سرکار کا فیضان برس رہا ہے اسی حالت میں آپ کی زبان اقدس سے مندرجہ ذیل اشعار جاری ہوئے۔

سَقَانِی سَیِّدِیْ کَوْثَر زُلَالَا
عَطَانِی رُوْحُ جَدِّیْ لِیْ وِصَالَا

فَقَالَ الْجَدُّلِیْ وَلَدِیْ کَرِیْم
لَکَ الدَّرَجَاتُ عِنْدَاللّٰہِ تَعَالیٰ

فَلَا خَوْفٌ لَکَ لَا الْحُزْنُ یَوْماً
لَکَ قَصْرٌ مِنَ الْفِرْدَوْسِ اَعْلیٰ

سَمِعْتُ قَوْلَ جَدِّیْ فَرِح قَلْبِیْ
وَدَفَعَ اللّٰہُ مِنْ قَلْبِیْ مَلَالَا[1]

[1] مناقب محمدیہ قلمی، ص۵۹، ۶۰

ترجمہ:-

پلا کر ساقی کوثر نے جام کوثر شیریں
عطا کی روح نانا نے وصال لذت شیریں
کہا مجھ کو کریم اور بیٹا کہہ کے یہ بشارت دی
تمہارا مرتبہ اعلیٰ ہے حق نے تم کو جنت دی
ملال حزن و غم کا کچھ اثر باقی نہ ہو تم پر
محل اعلیٰ ملے گا خلد میں اور ہاتھ میں کوثر
خوشی سے جھوم اٹھا دل یہ بشارت نانا کی سن کر
مٹایا حق تعالیٰ نے مرے دل سے ملال یکسر

لعاب سیدنا پاک کے فیض سے آپ کے مرید کا مجذوب ہو جانا

حضرت شیخ محمد مجذوب بغدادی نے حضرت سیدنا کے کف دہن کو جو ان کے دہن مبارک سے بہہ رہا تھا چاٹ لیا حضرت مجذوب بغدادی کا سیدنا کا کف دہن چاٹنا تھا کہ حضرت مجذوب بغدادی بے خود ہو گئے دریائے سُکر بن گئے اور بول اٹھے۔

اَنَا نُوْرٌ وَ نُوْرُ اللّٰہِ نُوْرِیْ
فَلَا لِیَ الْحُزْنُ لَا وَقْتِیْ زَوَالًا[1]

ادب و تعمیل حکم شیخ

حضرت سیدنا پاک جب ہوش میں آئے بہت ناراض ہوئے اور فرمایا اُسکُت اسی روز سے حضرت شیخ محمد بغدادی ''مجذوب'' کے نام سے مشہور ہو گئے اور پیر کے حکم کا اتنا احترام کیا کہ تا زندگی کچھ نہ بولے اگر کسی نے ان کو کھانا دیدیا تو کھالیا ورنہ فاقہ کیا جہاں لوگ ان کو لے جاتے چلے جاتے، حضرت سیدنا پاک کے وعظ کے موقعہ پر سنتے اور چپ رہتے۔ نماز میں اقتداء کرتے امامت نہیں کرتے۔

[1] مناقب محمدیہ قلمی، ص۶۰

شیخ شیرازی فرماتے ہیں۔

می بود محو بذات معبود　　گم کردہ درو تمام مقصود[1]
محو رہتے تھے سدا وہ ذات میں معبود کے　　کھو گئے تھے جستجو میں ایسے وہ مقصود کے

حج کی ادائیگی، مکہ معظّمہ سے دعوت حق کا آغاز

جب حج کا زمانہ قریب آیا تو حضرت سیدنا پاک مکہ تشریف لائے حج وعمرہ کیا اور وہاں ۸ سال تک قیام کیا۔ بے شمار عوام وخواص آپ کے حلقۂ ارادت میں داخل ہوئے جو بھی آپ سے مرید ہوتا آپ کی ذات مبارک سے اس کو فیضان پہنچتا حضرت شیخ کریم الدین مکی خادم کعبہ بھی آپ سے مرید ہوگئے آپ کی توجہ سے عارف باللہ ہوئے اور مرجع عوام وخواص بن گئے۔

حضرت شیرازی فرماتے ہیں۔

بداں گِل کہ از گل معطر شود　　زبوئے خوش او بہ خوشتر شود
چو آبیکہ از قند شیریں کنی　　از و پس لب چند شیریں کنی[2]

....

جب کوئی مٹی گل خوشبو سے بویا ہوگئی　　اس کی خوشبو سے مل کر اور دونا ہوگئی
قند سے شیریں ہوا پانی تو شربت ہوگیا　　تشنگان لب کو اس شربت نے میٹھا کردیا

حضرت شیرازی وفیض سیدنا

حضرت شیخ علی شیرازی حضرت سیدنا کے مرید خاص تھے زندگی بھر حضرت سیدنا پاک کے ساتھ رہے یہاں تک کہ امجھر شریف بھی وہ حضرت کے ساتھ آئے حضرت شیرازی بیان فرماتے ہیں کہ ایک دن جب میں قرآن عظیم کی تلاوت کررہا تھا اس آیت کریمہ پر پہنچا۔

[1] مناقب محمدیہ قلمی، ص۶۰، ۶۱

فَاَمَّا مَنْ طَغٰی وَ اٰثَرَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا فَاِنَّ الْجَحِیْمَ هِیَ الْمَاْوٰیؕ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَی النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰیؕ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰیؕ[1]

وہ جس نے سرکشی کی اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی تو بیشک جہنم ہی اس کا ٹھکانہ ہے اور وہ جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہش سے روکا تو بیشک جنت ہی ٹھکانہ ہے۔

تو مجھ پر خوف خدا کی کیفیت طاری ہوگئی میں رونے لگا اور عبادت وریاضت ومجاہدہ میں ایسا مصروف ہوا کہ نہ تو آنکھوں میں نیند تھی اور نہ ہی آرام تھا۔

گہے دو دیدہ را پُرآب کردم　　گہے دل را سوئے گرداب کردم

ایک رات انتہائی غمزدہ ہوکر بارگاہ علیم وخبیر میں رو رو کر التجا کی کہ اے میرے رب میرے حال کی خبر لے اور مجھے کسی مرشد سے آگاہ کردے اسی حال میں سوگیا تو میں نے خواب دیکھا خواب میں دیکھتا ہوں کہ ایک جوان میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تو نے جو قدم راہ فقر ومجاہدہ میں رکھا ہے اور کسی مرشد کی تلاش میں ہے فکر نہ کر میں ہی تیرا مددگار اور رہنما ہوں میں تجھے منزل تک پہنچاؤں گا۔ میں نے آپ کا اسم شریف دریافت کیا آپ نے فرمایا **انا محمد البغدادی الجیلانی** یعنی میں محمد بغدادی الجیلانی ہوں میرا دل آپ کو دیکھتے ہی گرویدہ ہوگیا میں نے آپ کے دست پاک پر توبہ کی اور بیعت ہوا آپ جو خرقہ اس وقت پہنے ہوئے تھے مجھے عنایت کردیا اور مجھے مکہ شریف آنے کا حکم دیا جب میں بیدار ہوا غلبۂ شوق میں ہر وقت مشکل سے کٹتا تھا میں والد سے اجازت لے کر مکہ معظّمہ روانہ ہوا جب میں مکہ معظّمہ پہنچا میں نے دیکھا کہ حضرت سیدنا پاک ایک مجمع کثیر میں تشریف فرما ہیں مجھے دیکھتے ہی آپ نے فرمایا **السلام علیکم و رحمة الله و بر کاته** ارشاد فرمایا کہ شیرازی تم اپنے وعدے پر آگئے میں نے (حضرت شیرازی نے) سلام کا جواب دیا اور حضرت سیدنا

[1] قرآن حکیم، پارہ ۳۰، رکوع ۴

کے قدم مبارک کو بوسہ دیا حضرت سیدنا نے مجھ کو بیعت سے سرفراز کیا میں نے دیکھا کہ حضرت سیدنا پاک وہی خرقہ پہنے ہوئے ہیں جو حضرت خواب میں پہنے ہوئے تھے حضرت نے مجھے وہی خرقہ عنایت فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ اے شیرازی ہم نے تمہیں ظاہری اور باطنی دونوں نعمتوں سے مالا مال فرمایا۔

زہے سعادت شیراز کہ رَہ راست ترا رساند امامے کہ او نظیر نداشت
بنعمتے تو رسیدی زمکہ چوں سلمان کہ اہل مکہ نصیبے ازاں سریر نداشت[1]

قسمت نے تری شیرازی پہنچایا کہاں تجھ کو
ایک مرشد کامل نے جس کا کہ نہیں ثانی

سلمان کی طرح پہنچا فارس سے سوئے مکہ
ہو تجھ کو مبارک یہ مرتبۂ سلمانی

غیروں کی نہ تھی قسمت پہنچے نہیں اس در تک
جس در کی تجھے حاصل اب ہوگئی دربانی

بحکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سیدنا کی ہندوستان میں آمد

جب حضرت سیدنا پاک نے ۸/سال تک مکہ میں قیام کیا آپ کو اپنے والد محترم کی زیارت کا شوق ہوا اس وقت ان کے والد محترم حضرت ابومحمد شمس الدین سید درویش قادری جیال میں تشریف فرما تھے چنانچہ حضرت سیدنا پاک بھی جیال میں تشریف لائے حضرت سیدنا اپنے والد محترم کے پاس چھ ماہ تک رہے ایک مرتبہ حضرت نور مجسم سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سیدنا کے خواب میں جلوہ افروز ہوئے سرکار سیدنا سو رہے تھے مگر دل جاگ رہا تھا مدینے کی سیر ہو رہی تھی حضرت سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''سید محمد قادری'' تم کو اسلام پھیلانے ہندوستان جانا ہے یہ بھی حضرت سیدنا کی منہ بولتی عظمت کی دلیل ہے اس زمانے میں

۱؎ مناقب محمدیہ قلمی، ص ۶۳ تا ۶۵

بے شمار علماء و اولیاء تھے مگر حضرت سیدنا کا انتخاب کرنا حضرت کی عظمت کی روشن دلیل ہے۔

حضرت شیخ علی شیرازی بیان کرتے ہیں کہ ایک دن نماز فجر کے بعد حضرت سیدنا اپنے والد گرامی کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے دونوں کے چہرہ مبارک پر غم وملال کے آثار نمایاں تھے دونوں کی آنکھیں پُر اشک تھیں میں نے ادب کے ساتھ اس کی وجہ دریافت کی تو حضرت ابومحمد شمس الدین سید درویش قادری نے ارشاد فرمایا کہ میرے لخت جگر کو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہندوستان میں اسلام پھیلانے اور وہاں کے مظلوموں کی مدد و دستگیری اور وہیں قیام فرمانے کا حکم دیا ہے پھر آپ نے فرمایا کہ ہندوستان کے ایک بہت بڑے عالم جن کا نام شیخ علی ہندی ہے ان پر راجہ نے بہت ظلم کیا ہے وہ (شیخ علی) بارگاہ سرکار دوعالم میں گئے اسی بارگاہ عالی سے شیخ علی کو سید محمد قادری سے ملنے کا حکم ہوا ہے شیخ علی ہندی ابھی آنے ہی والے ہیں ابھی کلام ختم بھی نہیں ہوا تھا کہ ایک بلند قامت خوبصورت شخص حاضر خدمت ہوئے وہ حضرت شیخ علی ہندی تھے سلام کیا اور خاموش بیٹھ گئے حضرت شیخ علی ہندی کے سامنے کھانا لایا گیا مگر حضرت شیخ علی ہندی نے کھانا تناول نہیں فرمایا حضرت سیدنا پاک نے ارشاد فرمایا کھانا کھاؤ تمہارے بارے میں مجھے بارگاہ رسالت سے حکم عطا ہوا ہے کہ کسی نے شیخ علی ہندی کی فریاد رسی نہیں کی آخرش وہ مدینہ حاضر ہوا اس نے میری بارگاہ میں فریاد پیش کی اس کی فریاد رسی تمہارے نصیبہ میں ہے ان کے ساتھ ہندوستان جاؤ اور کافروں پر میرا دین پیش کرو اگر وہ لوگ دین حق قبول کرلیں تو بہتر ہے ورنہ انہیں بددعاء سے ہلاک کرو اور ہندوستان ہی میں قیام کرو تمہارے قدم کی برکت سے اسلام کا چمن شاداب ہوگا حضرت سیدنا پاک سے تسلی پانے کے بعد شیخ علی نے اطمینان کے ساتھ کھانا تناول فرمایا۔[1][2]

۱؎ مناقب محمدیہ قلمی، ص ۶۶ تا ۶۸ ۲؎ صوفی ازم ان بہار پروفیسر حسن عسکری صاحب پٹنہ

والد بزرگوار کی نصیحت

پھر دوسرے روز حضرت سیدنا پاک نے اپنے والد سے ہندوستان جانے کی اجازت طلب کی سیدنا پاک کے والد نے فرمایا کہ کوئی باپ اپنے بیٹے کو اس سے افضل نصیحت نہیں کرتا کہ وہ حسن خلق اور حسن ادب کے ساتھ زندگی بسر کرے گرچہ تمہیں اس نصیحت کی حاجت نہیں کیونکہ خدائے تعالیٰ نے تمہیں سب کچھ عطا فرما دیا ہے تمہارا مزاج تفرید و تجرید ہے تزویج کی طرف مائل نہیں لہٰذا تمہیں نصیحت کرتا ہوں ہندوستان جانا تو نکاح کر لینا ہمارے خاندانی بھائیوں میں سے ایک بزرگ جو ہندوستان جا کر اقامت گزیں ہوئے ان کے خاندان میں مناکحت ہو جائے تو بہتر ورنہ کسی دوسرے شریف خاندان میں شادی کر لینا اس سے غفلت نہ کرنا کیونکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے **اَلنِّکَاحُ مِنْ سُنَّتِیْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّی**۔ شیخ حسن فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا کو بچپن سے آج تک میں نے کبھی رنجیدہ نہیں دیکھا تھا مگر جب شیخ علی بغداد پہنچے تھے تو آپ کے چہرہ پر انوار پر غم کے اثرات دیکھے اور سیدنا پاک جب ہندوستان جانے کے لئے تیار ہو گئے تو بہت زیادہ حضرت کو خوش دیکھا میں نے اس کی وجہ حضرت سیدنا پاک سے دریافت کی تو آپ نے فرمایا کہ جس وقت مجھ کو ہندوستان جانے کا حکم ہوا تو میرے چہرے پر غم کے اثرات ظاہر ہوئے یہ سوچ کر کہ وطن مالوف اور والد گرامی سے میری جدائی ہوگی اور جب میں ہندوستان جانے کے لئے تیار ہوا تو مجھے بہت زیادہ خوشی اس لئے ہوئی کہ مجھے کسی اور نے نہیں بلکہ رسولوں کے تاجدار نے ہندوستان میں اسلام کا جھنڈا گاڑنے، اسلام کو زندہ کرنے، قرآن کا اجالا پھیلانے کے لئے چن لیا ہے اس لئے میں بہت زیادہ مسرت و شادمانی میں ہوں۔[1]

---

[1] مناقب محمدیہ قلمی، ص۶۹-۷۰

زادسفر

ہند کے سفر کی تیاری مکمل ہو گئی تو شیخ حسن نے حضرت ابو محمد شمس الدین سید درویش قادری سے زادراہ طلب کیا آپ نے فرمایا کہ فقیروں کے لئے اس سے بہتر کوئی زادراہ نہیں ہے جو حضرت ام الخیر فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے فرزند سیدنا غوث اعظم کو عطا فرمایا تھا کہ روزانہ ایک سو گیارہ مرتبہ دعاء کافی **اَللّٰہُ الْکَافِیْ قَصَدْتُ الْکَافِیْ وَجَدْتُ الْکَافِیْ حَسْبُتُ الْکَافِیْ کَفَانِی الْکَافِیْ لِکُلِّ الْکَافِیْ وَ نِعْمَ الْکَافِیْ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ**، کاورد کرنا شیخ حسن نے حضرت ابو محمد شمس الدین سید درویش قادری سے عرض کیا حضور ۴۰ دینار بھی حضور غوث اعظم کو عنایت ہوئے تھے آپ بھی حضرت سیدنا کو ۴۰ دینار عطا فرما دیں اتنا سننا تھا کہ حضرت سیدنا کے والد حضرت ابو محمد شمس الدین درویش قادری نے ۴۰ ٹھیکریاں اٹھا کر شیخ حسن کو حوالہ کیں جب حضرت حسن نے ان ٹھیکریوں کو دیکھا تو ان کے چہرے کا رنگ فق پڑ گیا کیوں کہ ٹھیکریاں سونا میں بدل گئی تھیں روتے ہوئے حضرت حسن بے ساختہ حضرت سید درویش قادری کے قدموں پر گر پڑے حضرت نے تسلی دی اور فرمایا کہ خوف نہ رکھو میں اپنے اولاد اور مریدوں پر بہت زیادہ مہربان ہوں۔ ہرگز ان پر غضب نہیں کرتا اے حسن تجھ سے اچھا کام ہی ہوتا رہے گا۔[1]

چالیس خلفاء کے ساتھ روانگی

حضرت سیدنا محمد بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ چالیس خلفاء اور مریدوں کے ساتھ ہندوستان کے سفر کے لئے روانہ ہو گئے[2] سفر سے پہلے حضرت سیدنا پاک کے والد نے حضرت سیدنا کو تین چیزیں عنایت فرمائیں تاج، خرقۂ حضرت غوث پاک، عصا۔[3] حضرت سیدنا نے اپنے والد محترم سے عرض کیا حضور میں ہندوستان جا رہا ہوں مگر میں ٹھہروں گا کہاں، کہاں میرا اور ہمارے مریدوں کا قیام ہوگا کہاں سے میں

---

[1] مناقب محمدیہ قلمی، ص۷۱-۷۲ [2] مناقب محمدیہ قلمی، ص۶۶ [3] رسالہ قاضی جواد قلمی

پرچم اسلام بلند کروں گا حضرت سیدنا کے والد نے فرمایا کہ اس عصا مبارک کو جوغوث اعظم کا عصا ہے اس کو تم ہندوستان میں نصب کردو گے جہاں یہ سرسبز و شاداب ہوجائے گا وہیں تمہارا قیام ہوگا[1] گویا اشارہ فرمایا کہ وہاں سے اسلام کا چمن شاداب ہوگا اسلام زندہ ہوگا اسلام کا پرچم لہرائے گا۔

قندھار میں قیام

حضرت سیدنا پاک ہندوستان کی طرف اپنے مریدوں کے ساتھ منزل بہ منزل چلے جارہے تھے راستہ میں کہیں قیام نہ فرمایا حضرت علامہ سید نصیر الدین تبریزی دو مرتبہ حضرت کی زیارت سے مشرف ہوچکے تھے۔ ایک مرتبہ تو مکہ معظّمہ میں دوسری مرتبہ روم میں سیدنا پاک کے علم وفضل کا جاہ وجلال ان کو معلوم تھا چنانچہ حضرت علامہ سید نصیر الدین نے حضرت سیدنا کے تمام حالات وکرامات بادشاہ قندھار کو بتادیئے تھے۔ علم وفضل کے جاہ وجلال سے بھی انھیں آگاہ کردیا تھا۔[2]

محدث قندھار کے تاثرات

علامہ شیرازی لکھتے ہیں حضرت علامہ سید نصیر الدین تبریزی علیہ الرحمۃ والرضوان نے فرمایا۔

دو بار ملازمت کردم یک بار در مکہ، بار دوم در روم ندیدہ بودم مثل او محققے و عالمے و صاحب کشف وکرامات، او دریں زمانہ یگانہ است۔[3]

حضرت سیدنا پاک سے میں دو بار مل چکا ہوں پہلی بار مکہ معظّمہ میں دوسری بار روم میں ان کے مثل کوئی محقق اور عالم اور صاحب کشف وکرامات اس زمانہ میں نہیں دیکھا۔ وہ یکتائے زمانہ ہیں۔

چنانچہ جب حضرت سیدنا کی آمد کی خبر والیٔ قندھار کو ہوئی تو وہ تمام وزیروں کے ساتھ حضرت کے استقبال میں کھڑا تھا جب حضرت سیدنا مغرب کے وقت قندھار تشریف

---

۱ رسالہ قاضی جواد قلمی ۲ مناقب محمدیہ قلمی، ص۲۷ ۳ مناقب محمدیہ قلمی، ص۲۷

لائے تو انھوں نے حضرت کی قدم بوسی کی اور حضرت سیدنا سے بہت اصرار کیا کہ آپ ہمارے محل میں تشریف لے چلیں حضرت سیدنا والیٔ قندھار کے اصرار پر ان کے محل میں تشریف لے گئے بادشاہ قندھار آپ کے دست حق پر بیعت ہوا حضرت علامہ سید نصیر الدین تبریزی نے بھی اپنے صاحبزادے حضرت سید علاؤ الدین تبریزی کو حضرت سیدنا سے بیعت کرایا۔ پھر والیٔ قندھار کے حضرت سیدنا سے مرید ہونے کے بعد افغانستان کے بہت سے لوگ آپ سے مرید ہوگئے حضرت سیدنا نے حضرت سید علاؤ الدین تبریزی کو خرقہ عنایت فرمایا سید علاؤ الدین تبریزی بھی آپ کے ساتھ سفر ہند کے لئے روانہ ہوئے۔[1]

قندھار میں حضرت سیدنا کی کرامت

قندھار میں بادشاہ قندھار کے یہاں شرعی مسائل پر گفتگو ہورہی تھی محفل گرم تھی ایک مسئلہ اس محفل میں آیا کہ اگر عورت غسل کرے اور اس کی چوٹی بندھی ہو تو اس کو اپنی چوٹی غسل کے وقت کھولنا ضروری ہے یا نہیں۔ حضرت سیدنا نے فرمایا کہ چوٹی کھولنا ضروری نہیں بلکہ بال کی جڑوں میں پانی پہنچ جائے یہ ضروری ہے۔ حضرت سیدنا پاک نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پاک سنائی۔

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاُمِّ سَلْمَۃَ یَکْفِیْکِ اِذَا بَلَّ اُصُوْلَ شَعْرِکِ۔[2]

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ سے ارشاد فرمایا کہ جب چوٹی گوندھی ہوئی ہو تو بالوں کی جڑوں کا تر ہوجانا ہی کافی ہے۔

اس مجلس میں قندھار کے ایک عالم دین مولانا منصور بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے دل میں یہ سوچا کہ کہیں سرکار نے اپنی بیویوں کے آرام وسہولت کے واسطے تو ایسا ارشاد نہ فرمایا **نعوذ باللّٰہ من ذالک** حضرت سیدنا کو کشف ہوا اور ارشاد فرمایا کہ اے منصور

---

۱ مناقب محمدیہ قلمی، ص۲۷،۳۷ ۲ مناقب محمدیہ قلمی، ص۴۷

تم کیسی بدگمانی اور خیال کفر دل میں لا رہے ہو ہرگز ہرگز اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف
پیغمبر علیہ السلام کوئی بات نہیں کہہ سکتے نفسانیت اور خاطرداری سے عورتوں کی خاطر
مسئلہ نہیں بیان فرما سکتے اتنا سننا تھا کہ شیخ منصور توبہ کرنے کے بجائے آگ بگولہ ہوگیا
اور کہنے لگا کہ اے سیدنا آپ جھوٹ بول رہے ہیں اپنی بزرگی کی شہرت کے لئے ایسا
کہہ رہے ہیں میں نے تو ایسا سوچا بھی نہیں ہے آپ اپنے بزرگ اور صاحب کشف
ہونے کا لوگوں کو یقین دلانا چاہتے ہیں۔[1]

حشر کا منظر اعضاء نے گواہی دی

حضرت سیدنا رنجیدہ ہوگئے حضرت نے فرمایا کہ تو مجھے جھٹلاتا ہے اب تو
چپ رہے گا اور تیرا دل گواہی دے گا کہ تو نے ایسا سوچا ہے کہ نہیں چنانچہ شیخ منصور
چپ ہوگیا اور اس کا دل وہی بولنے لگا جو اس نے سوچا تھا اس واقعہ کے بعد حاضرین
مجلس پر لرزہ طاری ہوگیا شیخ منصور حیرت سے حضرت کے روئے مبارک کی طرف
دیکھ رہا تھا اس کے منہ پر مہر سکوت لگ گئی تھی اور ہوش و حواس ٹھکانے نہ رہے تھے جو
علماء دین مجلس میں جلوہ افروز تھے انہوں نے کہا کہ ہم نے کلام الٰہی میں یہ آیت کریمہ
پڑھی تھی۔ قال اللہ تعالیٰ

اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰۤی اَفْوَاهِهِمْ وَ تُكَلِّمُنَاۤ اَیْدِیْهِمْ وَ تَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ۔[2]

آج ہم ان کے منہ پر مہر لگادیں گے اور ان کے ہاتھ کلام کریں گے ہم سے اور ان کے پاؤں شہادت دیں گے اس پر جو وہ کرتے تھے۔

علماء مجلس نے فرمایا کہ ہم نے یہ روایت سنی تھی کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے عہد میں
قاتل کا ہاتھ ہی بول اٹھا کہ اس کے ہاتھ نے قتل کیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ
کہ ان کی نبوت پر پیٹ کے بچہ نے گواہی دی اور حضرت یوسف علیہ السلام کی

۱؎ مناقب محمدیہ قلمی، ص۷۳، ۷۴
۲؎ پارہ ۲۳، رکوع ۳

پاکدامنی کی شہادت دو ماہ کے بچہ نے دی لیکن آج یہ حالت ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ
رہے ہیں اور کانوں سے سن رہے ہیں جب خدا کے خاص بندوں کو ایسی قدرت ہے
تو بے شک روز محشر ایسا ہی ہوگا اس وقت چھ بت پرست بھی وہاں موجود تھے حضرت
کی یہ کرامت دیکھ کر وہ مشرف بہ اسلام ہوگئے۔

شیخ منصور کو حاکم قندھار نے قتل کرانا چاہا مگر حضرت سیدنا نے منع فرمادیا اور
شیخ منصور سے توبہ کرائی شیخ منصور حضرت سے بیعت ہونے پر بضد ہوئے مگر حضرت
نے فرمایا کہ پہلے یہ مناسب تھا اب یہ مناسب نہیں ہے۔[1]

شیخ شیرازی لکھتے ہیں:

قادری راست قدرہا بسیار — میتواند کند ہمہ اظہار
در زماں حشر را پدید آرد — برہمہ قفلہا کلید آرد

قادری کو واقعی حق نے دیا ہے اختیار — دم میں جو چاہے کرے حاصل ہے ان کو اقتدار
حشر برپا کردے کچھ مشکل نہیں چاہے اگر — آن واحد میں جہاں کو کردے وہ زیر و زبر
عقد ہائے بستہ دل کھول دے ایک آن میں — قفلہائے دل کو وہ توڑ دے ایک آن میں

جب حضرت سیدنا کے قیام کا تین روز مکمل ہوا تو حضرت وہاں سے جانے لگے بادشاہ
قندھار نے حضرت سے گذارش کی کہ اور کچھ دن حضرت یہاں قیام فرماتے آپ نے
فرمایا کہ تین روز کہیں رکنا اور دعوت قبول کرنا سنت ہے لیکن امراء کے پاس فقراء کا اس
مدت سے زیادہ ٹھہرنا مناسب نہیں ہے۔

بِئْسَ الْفَقِیْرُ عَلٰی بَابِ الْاَمِیْرِ وَنِعْمَ الْاَمِیْرُ عَلٰی بَابِ الْفَقِیْرِ

برا ہے وہ فقیر جو امیر کے دروازے پر پڑا رہے اور اچھا ہے وہ امیر جو فقیر کے دروازے پر پڑا رہے۔

بادشاہ قندھار نے مجبور ہو کر حضرت سیدنا کو رخصت کیا رخصت ہوتے وقت حضرت

۱؎ مناقب محمدیہ قلمی، ص۷۴ تا ۷۶

سیدنا کو والیٔ قندھار نے چالیس ہزار دینار، بیس اونٹ، چھ گھوڑے دیئے ایک اونٹ خاص جو کہ نہایت خوش منظر اور تیز رفتار تھا اور دیگر اجناس آپ کی خدمت میں نذر کئے آپ نے اسی وقت یہ اشیاء حاضرین مجلس پر تقسیم کیں آپ نے سنت حضرت علی اور حضرت غوث الثقلین جان کر اپنے لئے اس اونٹ کو اپنی سواری بنایا اور جس گھوڑا کو جیال سے اپنی سواری میں لائے تھے حضرت حسن کو عطا کیا اور شیخ حسن کا گھوڑا شیخ علی شیرازی کو دے دیا شیخ علی شیرازی بیان فرماتے ہیں، میں نے عرض کیا حضور

کے سوا لے کنم ز ہمسر خویش　　کے خورم فضلہ برادر خویش

حضرت سیدنا نے فرمایا، فقیر کو نفسانیت نہیں چاہئے جاؤ سوار ہو جاؤ چنانچہ ہم سوار ہو کر روانہ ہو گئے۔[1]

حضرت سید الہند سیدنا پاک کی ملتان آمد

حضرت سیدنا پاک رضی اللہ عنہ قندھار سے اپنے مریدوں کے ساتھ ملتان تشریف لائے یہ خبر سنتے ہی حضرت علامہ مخدوم سید اخی سراج الملت والدین محدث مشہدی جو مشہد مقدس سے اپنے تینوں صاحبزادوں سید محمود علی، سید سلیمان، سید مخدوم مشہدی کے ساتھ ملتان تشریف لا کر یہیں سکونت پذیر ہو گئے تھے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بہت سے دینی سوالات آپ سے حل فرمائے۔ ایک مرتبہ قیام ملتان کے دوران ایک شخص حضرت علامہ دہر سید اخی سراج محدث کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میرا بھائی مجھ سے بہت دشمنی کرتا ہے اور بہت ہی ظالم ہے بادشاہ وقت سے مجھے کئی مرتبہ ناحق سزا دلوا چکا ہے حضرت اخی سراج نے فرمایا کہ میں تو علم ظاہری کا عالم ہوں اگر کوئی شرعی مسئلہ ہے تو میں بتا سکتا ہوں حضرت مخدوم نے حضرت سیدنا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ دعاء کرنا آپ کا کام ہے کیونکہ حضرت سیدنا کو اللہ پاک نے علم ظاہری اور علم باطنی دونوں سے نوازا ہے اور کشف و کرامت حضرت

[1] مناقب محمدیہ قلمی، ص۷۶، ۷۷

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ترکہ میں پایا ہے۔ یہ سن کر حضرت سیدنا کے قدموں پر وہ شخص گر پڑا۔

زبان سے جو نکلی وہ بات ہو کے رہی

آپ نے فرمایا کہ غم کیوں کھاتا ہے حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اَلْحَسَدُ نَارٌ یَاکُلُ صَاحِبَہٗ۔ حسد آگ ہے جو صاحب حسد کو کھا جاتی ہے جا اپنے حاسد بھائی کا حال دیکھ جب وہ شخص اپنے گھر گیا تو کیا دیکھتا ہے کہ اس کے بھائی کی حرارت بدنی اتنی بڑھی ہوئی ہے کہ اس کے بھائی کے بدن پر آبلے پڑ گئے ہیں اور وہ مر چکا ہے۔[1]

محدث ملتان کے تاثرات

محدث دوراں مخدوم سید اخی سراج الملت و الدین مشہدی علیہ الرحمۃ والرضوان جو عرصہ دراز سے شہر ملتان میں قیام پذیر تھے ملتان والوں سے حضرت کے بارے میں ارشاد فرمایا۔

او ارث دارد از علم ظاہر و باطن و کشف کرامت نبوی علیہ السلام[2]　حضرت سیدنا علوم ظاہری و باطنی اور کشف و کرامت کا جوہر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے پائے ہوئے ہیں۔

حضرت سیدنا کی سرزمین ہند میں آمد اور سرہرپور میں نکاح کرنا

حضرت سیدنا ملتان سے روانہ ہونے کے بعد سفر کرتے ہوئے ہندوستان کے صوبہ یوپی کے قصبہ سرہرپور (متصل کچھوچھہ شریف) پہنچے سید حسن ابن سید تاج الدین اسی جگہ قیام پذیر تھے ان کو خواب میں بشارت ہوئی کہ سید محمد قادری بغدادی تشریف لا رہے ہیں استقبال کر کے ان کو اپنے گھر لانا اور اپنی بہن کا نکاح ان سے

[1] مناقب محمدیہ قلمی، ص۷۹　[2] مناقب محمدیہ قلمی، ص۷۹

کر دینا سید حسن بیدار ہوئے اور حضرت سیدنا کے استقبال کو گئے ان کو اپنے دولت کدہ پر ٹھہرایا اور پوچھا کہ آپ کو سیدنا غوث اعظم سے کیا نسبت ہے جب ان کو معلوم ہوا کہ حضرت سیدنا غوث اعظم کی اولاد اور سید کلاں کلاں عالم ابوالخیر قطب الدین بغدادی رضی اللہ عنہ کے پوتے ہیں تو بہت خوش ہوئے اور اپنی بہن سے آپ کا نکاح فرمایا حضرت ۱۵؍روز وہاں ٹھہرے پھر شیخ علی کی ضرورت کو سید حسن سے بیان فرمایا اور ان سے اجازت لے کر آگے کے لئے روانہ ہوگئے اور اپنی شریک حیات کو وہیں رہنے کی ہدایت فرمائی۔[1]

حضرت سیدنا پاک کا نرہنا جنگل میں قیام

اور راجہ جیون سے اتمام حجت اور اس کا ہلاک ہونا

حضرت سیدنا پاک بغداد سے سات ماہ گیارہ روز کے سفر کے بعد نرہنا جنگل میں پہنچے نرہنا جنگل ایک ندی کے کنارے واقع تھا جہاں وحشی درندے شیر، بھیڑیے اور بکثرت سانپ وموذی جانور پائے جاتے تھے اسی وحشت ناک بیابان جنگل میں ایک مستحکم قلعہ تھا جس میں راجہ جیون رہتا تھا جس نے شیخ علی ہندی کے اہل وعیال کو شہید کیا تھا اور جس کے ظلم وستم سے تنگ آکر وہ مدینہ طیبہ پہنچے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت پر حضرت سیدنا پاک سے ملے تھے اس ظالم بادشاہ کا نام راجہ جیون تھا، وہ کول قوم سے تھا شیخ علی ہندی نے حضرت سیدنا کو مسلمانوں کی مظلومیت کا تمام واقعہ سنایا تھا لیکن حضرت نے مناسب یہ سمجھا کہ پہلے اس راجہ سے اتمام حجت کر لی جائے چنانچہ آپ حضرت شیخ علی ہندی کو لے کر اس ظالم بادشاہ کے پاس گئے حضرت سیدنا نے مسلمانوں پر ظلم وستم کرنے کی وجہ سے اس پر لعنت وملامت کی اور فرمایا کہ ان سب حرکتوں سے باز آجا توبہ کر اور مذہب اسلام اختیار کر ورنہ اپنا انجام پانے کے لئے خود ہی تیار رہ جیون غصہ سے پاگل ہو رہا تھا مگر حضرت کے رعب کی وجہ سے کچھ نہ کہہ سکا سوائے اتنا کہ آپ کو میرے کاموں میں دخل دینے سے کیا واسطہ۔ سیدنا پاک

۱؎ مناقب محمدیہ قلمی، ص ۸۰، ۸۱

جنگل میں تشریف لے گئے اور پھر حضرت سیدنا نے بارگاہ رب العزت میں رو رو کر دعاء کی۔

یَا قَادِرُ اَهْلِکْهُمْ کَهَلْکَةِ قَوْمِ نُوْحٍ فِی الطُّوْفَانِ. اے قدرت والے رب ان سرکشوں کو اس طرح تباہ فرمادے جس طرح قوم نوح طوفان سے ہلاک ہوئی۔

اجابت استقبال کے لئے کھڑی تھی اللہ کی بارگاہ میں حضرت سیدنا کی دعاء مقبول ہوگئی اسی وقت بادل گھر آئے موسلا دھار بارش ہوئی پتھر برسنے لگے اور اسی طوفان میں راجہ جیون کول کا قلعہ تباہ و برباد ہوا اور راجہ اپنے تمام وزراء اور خاندان کے ساتھ ہلاک ہوگیا۔[1]

حضرت شیخ شیرازی فرماتے ہیں۔

ہر اسندہ از خشم درویش باش — اگر خیر خواہی بدنیا و دین
چوں پر غضب کرد مر نوح را — شدند غرق یکسر بروئے زمین[2]

....

ڈرتے رہو ہمیشہ درویش کے غضب سے — دنیا و دین کی اپنے گر خیر چاہتے ہو
تھا نوح کا وہ غصہ آیا بشکل طوفان — ڈوبی اسی میں دنیا اس کو کبھی نہ بھولو

کافروں کی آنکھوں پر پردہ

اس واقعہ کے بعد حضرت سیدنا پاک رضی اللہ عنہ اسی جنگل میں ٹھہرے رہے یہ واقعہ تمام اطراف میں مشہور ہوگیا۔ راجہ جیون کا بھائی کرمون کول اپنے بھائی کی ہلاکت کی خبر سنتے ہی اپنے لشکر کے ساتھ حضرت سیدنا پاک کی تلاش میں نکلا اور وہاں پر آگیا جہاں حضرت سیدنا پاک ٹھہرے ہوئے تھے مگر کرمون کول کو حضرت سیدنا پاک اور ان کے رفقاء کا پتہ نہ چلا رب تبارک وتعالیٰ نے اس کے اور اس کے لشکر کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا وہ مایوس ہو کر واپس لوٹ گیا۔[3]

۱؎ صوفی ازم ان بہار از پروفیسر حسن عسکری صاحب پٹنہ ۲؎ مناقب محمدیہ قلمی، ص ۸۱ تا ۸۳
۳؎ مناقب محمدیہ قلمی، ص ۸۳، ۸۴

قوم جن کے سردار شمعون کا حضرت سیدنا کی خدمت میں حاضر ہونا

حضرت شیرازی بیان فرماتے ہیں کہ ایک روز رات کے وقت ہم لوگ نرہنا جنگل میں سورہے تھے اتفاقیہ میری آنکھ کھلی تو حضرت سیدنا کو وہاں موجود نہ پایا میں حضرت کو ادھر ادھر ڈھونڈنے لگا ایک جگہ دیکھا کہ حضرت سیدنا ایک جماعت کثیر کے ساتھ تشریف فرما ہیں اور انہیں مرید فرمارہے ہیں، دینی تعلیم کا درس بھی دے رہے ہیں جب میں نزدیک گیا تو دیکھا کہ ان لوگوں کی صورتیں بھیانک ڈراوٗنی ہیں میں نے جب یہ منظر دیکھا تو چیخ پڑا ''یا سیدی'' خبر لیجئے فوراً وہ ڈراوٗنی، غضب ناک شکلیں آنکھوں سے اوجھل ہوگئیں۔ میں نے حضرت سے عرض کیا کہ یہ لوگ کون تھے حضرت سیدنا نے فرمایا یہ لوگ قوم اجنہ میں سے تھے جو مجھ سے بیعت ہونے اور رشد وہدایت پانے یہاں آئے تھے لیکن تمہارے ڈر جانے کی وجہ سے میں نے انہیں تمہاری نگاہ سے اوجھل ہونے کا حکم دیا اور وہ لوگ تمہاری نگاہ سے پوشیدہ ہوگئے میں نے حضرت سے عرض کیا حضور ان میں سے کسی ایک عالم کو حکم دیجئے کہ وہ اچھی شکل میں حاضر ہوں تب حضرت سیدنا نے فرمایا یَا شَمْعُوْنُ اُحْضُرْ جَمِیْلًا ۔ یہ حکم ملتے ہی ایک شخص خوبصورت پیرہن پہنے ہوئے میرے پاس آیا اور السلام علیکم کہا میں نے ان کے سلام کا جواب دیا اور پوچھا کہ تمہارا اپنا کوئی خاص دین بھی ہے جواب دیا کہ ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے زمین پر ہماری قوم اَجِنَّہ آباد تھی بعض سرکش جنوں کی سرکشی اور فساد وقتل وغارت گری کے سبب قدرت الٰہی کو جوش آیا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایک جماعت کثیر کے ساتھ ابلیس کو بھیجا تاکہ وہ ان سرکشوں کو ہلاک کردیں چنانچہ ابلیس نے ان تمام سرکش

جنوں کو قتل کردیا اور انہیں ان کے اعمال کی سزا دی اس وقت ابلیس کا مرتبہ بہت زیادہ بلند تھا اور وہ اللہ تعالیٰ کا عبادت گذار بندہ تھا۔ جب حضرت آدم علیہ السلام وجود میں آئے تو اللہ تعالیٰ کے حکم پر تمام فرشتوں نے آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا مگر ابلیس مغرور نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کیا جو جن اچھے تھے حضرت آدم علیہ السلام پر ایمان لائے بقیہ جنوں نے ابلیس مغرور کی پیروی کرکے کفر کا راستہ اختیار کیا کفر والے جن ایمان والے جنوں پر حملہ آور ہوتے رہے مگر ہمیشہ منھ کی کھاتے رہے خود ابلیس لعین قوم جن سے تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اِنَّہٗ کَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ مِنْ اَمْرِ رَبِّہٖ۔ حضرت ابوالبشر کے بعد جس قدر پیغمبر آئے قوم اجنہ ان پر ایمان لائے چنانچہ جب حضرت سلیمان علیہ السلام کا عہد آیا تو سوائے ابلیس کے تمام جنوں نے آپ کی اطاعت کی۔

قال اللّٰہ تعالیٰ

وَحُشِرَ لِسُلَیْمَانَ جُنُوْدُہٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّیْرِ فَھُمْ یُوْزَعُوْنَ۔[1]

سلیمان کے لئے جنوں اور انسانوں اور پرندوں کے لشکر جمع کردئے گئے تو وہ روکے جاتے تھے۔

ہمارے نبی سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک دن بطن نخلہ میں اس گروہ کے بعض لوگوں نے قرآن شریف سنا قرآن پاک سن کر جنوں نے اپنی قوم کو اس کی خبر دی اور لیلۃ الجن میں قوم جن آپ پر ایمان لائی پھر جب دور نبوت مکمل ہوگیا اولیاء اللہ کی بارگاہ میں جن حاضر ہونے لگے، کیا تم نے نہیں سنا کہ جب کوفہ کی مسجد کے منبر پر حضرت علی رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے تھے ایک جن اژدہا کی صورت میں بارگاہ مرتضوی میں حاضر ہوا حضرت کے کان میں کچھ بات کہی اور اس

---

[1] پارہ ١٩، رکوع ١٧

کا جواب پا کر واپس چلا گیا۔لوگوں نے حضرت سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ قوم جن میں جو مسلمان ہیں ان میں کسی مسئلہ میں اختلاف ہوگیا تھا قوم جن نے بشکل اژدہا اپنے نمائندہ جن کو میرے پاس اختلافی مسئلہ کو حل کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ اسی طرح حضور غوث اعظم شیخ الانس والجن سید محی الدین ابو محمد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں جوق در جوق جن حاضر ہوتے اور مرید ہوتے ان سے اذکار الٰہی سیکھتے تھے یہ سلسلہ اب تک جنوں میں جاری ہے کہ انسان اشرف المخلوقات میں جو بزرگ صالح و عالم علم نبوی صاحب کشف و کرامت ہوتے ہیں قوم اجنہ ان کی پیروی کرتے ہیں تمام عالم میں ہمارا گذر ہے ہم سب کو دیکھتے ہیں لیکن سوائے اولیاء اللہ کے ہمیں کوئی نہیں دیکھ سکتا جب تک کہ ہم خود ان پر ظاہر نہ ہوں۔[1]

جنوں کے سردار حضرت شمعون کی
حضرت سیدنا پاک کی عظمت کی گواہی

جنوں کے سردار حضرت شمعون کی یہ علمی گفتگو نہ صرف ان کے دینی و دنیوی وسعت علم کا پتہ دیتی ہے بلکہ ان کے تقویٰ و پرہیزگاری کی بھی مظہر ہے۔ایسی عظیم شخصیت جسے اپنا شیخ و پیر منتخب کرے وہ ذات کتنی عظیم ہوگی شمعون نے اپنے عالمگیر وسیع معلومات کی روشنی میں حضرت سیدنا پاک کی عظمت پر اپنے جو تاثرات پیش کئے ہیں اس سے ظاہر ہے کہ حضرت سیدنا پاک اپنے عہد کے لاثانی ممتاز ولی ہیں، سید الاولیاء ہیں، سید العلماء ہیں، قبلہ حاجات ہیں، نائب مختار کائنات ہیں حضرت شمعون کا بیان حضرت شیرازی کی تحریر میں ملاحظہ فرمائیے۔

۱؎ مناقب محمدیہ قلمی، ص۸۴تا۸۹

دریں روزگار از شرق تا غرب مثل شیخنا سید محمد قادری در علم و عمل نیست از اں او را قبلہ حاجات دانستہ گاہ گاہ میرسیم و از و بعلم صوری و معنوی بحسب قابلیت خود ہا مستفید می گردیم پرسیدم اے شمعون برگروہ جنیاں حکم سیدنا نافذ است چنانچہ ہرچہ گوید کنند گفت اختصاص جنیاں چیست حکم او برہمہ مخلوقات زمینی چہ عناصر چہ جمادات و حیوانات و نباتات برابر جاری است۔[1]

اس زمانہ میں پورب سے پچھم تک ہمارے شیخ حضرت سید محمد قادری کی طرح علم و عمل میں دوسرا نہیں ہے ہم لوگ ان کو اپنا قبلہ حاجات جان کر کبھی کبھی ان کی بارگاہ میں حاضر ہوجاتے ہیں اور ان کے ظاہری و باطنی علوم سے اپنی استعداد و صلاحیت کے مطابق فائدہ حاصل کرتے ہیں میں نے پوچھا اے شمعون کیا قوم جن پر ان کا حکم چلتا ہے جو کچھ ان کو حکم کریں بسرو چشم بجالائیں شمعون نے کہا۔جن کی کیا خصوصیت ہے حضرت سیدنا کا حکم تمام مخلوقات زمینی عناصر جمادات، نباتات حیوانات سب پر نافذ رہتا ہے۔

یہ سن کر حضرت شیرازی بہت خوش ہوئے وہ کہتے ہیں کہ اتنا سننے کے بعد میں نے حضرت سیدنا سے پوچھا کہ اے حضرت اس کرامت اور مرتبہ کے باوجود آپ حضرت سلیمان کی طرح تخت پر کیوں نہیں سوار ہوتے کہ اس پر سوار ہوکر آپ کفر وضلالت کی رسوم کو دنیا سے مٹاتے آپ نے تبسم فرمایا اور کہا کہ تم تعجب نہ کرو حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے پرہیزگار علماء کو بھی انبیاء سابقین کی طرح اللہ نے کرامات عطا فرمائی ہیں تاکہ منکرین دین جب ان سے کرامت چاہیں تو وہ کرامت ظاہر کرکے دین محمدی کا وقار قائم رکھیں اور اس کی حفاظت کریں ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْل ۔اولیاء کرام جو چاہیں کرسکتے ہیں مگر بعض چیزیں کسی ذات پاک کے لئے مخصوص ہوتی ہیں جیسا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے دعاء فرمائی۔قال اللہ تعالیٰ

۱؎ مناقب محمدیہ قلمی، ص۸۹

قَالَ رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَهَبْ لِیْ مُلْكًا لَايَنْبَغِیْ لِأَحَدٍ بَعْدِیْ إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ.[1]

یعنی حضرت سلیمان علیہ السلام نے دعاء فرمائی اے میرے رب میری مغفرت فرما اور مجھے ایسا ملک عطا فرما جو کسی کو میرے بعد لائق نہ ہو۔

دوسرے یہ کہ امت محمدیہ کے اولیاء کرام ملک نہیں چاہتے ہیں بلکہ وصال سبحانی کے خواہاں ہوتے ہیں۔

شیخ شیرازی فرماتے ہیں۔

معجزہ کہ نمودند دیگر آں رسل — ولی مصطفوی ہمچناں بگردانند[2]

محض ہمنام ہونے سے مراتب بڑھ نہیں جاتے
رسولوں کے مراتب بڑھ کے ہیں اللہ کے آگے
مگر جو معجزے ظاہر ہوئے ہیں ان رسولوں سے
کرامت سے دکھائے جاتے ہیں گمراہ کے آگے
کرامت یہ ولی جیسی دکھادیں جس گھڑی چاہیں
یہ سب آساں ہے مرد خدا آگاہ کے آگے

حضرت کی بارگاہ میں اژدہا کا حاضر ہو کر کلمۂ شہادت پڑھنا

حضرت شیرازی بیان فرماتے ہیں کہ ایک روز نرہنا کے جنگل میں گائیں جھنڈ کے جھنڈ آنی شروع ہوئیں ان کے پیچھے چرواہا بھی تھا چرواہا ہم لوگوں کو دیکھ کر بہت ہی تعجب میں پڑا چرواہے نے کہا کہ تم لوگ کون ہو اس بیابان جنگل میں ٹھہرے ہوئے ہو جہاں شیر، بھیڑیے، سانپ اور موذی جانور رہتے ہیں تم لوگوں کو کوئی خوف نہیں ہے حضرت سیدنا نے فرمایا کہ خدا کی جیسی مرضی ہوگی ویسا ہی ہوگا ابھی آپ نے جملہ پورا بھی نہ کیا تھا کہ ادھر سے ایک اژدہا آیا اس کو

[1] پارہ ٢٣، رکوع ١٢ [2] مناقب محمدیہ قلمی، ص ٨٩ تا ٩١

دیکھ کر چرواہا اور بعض حضرت کے مرید سہمے مگر وہ اژدہا حضرت کے قریب آیا اور کہنے لگا کہ آپ ہمیں بھی اپنے حلقۂ ارادت میں شامل کرلیں حضرت نے اسے کلمہ شہادت پڑھایا اور ذکر الٰہی کی پابندی کی تلقین کی اور فرمایا تو مرید شدی۔ یعنی تو مرید ہوگیا۔[1]

حضرت سیدنا پاک کی بصیرت افروز گفتگو

حضرت شیرازی نے حضرت سیدنا پاک سے عرض کیا حضور آپ نے اسے نماز، روزہ، زکوٰۃ کا حکم نہ دیا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ سب انسانوں اور جنوں پر فرض ہے دوسری مخلوق پر یہ سب واجب نہیں ہے، دوسری مخلوق پر صرف ایمان اور ذکر الٰہی فرشتوں اور پیغمبروں کو برحق جاننا اور حشر پر یقین رکھنا ہے کیونکہ انہیں اتنی عقل نہیں دی گئی کہ وہ ارکان کے کلی اور جزئی امور کو سمجھ سکیں۔ حضرت شیرازی نے اس اژدہا کو قوم جن سے تصور فرمالیا تھا اور اسی خطرہ کا انہوں نے حضرت سیدنا کے سامنے اظہار کیا۔ حضرت سیدنا پاک نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم نہیں جانتے ہو کہ تمام مخلوقات خدا کے ذکر میں مشغول رہتی ہیں حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی جو پتھر سے پیدا ہوئی تھی مع اپنے بچے کے ان پر ایمان لائی حضرت داؤد علیہ السلام کے ساتھ پہاڑ اور جانور تسبیح پڑھتے تھے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى. وَسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ وَكُنَّا فَاعِلِيْنَ.[2]

اور داؤد کے ساتھ پہاڑ مسخر فرمادئے کہ تسبیح کرتے اور پرندے اور یہ ہمارے کام تھے۔

اصحاب کہف کا کتا انسانوں کی طرح توحید کی باتیں کیا کرتا تھا حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر مخلوقات علوی اور سفلی ایمان لائے۔ اور بزبان فصیح کلمۂ شہادت ادا کیا کنکریوں نے کلمہ پڑھا ہمارے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ان کے خلفاء کے

[1] مناقب محمدیہ قلمی، ص ٩١، ٩٢ [2] پارہ ١٧، رکوع ٦

بارگاہ میں یہ سب حاضر ہوتے تھے جیسا کہ شہد کی مکھی کے بادشاہ نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کلمہ پڑھا اور ہمارے جدامجد حضرت سیدنا غوث اعظم محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں آدمیوں کی صورت میں جانور اور مچھلیاں آتی تھیں اور ہونے والے واقعات اور حادثات کو عربی زبان میں بیان کرتی تھیں کیونکہ حضرت ابوالبشر آدم علیہ السلام زمین پر خدا کا خلیفہ بنا کر بھیجے گئے اس لئے تمام اہل زمین ان کے فرماں بردار بنائے گئے ہیں یہی سلسلہ ابھی تک خلفاء رسول کے درمیان جاری ہے۔

حضرت شیرازی نے عرض کیا حضور اسے انسانوں کو کاٹنے اور جانوروں کو غذا بنانے سے منع فرمائیں حضرت نے فرمایا کہ ان جانوروں کی غذا بھی جانور ہی ہیں ان کو کاٹنے اور پھاڑنے کی طاقت خدا تعالیٰ نے ہی عطا فرمائی ہے جس طرح کہ حلال جانوروں کو انسان اپنی غذا بناتا ہے پس اسی طرح ان جانوروں کا کاٹ کھانا حلال ہے۔

حضرت شیرازی لکھتے ہیں کہ میری ان باتوں اور حجت پر سید علاؤ الدین تبریزی نے مجھے ملامت کی اور فرمایا کہ اے شیرازی تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ حضرت سے سوال و جواب کر رہے ہو میں نے کہا کہ ان سوالوں کا مطلب صرف استفادہ ہے اس کے سوا مجھ میں سرکشی کی کوئی بو نہیں ہے اگر میں یہ سب باتیں حضرت مخدوم سے نہ پوچھوں تو کس سے پوچھوں پھر حضرت سیدنا نے حضرت سید علاؤ الدین سے فرمایا کہ اسے سوال و جواب کرنے میں کیا حرج ہے جو بات شیرازی نہ جانتے تھے وہی بات شیرازی مجھ سے پوچھتے تھے کسی بات کے نہ جاننے سے اس کا جاننا بہتر ہے۔[1]

حضرت سیدنا نے اس اژدہا سے فرمایا کہ اپنی جنس میں جا مگر اس نے آپ

۱؎ مناقب محمدیہ قلمی، ص ۹۲ تا ۹۴

کی صحبت میں رہنا زیادہ بہتر سمجھا حضرت نے اس کا نام محبت رکھا اور ارشاد فرمایا اے محبت تم اگر ہمارے ساتھ رہنا چاہتے ہو تو مخلوق کی ایذا رسانی چھوڑ دو، محبت نے ایذا رسانی چھوڑ دی اور ہمیشہ ذکر الٰہی میں مشغول رہنے لگا اور کسی جانور کو اس کے بعد اس اژدہا نے نہیں کھایا۔[1]

چرواہے کا قبول اسلام

جب چرواہے نے حضرت کی یہ کرامت دیکھی تو اس نے حضرت سے عرض کیا کہ میں بھی مسلمان ہونا چاہتا ہوں چنانچہ چرواہا بھی کلمہ شہادت پڑھ کر مسلمان ہو گیا حضرت نے کلمہ شہادت کا معنی ہندی زبان میں اسے سمجھایا پھر حضرت نے اس چرواہے کا نام صادق رکھا۔[2] [3]

دو ماہ کی بچھڑی کا دودھ دینا

حضرت سیدنا نے اسے فرمایا کہ اے صادق تو گائے کے قریب جا کر ان گایوں سے دودھ دوہ لا۔ صادق نے عرض کیا کہ ان گایوں سے میں نے دودھ دوہ لیا ہے اب ایک قطرہ بھی ان گایوں میں دودھ نہیں ہے آپ نے ایک بچھیا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ جاؤ اس بچھیا سے دودھ دوہ کر لاؤ حضرت سیدنا سے صادق نے کہا کہ حضور یہ ابھی دو ماہ کی ہے خود ہی یہ دودھ پیتی ہے دودھ یہ کہاں سے دے گی دوبارہ حضرت نے صادق سے فرمایا کہ اس کو دوہو جب صادق اس بچھیا کے قریب گیا تو اس میں تھن نمودار ہو گئے اور وہ دودھ دینے لگی حضرت سیدنا نے اس دودھ کا ایک جام بھر کر اس اژدہے کو دیا اور فرمایا کہ اے اژدہا آج سے یہ تیری غذا مقرر ہوئی خبردار اب اور کسی چیز کو غذا نہ بنانا جب صادق نے حضرت کی یہ

۱؎ مناقب محمدیہ قلمی، ص ۹۴ ۲؎ مناقب محمدیہ قلمی، ص ۹۵

۳؎ صوفی ازم ان بہار پروفیسر حسن عسکری صاحب پٹنہ

کرامت دیکھی تو صادق حضرت سے اور زیادہ محبت کرنے لگا۔ اس کے بعد روزانہ بلاناغہ صادق حضرت سیدنا کی خدمت میں اس قدر دودھ پہنچاتا جو حضرت سیدنا اور ان کے رفقاء کے لئے کافی ہوتا۔[1]

حضرت سیدنا کی کرامت سے گھوڑے کا زندہ ہونا

ایک مرتبہ ندی کے کنارے چرواہا صادق نے دولوگوں کو زاروقطار چیخ چیخ کر روتے دیکھا ان دوشخصوں کا نام جامی خان اور حاجی خان تھا صادق نے حقیقت حال پوچھی دونوں نے بتایا کہ حاکم بہار دریا خان لوہانی نے سہسرام میں ایک گھوڑے کی تعریف سنی تو ان دونوں کو گھوڑا خریدنے سہسرام بھیجا اس گھوڑے کو یہ دونوں خرید کر پٹنہ لے جارہے تھے وہ دونوں گھوڑا کو ندی کا پانی پلانے کے لئے ٹھہرے پانی پیتے ہی گھوڑا گر کر مر گیا ان دونوں نے صادق کو بتلایا کہ راجا بہت ظالم خونخوار ہے وہ ہم لوگوں کو سخت سزا دے گا صادق نے جامی خان، حاجی خان کو بتایا کہ اس جنگل میں ایک بہت بڑے اللہ کے ولی حضرت سید محمد قادری بغدادی تشریف لائے ہوئے ہیں حضرت کی ہی بددعاء سے راجہ جیون ہلاک ہوا۔ اژدہا نے کلمہ شہادت پڑھا، دو ماہہ بچھیا نے دودھ دیا کیا تعجب کہ یہ مردہ گھوڑا زندہ ہوجائے۔ وہ دونوں حاکم کے خوف سے فوراً صادق کے ساتھ حضرت سیدنا کے پاس آئے اور اپنا معاملہ پیش کیا حضرت نے فرمایا کہ یہ خیال محال ہے اسے اپنے دل سے نکال دو ان دونوں نے اپنی ہلاکت کی غرض سے خنجر نکال کر اپنے پیٹ پر رکھ لیا حضرت سیدنا کو ان کی پریشانی پر رحم آگیا اور جہاں مردہ گھوڑا پڑا تھا وہاں تشریف لے گئے فرمایا قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ (اللہ کے حکم سے زندہ ہوجا) اتنا حضرت سیدنا کا فرمانا تھا کہ گھوڑا فوراً زندہ ہوگیا۔

۱؎ مناقب محمدیہ قلمی، ص۹۶، ۹۷

حضرت شیخ شیرازی فرماتے ہیں۔

بزرگاں زدل آنچہ خواہاں شوند کند در زماں آنچناں ذوالجلال
بسے مردہ را زندگی دادہ اند بسے زندہ ہم یافت ز ایشاں زوال[1]

....

جو کچھ چاہا خدا کے دوستوں نے اپنے مولیٰ سے خدا کے فضل سے انجام ان کا کام ہوتا ہے
جلایا کتنے مُردوں کو دلائی زندگی ان کو غضب سے ان کے کتنوں کا برا انجام ہوتا ہے

اللہ والے کراماتوں کو مخفی رکھنا پسند فرماتے ہیں

حضرت سیدنا نے سختی سے ان دونوں کو فرمایا کہ یہ واقعہ کسی سے بتانا نہیں ورنہ گھوڑا پھر مر جائے گا وہ دونوں حضرت سیدنا سے مرید ہونے کے خواستگار ہوئے حضرت نے فرمایا کہ تمہارا مطلب تو پورا ہوا اب جاؤ مگر وہ دونوں بضد ہوگئے اپنی جان دینے پر تیار ہوگئے۔ جب ان لوگوں کا یہ اصرار آپ نے دیکھا تو حضرت سیدنا نے ان دونوں کو اپنے حلقۂ ارادت میں داخل فرمالیا اور فرمایا کہ اس راز کو ظاہر نہ کرنا ورنہ یہ گھوڑا مر جائے گا انہوں نے کہا اے میرے آقا جو ہونا ہوگا۔ ہوگا ہم آپ کی بزرگی اور خوبیوں کو چھپا نہ سکیں گے ہم لوگ سورج پر پردہ نہیں ڈال سکتے جب حضرت نے ان لوگوں کو رخصت فرمایا یہ لوگ دریا خان والیٔ بہار کے پاس پہنچے جب اس نے گھوڑے کو دیکھا تو بہت خوش ہوا اور ان دونوں کو انعام واکرام سے نوازا۔[2][3]

والیٔ بہار کی حاضری

ایک مرتبہ والیٔ بہار کی مجلس میں اولیاء کرام اور بزرگان دین کا چرچا چل

۱؎ مناقب محمدیہ قلمی، ص۹۷ تا ۹۹ ۲؎ مناقب محمدیہ قلمی، ص۹۹ تا ۱۰۰
۳؎ صوفی ازم ان بہار از پروفیسر حسن عسکری صاحب پٹنہ

رہا تھا لوگ بزرگوں کی تعریف کررہے تھے کرامتیں بیان کررہے تھے ان دونوں بھائیوں نے والئ بہار سے عرض کیا کہ جیسے میرے شیخ ہیں ویسا کوئی شیخ نہیں اور نہ اب ہونے کی امید ہے حاکم بہار دریا خان لوہانی نے کہا کہ اس کی دلیل کیا ہے ان دونوں نے کہا دعویٰ کی دلیل آپ کا گھوڑا ہے راستہ میں گھوڑا مر چکا تھا حضرت کی کرامت سے زندہ ہوا ان دونوں نے جوش میں کہا کہ حضرت نے فرمایا تھا کہ اگر یہ بات کسی کو بتایا تو گھوڑا پھر مر جائے گا میرا یقین کہتا ہے کہ گھوڑا مر گیا ہوگا والئ بہار نے تحقیق کی تو پتہ چلا کہ گھوڑا مر گیا ہے اس واقعہ کے بعد والئ بہار کو حضرت سیدنا کی زیارت کا اشتیاق ہوگیا وہ بہت سے ہدیہ، تحفے، نقد وجنس کی نذر لے کر حضرت کی بارگاہ میں حاضر ہوا آپ نے اس نذر کو قبول فرمایا حاکم بہار نے حضرت کی اجازت سے اسی ندی کے کنارے جہاں گھوڑا زندہ ہوا تھا وہاں مسجد وخانقاہ تعمیر کرائی اور حضرت سیدنا کے حلقہ ارادت میں شامل ہوگیا۔

حضرت شیرازی کہتے ہیں۔

چو در کفر او دین راخواست کرد پئے بندگی مسجد آراست کرد[1]

حضرت کا ہندی میں گفتگو فرمانا

حضرت سیدنا کی کرامتیں سن کر بہت سے لوگ ہزار ہا ہزار کی تعداد میں حضرت سیدنا کی زیارت کے لئے آنے لگے حضرت نے وہاں سے کوچ کرنے اور ایسی جگہ تلاش کرنے کا ارادہ کیا جہاں لوگ کم آسکیں اور عبادت الٰہی میں خلل پیدا نہ ہو جب یہ خبر صادق کو ہوئی تو اس نے آپ سے عرض کیا حضور آپ اس جگہ کو چھوڑ کر کیوں جارہے ہیں آپ نے ہندی میں اس سے کہا ''نَہ مَانَا جَیّوَ ابھیّا نَرھَنَا ھُوا'' چنانچہ اس دن سے اس جگہ کا نام نرہنا ہوگیا۔[2][3]

---

[1] مناقب محمدیہ قلمی، ص۱۰۰،۱۰۱ [2] مناقب محمدیہ قلمی، ص۱۰۲

[3] صوفی ازم ان بہار پروفیسر حسن عسکری صاحب پٹنہ

حضرت سیدنا پاک کا سرزمین امجھر شریف میں قیام

حضرت سیدنا پاک رضی اللہ عنہ نے نرہنا جنگل میں چند دن رہنے کے بعد جگہ بدلنے کا ارادہ فرمایا چنانچہ حضرت سیدنا نرہنا سے چل کر امجھر شریف پہنچے اور یہیں مستقل قیام پذیر ہوگئے۔ حضرت شیخ شیرازی بیان فرماتے ہیں کہ بغداد سے ۸۴۶ھ میں روانہ ہوئے اور ۷ ماہ گیارہ دن میں ہم یہاں پہنچے۔

ظہور کرامت

اتنے طویل سفر میں ہمیں کسی قسم کی پریشانی نہیں ہوئی، چاہے بڑے بڑے سنگلاخ پہاڑ ہوں چاہے بڑے بڑے چٹیل میدان ہوں ہمیں اور جانوروں کو کسی قسم کی کوئی بھی پریشانی نہ ہوئی اور یہ صرف حضرت سیدنا کا کرم تھا ان کی برکت صحبت کا اثر تھا جو آدمیوں سے لے کر گھوڑوں تک میں پایا جاتا تھا دوران سفر جو قدم بھی آپ کا اٹھتا تھا وہ قدم کرامت سے خالی نہ ہوتا تھا حضرت سیدنا سے کرامتوں کا ظہور سفر کے دوران قدم قدم پر ہوتا رہا اور ایسا کیوں نہ ہو آپ حضرت سیدنا غوث اعظم کی اولاد ہیں آپ کو تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا بیٹا کہا۔ فیضان معرفت سے نوازا۔ قرب خاص روحانی سے مالا مال فرمایا۔[1]

راجہ کرمون اور اس کے جادوگر بیٹے چھیتر کا حضرت پر حملہ کرنا اور اس کا ہلاک ہونا

امجھر شریف کے قیام کے دوران حضرت سیدنا کے ساتھ ہم لوگ ظہر کی نماز ادا کررہے تھے نماز سے پہلے جب اذان ہورہی تھی تو راجہ جیون کولہ (جو حضرت کی بددعاء سے ہلاک ہوا تھا) کا بھائی کرمون کولہ کا ادھر سے گذر رہا اس نے اچانک

---

[1] مناقب محمدیہ قلمی، ص۱۰۲

جب اذان کی آواز سنی تو اس نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا کہ یہ لوگ کون ہیں لوگوں
نے بتایا کہ یہ وہی لوگ ہیں جن کی بد دعاء سے تیرا بھائی ہلاک ہوا تو جن کی تلاش میں
تھا اور نہ پاسکا اب تو والئ بہار بھی ان کا فرماں بردار ہو گیا ہے جس کے ڈر سے تو نے
ان کا پیچھا چھوڑ دیا اب یہ اس جنگل میں آ گئے ہیں پتہ نہیں تیرے ساتھ کیا کریں گے
چنانچہ اس نے اپنے آدمیوں کو حکم دیا کہ جاؤ ان سب کو ہلاک کر ڈالو۔ ان میں سے کوئی
بچنے نہ پائے اس کے تمام فوجی، حضرت سیدنا اور ان کے مریدوں کے طرف تھوڑا ہی
آگے بڑھے تھے کہ کالا بادل چھا گیا۔

دشمنانِ ولی پر بجلی

اور بجلی اس ظالم کرمون کولہ کے فوجیوں پر گر گئی جس سے سب کے سب فوجی ہلاک
ہو گئے جب اس کو اس کی خبر ملی تو اس نے اپنے بیٹے چھیتر (جو ایک بہت بڑا جادوگر
تھا) کو حضرت سیدنا کو ہلاک کرنے کے لئے بھیجا وہ نیت بد کے ساتھ حضرت کے
پاس آیا اس وقت حضرت سیدنا نماز میں مشغول تھے اس نے جادو سے حضرت سیدنا
اور ان کے ساتھیوں پر پتھر کی بارش شروع کر دی سیدنا پاک کو چند جگہ زخم بھی آئے۔
شیخ مجذوب کو یہ دیکھ کر بہت زیادہ غصہ آیا اپنے عصا سے انہوں نے جادوگر کو
مار کر چشمہ کے قریب دفن کر دیا اس کے ساتھی جو سیدنا پاک کی باطنی قوت سے
پہلے ہی مرعوب وخوفزدہ تھے اور مجبوراً اس جادوگر کے ساتھ آ گئے تھے جان بچا کر
بھاگنے لگے اور راجہ کرمون کولہ کو خبر دی کہ تمہارا لڑکا مارا گیا ہے راجہ کرمون کولہ
غصہ سے پاگل ہو کر حضرت سیدنا کے پاس آیا اور حضرت سیدنا سے کہنے لگا کہ تم
ظالموں نے ہمارے پیارے بیٹے کو کیوں ہلاک کیا حضرت حسن نے جواب دیا
ایک سیاہ رنگ کے گوریلے نے ہم لوگوں پر حملہ کر دیا تھا جسے ہم نے مار کر ریت
کے نیچے دفن کر دیا ہے۔

اپنی ہی تلوار سے راجہ کرمون کی ہلاکت

راجہ کرمون کولہ نے اپنے بیٹے کی لاش جب نکلوائی تو یہ دیکھ کر دنگ رہ گیا کہ
اس کے بدن کے سارے عضو مسخ ہو کر سیاہ گوریلے کی طرح ہو گئے تھے صرف اس کے
دونوں کان انسانی حالت میں باقی تھے یہ دیکھ کر وہ لرزہ براندام ہو گیا لیکن دردفرزندی
سے مجبور ہو کر اس سے رہا نہ گیا جو تلوار اس کے ہاتھ میں تھی چاہا کہ اس سے حضرت
سیدنا پر حملہ کرے حضرت نے **لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْم** پڑھا اور فرمایا
مردود مسلمان ہو جا ورنہ ہلاک ہو جائے گا اس نے انکار کر دیا سیدنا پاک کو جلال آ گیا
اس کی تلوار کو حکم دیا کہ اس کی گردن کاٹ لے قدرت الٰہی کا جلوہ دیکھئے کہ اس کا جسم
پھسل گیا اس کی تلوار اسی کے ہاتھ سے اس کی گردن پر آ گئی اور اس کا سر تن سے
جدا ہو گیا۔[۱،۲]

اپنے عصا انجاس کا امجھر شریف میں نصب فرمانا

حضرت شیرازی فرماتے ہیں کہ کرمون کولہ کی ہلاکت کے بعد حضرت سیدنا
نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ لوگوں سے میں الگ تھلگ رہوں لیکن یہ بات خدا کو
منظور نہ تھی پھر جو عصا حضرت سیدنا بغداد شریف سے لائے تھے اس کو ندی کے
کنارے نصب فرما دیا اور فرمایا کہ میں اب اس وقت سے اس جگہ سکونت پذیر
ہوتا ہوں وہ عصا فوراً سرسبز و شاداب ہو گیا اور شاخوں پر پھول اور پھل
نمودار ہو گئے ہم نے تعجب سے دریافت کیا یا سیدنا کیا یہ درخت قیامت تک اسی
طرح رہے گا حضرت سیدنا نے جواب دیا کہ جب رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے
دست مبارک کے لگائے ہوئے درخت باقی نہ رہے تو اس فقیر کے ہاتھ سے لگایا ہوا
درخت کیسے باقی رہ سکے گا۔[۳]

---

۱ مناقب محمدیہ قلمی، ص۱۰۳ تا ۱۰۶ ۲ صوفی اِزم ان بہار از پروفیسر حسن عسکری صاحب پٹنہ
۳ مناقب محمدیہ قلمی، ص۱۰۶، ۱۰۷

قال اللہ تعالیٰ

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَ يَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ۔[1]

زمین پر جتنے ہیں سب کو فنا ہے اور باقی ہے تمہارے رب کی ذات عظمت اور بزرگی والا۔

انجاس کا معنی تعویذ

آج بھی وہ درخت (عصا) حضرت سید الہند سیدنا محمد بغدادی رضی اللہ عنہ کے مزار پاک کے احاطہ میں موجود ہے اس عصا پاک کا اسم شریف ''انجاس'' ہے عربی زبان کی مشہور لغت ''مصباح اللغات'' میں جس کا معنی تعویذ ہے اس عصا کی خصوصیت یہ ہے کہ جس گھر میں اس عصائے پاک کو رکھ دیا جائے اس میں آسیب، سانپ، بچھو، اژدہا داخل نہیں ہوں گے۔ دوسری فضیلت یہ ہے کہ اگر اس کی پتی اور چھال کو پیس کر مریض کو پلایا جائے تو بڑے سے بڑے مہلک مرض اس عصائے پاک کی برکت سے دور ہو جائیں گے۔

سون ندی کا رخ بدلنا

سون ندی ہندوستان کی مشہور ندی ہے آپ نے اسی ندی کے کنارے قیام فرمایا تھا سیدنا پاک نے سون ندی کو حکم فرمایا کہ ''اے ندی تو اپنا راستہ بدل دے'' اور یہاں سے ہٹ کر اپنی روانی جاری رکھ۔ یہ حکم سنتے ہی اس ندی نے اپنا رخ بدل دیا اور اپنا بہاؤ بدل کر وہاں سے ۲۰ کیلومیٹر دوری پر داؤدنگر سے اتر سمت بہنے لگی۔[2] حضرت سیدنا کے اس کرامت کی تصدیق بہار گزٹ ۱۹۰۶ء سے بھی ہوتی ہے۔ جس کے صفحہ ۸ پر تحریر ہے کہ سون ندی کا پرانا بہنے کا راستہ ضلع گیا سے تھا جس کے آثار آج بھی اس ندی کے کھنڈرات نشانات اور بالو کے ڈھیروں میں اور جگہ جگہ برساتی جھیلوں کی

۱ پارہ ۲۷، رکوع ۱۱

۲ ضلع گیا ۱۹۱۰ء کا گزیٹیر

شکل میں موجود ہیں پہلے سون ندی داؤدنگر سے اتر پورب رخ ہو کر سون بھدرا تک جاتی تھی اور وہاں سے پن پن ندی سے مل کر آگے بڑھتے ہوئے جہان آباد سے چار میل پچھّم مور ہر ندی میں مل جاتی تھی۔ سون ضلع اورنگ آباد کی خاص ندی تھی لیکن اب یہ ندی ضلع اورنگ آباد میں داخل نہیں ہوتی صرف پچھمی کنارے کو چھوتے ہوئے گذر جاتی ہے۔

اہانت ولی کی سزا

حضرت سیدنا کی بزرگی اور کرامت کے چرچے پورا علاقہ ہی کیا پورے بہار جھارکھنڈ اور پورے اڑیسہ، بنگال میں ہو چکے تھے ہانسی پور کے ایک بہت بڑے عالم دین حضرت شیخ احمد ہانسی پوری حضرت کی بارگاہ میں آئے اور حضرت سے مرید ہو گئے انہوں نے آپ کی دعوت کی آپ کو اور آپ کے مریدوں کو ہانسی پور لے گئے وہاں کے سردار کا نام قاذن تھا وہ سیر و شکار کا شوقین تھا ایک بار جب وہ سیر و شکار سے واپس آیا تو دیکھا کہ شیخ احمد ہانسی پوری کی خانقاہ کے باہر کافی ہجوم ہے اس نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ لوگ کون ہیں شیخ احمد نے جواب دیا کہ یہ ہمارے شیخ ہیں اور یہ ان کے مریدین ہیں اس نے کہا کہ دم تو یہ فقیری کا بھرتے ہیں لیکن کھانے کے لئے گلی کوچوں میں مارے مارے پھرتے ہیں شیخ حسن مدنی نے فرمایا کہ دعوت کا قبول کرنا سنت ہے اس نے جواب دیا کہ ہاں اگر تم لوگوں کو ایک دن کھانے کو نہ ملے تو اپنے سر کو کھا جاؤ۔ حضرت شیخ حسن کو جلال آ گیا اور فرمایا کہ تو ہمیں سر کھانے کو کہتا ہے اپنا ہی سر کیوں نہیں کھا لیتا ہے قاذن گھوڑے سے گرا اور اس کی گردن کے مہرے ٹوٹ گئے اور اس کا سر پیٹ کے قریب آ گیا اس کے لڑکوں نے اسے اٹھا کر فوراً حضرت سیدنا کے قدموں پر ڈال دیا آپ کی دعاء سے اس کی گردن ٹھیک ہو گئی۔

حضرت شیخ شیرازی فرماتے ہیں۔

گر گردنے را بزرگے شکست — بود در، دوائیش فلاطون سست
مگر آنکہ باشد معالج چو او — کند در دَمے گردنش را درست[1]

....

اگر ٹوٹی ہو گردن بد دعائے مرد کامل سے — فلاطون بھی آئے تو اچھا کر نہیں سکتا
نگاہ لطف سے بس جوڑ دی ٹوٹی ہوئی گردن — اسی کو ہے یہ قدرت کوئی ایسا کر نہیں سکتا

بنگال کا نذرانہ

حضرت سیدنا محمد بغدادی اپنے مریدوں کے ساتھ چشمہ کے کنارے تشریف لائے کسی سائبان اور سردی سے بچاؤ کی کوئی چیز مہیا نہ ہونے کی وجہ سے جنگل کی تیز ہوا سے سخت تکلیف پہنچتی تھی ایک روز حضرت سید علاؤ الدین تبریزی نے حضرت سیدنا سے عرض کیا حضور گرمی ہم لوگوں کو بہت پریشان کرتی ہے اور سردی مارے ڈالتی ہے حضرت نے فرمایا کہ غم نہ کرو اللہ تعالیٰ جلد ہی کوئی سامان فرمادے گا۔

چنانچہ اسی شام ایک آدمی آیا اس نے سو دینار حضرت کی خدمت میں پیش کر کے عرض کیا کہ شیخ مسعود نے یہ نذر بنگال سے بھیجی ہے۔[2][3]

مرید کی دستگیری اور دشمن ولی کی سزا

آپ نے یہ دینار سید علاؤ الدین کے حوالے کیا اور حکم دیا کہ بازار جا کر تمام ساتھیوں کے لئے اس رقم سے لباس تیار کراؤ۔ سید علاؤ الدین کچھ رقم لے کر ہانسی پور بازار روانہ ہوئے اتفاق سے وہاں ان کی ملاقات قاذن سے ہوگئی اس نے اپنے آدمیوں کو حکم دیا کہ اس کو مار ڈالو۔ یہ لوگ ہماری کچھ بھی عزت نہیں کرتے ہیں ایک مرتبہ تو یہ لوگ ہم کو مارنے کی کوشش کر چکے ہیں۔ چنانچہ اس کے آدمیوں نے حضرت سید علاؤ الدین کو پکڑ لیا۔ حضرت سید علاؤ الدین نے بارگاہ الٰہی میں رہائی کی دعاء

---

۱ مناقب محمدیہ قلمی، ص ۱۰۷، ۱۰۸ ۲ مناقب محمدیہ قلمی، ص ۱۰۹ ۳ صوفی ازم ان بہار

کی۔ دعاء کا اثر دیکھئے کہ قاذن کے گھر کو آگ لگ گئی۔ قاذن کے ساتھی آگ بجھانے میں مصروف ہوگئے حضرت سید علاؤ الدین موقع پا کر واپس آ گئے۔ آگ اتنی زیادہ پھیل گئی کہ سوائے شیخ احمد ہانسی پور کے مکان کے، ساری بستی جل کر خاک ہوگئی شیخ احمد فرماتے ہیں کہ جس وقت آگ کے شعلے تمام بستی پر برس رہے تھے تو میں نے دیکھا کہ حضرت سیدنا میرے احاطہ کی دیوار کے نیچے کھڑے ہیں اور بارگاہ الٰہی میں عرض کر رہے ہیں یا اللہ اس گھر کو محفوظ رکھ یہ میرے مرید کا گھر ہے چنانچہ آپ کی دعاء سے میرا گھر بالکل محفوظ رہا قاذن کا سارا گھر جل کر تباہ و برباد ہوگیا۔ قاذن کھانے تک کو محتاج ہوگیا۔ اس کو کوئی چارہ نظر نہ آیا تو وہ حضرت سیدنا پاک کی بارگاہ میں مع اہل وعیال آیا حضرت سے معافی اور کرم کا طلبگار ہوا حضرت نے فرمایا کہ تم نے اپنے آپ کو خود ہی ہلاکت میں ڈالا ہے ظلم نہ کرتے تو ایسا نہ ہوتا۔ قاذن نے کہا میں آپ کے در سے نہ جاؤں گا جب تک آپ معاف نہ فرمائیں اور دعائے خیر نہ فرمائیں۔[1]

دعائے سیدنا سے خزانہ کی برآمدگی

کچھ دیر کے بعد حضرت کو اس کی بے سروسامانی پر رحم آ گیا حضرت نے اس کی خطاؤں کو معاف کیا اور فرمایا کہ جاؤ درختوں کے پھل پر زندگی بسر کرو عنقریب اللہ تبارک وتعالیٰ تم کو دولت سے نوازے گا قاذن نے جنگل کا رخ کیا اور پھلدار درخت کی تلاش میں نکلا کوئی پھلدار درخت نہ ملا تلاش کرتے ہوئے ایک پھلدار مہوہ کے درخت کے نیچے پہنچا اور اپنے اہل وعیال کے ساتھ اسی درخت کے نیچے بیٹھ گیا اور ایک دن میں سارا پھل کھا گیا رنجیدہ تھا کہ اس کا گیا ہوا اقبال اور کھوئی ہوئی دولت کیسے ہاتھ آئے گی اسے اس جنگل میں اسی دن ایک دفینہ ملا اس نے اسی سرزمین پر ایک بستی آباد کی۔ جو قصبہ ''مہولی'' کے نام سے مشہور ہوئی پھر وہ

---

۱ مناقب محمدیہ قلمی، ص ۱۱۱

حضرت سیدنا سے مرید ہوا اور آپ کے لئے اجھر شریف کے بیاباں میں مکانات تعمیر کروائے۔
شیخ شیرازی فرماتے ہیں۔

دوست ایزد بقدرت قادر   میکند مالدار را چو فقیر
ہم گدا را دہد غنا بدمے   نزد او کار مشکل آسان گیر[1]

....

خدا کے دوست قدرت سے خدا کے   فقیروں کو عطا کرتے ہیں دولت
مگر ان کے غضب سے صاحب گنج   کبھی چکھتا ہے غربت کی لذت
اگر خوش ہوگئے تو پھر اسی کو   عطا کردیتے ہیں گم گشتہ ثروت

مخدومہ سیدہ فاطمہ شریک حیات سیدنا پاک

جب اجھر شریف میں حضرت سیدنا کے رہنے کے لئے مکان کی تعمیر ہوگئی تو حضرت سیدنا نے حضرت شیخ مدنی کو یہ حکم دیا کہ وہ سرہر پور جا کر آپ کے متعلقین کو لے آئیں۔ چنانچہ وہ خط لے کر روانہ ہوئے اور جب سرہر پور پہنچے تو انہوں نے وہ خط سید حسن کے حوالے کیا۔ لیکن چار روز کی علالت کے بعد حضرت شیخ الشیوخ حسن مدنی رضی اللہ عنہ خود انتقال کرگئے اور وہیں پر مدفون ہوئے۔ حضرت حسن کی تدفین کے بعد حضرت سید حسن خود حضرت سیدنا کے متعلقین کے ساتھ اجھر شریف پہنچے حضرت سیدہ فاطمہ وقت کی با کرامت ولیہ کاملہ تھیں، تقویٰ و پرہیزگاری کی مرقع تھیں ان کی ایک کرامت اگلے صفحات میں پیش کی جارہی ہے۔[2]

ہاتھ بڑھا کر میلوں دور ڈوبتی کشتی کو بچانا

ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ عثمان خان اور میاں خان جو حضرت کے مریدوں

۱ مناقب محمدیہ قلمی، ص۱۱۲   ۲ مناقب محمدیہ قلمی، ص۱۱۲

میں سے تھے۔ زیارت سیدنا کے غرض سے اجھر شریف آرہے تھے جب پن پن ندی کے کنارے پہنچے تو پہلے اپنی فوج کو دریا پار کرایا۔ پھر خود کشتی پر سوار ہوئے لیکن ان کی کشتی ڈوبنے لگی حضرت سیدنا آستانہ پر تقریر فرمارہے تھے کہ اچانک حضرت نے اپنے دست مبارک کو آگے بڑھایا تو دونوں ہاتھوں کی آستین پانی سے شرابور تھی حاضرین محو تعجب ہوگئے کہ اس جگہ جہاں پانی نہیں ہے حضرت کی آستین کیسے بھیگ گئی تھوڑی ہی دیر کے بعد عثمان خان اور میاں خان پہنچ گئے کہنے لگے کہ جس وقت ہم لوگ کشتی پر سوار ہوئے کشتی ڈوبنے لگی اس وقت ہم نے سیدنا پاک کو یاد کیا تو کیا دیکھتے ہیں کہ آپ کا دست مبارک نمودار ہوا جس نے ایک ایک کرکے ہم دونوں کو ہلاکت سے نکال کر سلامتی کے کنارے تک پہنچایا ہم لوگ خدائے قدیر کا شکر بجالائے ورنہ ڈوب جانے میں کوئی کسر باقی نہ تھی مظہر غوث اعظم حضرت سیدنا پاک نے حضور غوث اعظم کی کرامت ہندوستان میں زندہ فرمادی۔
شیخ شیرازی فرماتے ہیں۔

بچشم بزرگاں ہمہ حاضر است   ز تحت الثری تا بچرخ ہفتمیں
کسے را کہ خواہند رستہ شود   زغم گرچہ افتد فروداز زمیں[1]

....

بزرگوں کی نگاہوں میں ہر ایک شئے پیش رہتی ہے   زمیں کے ساتویں تہہ کی ہو یا ہو آسمانوں کی
کسی کی دستگاری جب انہیں منظور ہوتی ہے   مدد، وہ غائبانہ کرتے ہیں ان خستہ جانوں کی

حضرت غوث اعظم کی نگاہ خاص اور ان کی کرامت

جب حضرت سیدنا محمد بغدادی (سید الہند) کے تینوں صاحبزادے سید معین الدین، سید جلال الدین، سید نظام الدین تعلیم پانے کے لائق ہوئے تو شیخ

۱ مناقب محمدیہ قلمی، ص۱۱۴

الشیوخ حضرت شیخ علی شیرازی نے آپ کی خدمت میں عرض کیا حضور آپ خود ہی
ان کو تعلیم دیجئے حضرت سیدنا نے فرمایا مجھے تو عبادت الٰہی سے فرصت ہی نہیں ملتی
خدا ہی کوئی انتظام فرمائے گا جس کے ذریعہ ان تینوں کا سینہ علم دین سے روشن ہوگا
ابھی اس طرح کی گفتگو چل ہی رہی تھی کہ بہار کے مشہور ومعروف عالم دین علامہ
بھیکن بہاری اس مجلس سیدنا میں آگئے اور کہنے لگے کہ یا سیدنا پاک میں نے
خواب دیکھا ہے کہ حضرت غوث پاک سیدنا محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ
عنہ تشریف لائے اور فرماتے ہیں کہ اے بھیکن اگر تجھے اولاد کی نعمت سے مالا
مال ہونا ہے تو ہمارے فرزند سید محمد بغدادی کے پاس انجھر جا اور ان کے
صاحبزادوں کو تعلیم دے حکم عالی کے مطابق حاضر خدمت ہوں آپ ہمارے
لئے فرزند ہونے کی دعاء کریں علامہ بھیکن بہاری صاحب نے حضرت کے
شہزادوں کی تعلیم شروع کردی ایک سال کے بعد خدا نے انہیں لڑکے کی دولت
سے مالا مال فرمادیا علامہ بھیکن بہاری صاحب خوش خوش حضرت سیدنا کی
خدمت میں یہ خبر لائے اور بہت خوش ہوئے اب اور زیادہ حضرت سیدنا کے
شہزادوں کو دل جمعی سے تعلیم دینے لگے۔[1]

اہلیہ سیدنا مخدومہ سیدہ فاطمہ کی کرامت

اتفاقاً ایک روز علامہ صاحب نے یہ فرمایا کہ سیدنا کے توکل سے ہمارا
توکل بڑھا ہوا ہے۔ حضرت کے خادموں میں سے حضرت ابوجعفر اس وقت
وہاں موجود تھے انہوں نے جواب دیا کہ عوام کے توکل سے اولیاء کا توکل بہ فضل
خداوندی بڑھا رہتا ہے اولیاء اپنے توکل پر فخر نہیں کرتے حضرت جعفر نے فرمایا

[1] مناقب محمدیہ قلمی، ص۱۱۴، ۱۱۵

کیا تم اپنے لڑکے کی ولادت بھول گئے علامہ بھیکن نے کہا کہ یہ تو ہونے والی
بات تھی جو پردۂ غیب سے ظاہر ہوگئی حضرت کے منجھلے صاحبزادے حضرت
سید جلال الدین کو یہ سب باتیں ناگوار لگیں انہوں نے اپنی والدہ مخدومہ حضرت
سیدہ فاطمہ سے گفتگو دہرائی حضرت سیدہ کو جلال آگیا فرمایا کہ اگر وہ لڑکا حضرت
سیدنا کے وسیلہ سے نہیں مانتا تو دیکھنا کہ وہ آتش غضب سے سوختہ ہوجائے گا اس
واقعہ کے ۶ روز بعد ہی علامہ صاحب کے صاحبزادے چل بسے علامہ صاحب
رونے لگے اور معافی کے طلبگار ہوئے حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا کو رحم آگیا
انہوں نے فرمایا کہ اب تیرے یہاں لڑکی پیدا ہوگی اور اسی سے تیری نسل جاری
رہے گی چنانچہ ایسا ہی ہوا۔
شیخ شیرازی کہتے ہیں۔

دعائے بزرگاں نگردد خطا — بمیعاد بینی از ایشاں وفا[1]

....

کبھی دعائے بزرگاں خطا نہیں ہوتی — وہ اپنے وقت سے پہلے وفا نہیں ہوتی

آفتاب ولایت کا غروب

قطب الاقطاب سید السادات فرد الافراد نائب غوث الثقلین حضرت سیدنا
محمد بغدادی ثم انجھری (سید الہند) اپنے مریدین میں وعظ فرما رہے تھے کہ اچانک
اسی وقت شیخ حکیم منور کٹمبوی کٹمبہ سے تشریف لائے اور عرض کیا یا سیدی کٹمبہ کے
لوگ حضرت کی زیارت کے خواہش مند ہیں حضور سے التماس ہے کہ وہاں تشریف
لے چلیں حضرت سیدنا نے جواب دیا کہ جس دن سے میں یہاں آیا ہوں کسی جگہ
نہیں گیا اب دل نہیں چاہتا کہ کہیں جاؤں۔ مسافرت کا زمانہ گذر گیا اب اقامت کا

[1] مناقب محمدیہ قلمی، ص۱۱۶، ۱۱۷

وقت آیا ہے حکیم صاحب نے عرض کیا سیدی اگر آپ تشریف نہ لے جائیں تو اپنے
خلفاء میں سے کسی کو متعین فرمائیں کہ وہاں کے عوام وخواص ان سے فیضیاب ہوں
آپ نے فرمایا کہ وہ علاقہ علی شیر شیرازی کا ہے وہی وہاں جائیں گے انہوں نے
فرمایا کہ پھر دیر کیا ہے تب حضرت نے فرمایا کہ ایک بھید ہے جو پہلی ربیع الاول کو
ظاہر ہوگا۔ اسی وقت میری اور ان کی مفارقت ہوگی ماہ صفر کی ۲۷/تاریخ ہوئی تو
حضرت کو تپ محرقہ لاحق ہوئی حکیم صاحب نے علاج شروع کیا مگر کوئی فائدہ نہیں
ہوا بلکہ مرض بڑھتا گیا حکیم صاحب عاجز آ گئے حضرت سیدنا نے ان کی دلجوئی کی
اور فرمایا اندیشہ نہ کرو پہلی ربیع الاول کو تمہاری دوا کام کرے گی اور غم کو خوشی میں بدل
دے گی ربیع الاول کی پہلی تاریخ آئی تو حضرت نے اپنے فرزندوں، مریدوں
خادموں اور متعلقین کو طلب کیا اور فرمایا کہ تم آگاہ رہو۔[1]

وصیت سیدنا پاک

خدا تعالیٰ نے انسان کو عبادت اور مخالفت نفس کے لئے پیدا کیا ہے
انسان کو چاہیئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا عاشق بنے اور اسی کا طلبگار رہے اس کے سوا انسان
کو کوئی چیز کام نہیں دے گی اور کشف وکرامت کا اظہار اس گھن کھائے جَو کے برابر
بھی نہیں ہے جو غیر مستحق کو راہ خدا میں دیا جائے۔ اس وصیت کے بعد آپ نے اپنی
ایک ایک اولاد کو خلوت میں بلا کر حسب استعداد نعمتیں عطا فرمائیں پھر دوبارہ سب
کو جمع کیا اور فرمایا کہ میں نے خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں تمہارے اور تمہارے متبعین
کے لئے دعاء کی ہے کہ جب تک وہ راہ راست پر نہ آ جائیں اور گناہوں سے توبہ نہ
کرلیں دار فانی سے کوچ نہ کریں یہ ارشاد فرمانے کے بعد آپ نے السلام علیکم ورحمۃ
اللہ وبرکاتہ ومغفرتہٗ کہا پھر چادر مبارک کو روئے انور پر ڈالا اور بلند آواز سے کلمہ طیبہ

۱؎ مناقب محمدیہ قلمی، ص ۱۱۷ تا ۱۲۲

پڑھ کر اس دار فانی سے کوچ فرما گئے۔[1]

آپ نے آخری وقت میں فرمایا تھا فقیر جاتا ہے اور اس کی یاد عشق عشق سے
باقی رہے گی عشق عشق کے مجموعی اعداد ۹۴۰ھ ہوتے ہیں اور یہی حضرت سیدنا پاک کا
سن وصال ہے۔

علامہ محمد شعیب نیرؔ کہتے ہیں۔

مٹ چکا ہوں عشق میں پاؤ گے نیرؔ عشق میں
عشق عشق آئی صدا روح جناب پاک سے

۹۴۰

حضرت سیدنا پاک رضی اللہ عنہ ۸۱۰ھ کو بغداد شریف میں پیدا ہوئے اور
۹۴۰ھ کو ایک سو تیس سال کی عمر میں امجھر شریف میں وفات پائی امجھر شریف میں ہی
آپ کا مزار پر انوار ہے۔

تاریخ وفات قطب الاقطاب حاجی الحرمین شریفین حضرت سید الہند سیدنا
محمد بغدادی رضی اللہ عنہ بزبان حضرت شیخ شیرازی رضی اللہ عنہ۔

اے دریغا کہ شاہ دیں مقبول
فرع خود را گذاشتہ بہ اصول
نام پاکش محمد و چشمش
بود از کحل عشق حق مکحول
آسمان تا کہ در و جود آمد
از غمش کوزہ پشت چو قحول
او نماند بمازیم ہرگز
با علوم چناں نمود حصول

۱؎ مناقب محمدیہ قلمی، ص ۱۲۳، ۱۲۴

نہ پذیرد رفاقت مایان
آں جگر گوشۂ علی و بتول
زاں سبب کنج حزن بگزیدہ
در بیابان و بحر طبع مسلول
یافت زینت چوں ایں جہاں ازوے
عالم قدس نیز خواست قبول
بر سر خواں دعوتش بشتافت
چوں جد خویش پاک ذات رسول
سال تاریخ رفتنش عشق است
روز جمعہ شنو ز من تو فضول[1]

علامہ محمد شعیب نیّر صاحب کہتے ہیں۔

حضرت شیخ الزماں سید محمد قادری — مرتبہ جن کا ہے بالا فہم اور ادراک سے
ہادی راہ ہدیٰ بڑھ کر تھا جن کا مرتبہ — رفعت وعظمت میں اپنی رفعت افلاک سے
ہند سے باطل مٹانے کے لئے بغداد سے — لائے وہ تشریف حکم صاحب لولاک سے
بجھ گئی شمع حقیقت بزم اب تاریک ہے — تھی منور ہر طرف نور جناب پاک سے
اپنی عالی ہمتی سے پاک کتنے دل کئے — کفر کے زنگار عصیاں کے خس وخاشاک سے
ان کی رحلت کیا ہوئی عالم تہہ و بالا ہوا — حشر برپا ہوگیا تا آسمان اس خاک سے
آہ وہ محبوب حق دنیا سے آخر چل بسا — سوئے فردوس بریں ہندوستاں کی خاک سے
ہائے کیسی بیقراری دل کو ہے بار الہ — نالے پیہم اٹھ رہے ہیں سینۂ صد چاک سے
ہے بجا گر خوں بجائے اشک آنکھوں سے بہے — اشک خوں جاری نہ کیوں ہو دیدۂ نمناک سے
تابکے آہ و بکا صبر آزما ہے واقعہ — رنج وغم دور اب کرو اپنے دل غمناک سے

[1] مناقب محمدیہ قلمی، ص۱۲۳،۱۲۴

سال رحلت کے لئے تاریخ پوچھا چاہئے — فکر صائب سے خرد سے فہم اور ادراک سے
جستجوئے سال میں دل کی تگ و دو دیکھ کر — ہاتف غیبی نے اک آواز دی افلاک سے

مٹ چکا ہوں عشق میں پاؤ گے نیّر عشق میں
عشق عشق آئی صدا روح جناب پاک سے

فاتح ایشیا و یورپ جلالۃ العلم حضرت علامہ ارشد القادری صاحب قبلہ فرماتے تھے کہ امجھر شریف ہندوستان کا بغداد ہے راقم ناچیز دلیل قائم کرتے ہوئے کہتا ہے کہ انجاس کا درخت پورے ہندوستان میں کہیں پایانہیں جاتا سوائے امجھر شریف کے، سیب، ناشپاتی، انار، سنترہ کسی چیز کا پودا ہو وہیں لگتا ہے جہاں اس پودے کے لائق زمین ہوتی ہے بس اسی طرح انجاس کا پودا پورے ہندوستان میں نہیں ہے سوائے امجھر شریف کے۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ درگاہ امجھر شریف کی زمین کا خطہ بغداد کی زمین ہے تبھی تو بغداد کا پودا یہیں لگتا ہے اس درگاہ کی زمین کے علاوہ کہیں نہیں لگتا۔

ثابت رہتاسوی کہتے ہیں۔

اصغر امام نام کو دل میں بسائیے
بغداد دیکھنا ہو تو امجھر میں جائیے

سند المحققین مجاہد ملت و دین حضرت علامہ مفتی الحاج حبیب الرحمٰن قادری رحمۃ اللہ علیہ جب امجھر شریف کے لئے اپنے مریدوں کے ساتھ روانہ ہوئے امجھر شریف کی سرحد پر پہنچے تو آپ نے اپنے جوتے مبارک کو اتار کر اپنے ہاتھوں میں لے لیا اور مزار شریف کی طرف جانے لگے۔ لوگوں نے حضرت مجاہد ملت سے پوچھا حضور آپ نے جوتے کو کیوں اتار لیا حضرت نے فرمایا کہ میں نے جوتا اس لئے اتار لیا ہے کہ پتہ نہیں حضرت سیدنا کے قدم پاک کہاں کہاں پڑے ہوں اس مقدس زمین پر جہاں پر سیدنا پاک کے قدم پڑے ہوں حبیب الرحمٰن کی جرأت کہ سیدنا کے قدم

مبارک جہاں پڑے ہوں وہاں حبیب الرحمٰن اپنا جوتا رکھے۔ امجھر شریف میں حضرت مجاہد ملت کا قیام ہوتا تھا تو حضرت سوتے نہ تھے جب اس کی وجہ حضرت سے دریافت کی گئی تو حضرت نے فرمایا کہ پتہ نہیں حضرت سیدنا کا جلوہ کہاں کہاں ہے۔ فقیہ عصر جلالۃ العلم شارح بخاری نائب مفتی اعظم ہند سابق صدر شعبۂ افتاء الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور حضرت علامہ مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی بارگاہ سیدنا پاک میں حاضری دی۔ حضرت سیدنا پاک کی سوانح حیات ''مناقب محمدی'' کا مطالعہ کیا تو حضرت شارح بخاری نے فرمایا کہ پورے ہندوستان میں سلسلہ قادریہ کو جاری کرنے والے حضرت سیدنا محمد بغدادی سب سے پہلے بزرگ ہیں۔

تبرکات پاک

تبرکات شریفہ کی زیارت پہلی ربیع الاول شریف کو خانقاہ امجھر شریف میں کرائی جاتی ہے۔ تبرکات مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ موئے مبارک سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم۔
۲۔ کمر بند حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم، جس پر پوری ناد علی لکھی ہوئی ہے۔
۳۔ سوزنی بیٹھنے اور اوڑھنے کی ۲۷ پیوند کی حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا بنت حضرت نبی کائنات صلی اللہ علیہ وسلم۔
۴۔ گلوبند حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔
۵۔ تاج مبارک حضوت غوث اعظم رضی اللہ عنہ۔
۶۔ جائے نماز غوث اعظم رضی اللہ عنہ۔
۷۔ خرقہ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ۔
۸۔ کفن فقرائی حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ۔

۹۔ سوزنی بیٹھنے اور اوڑھنے کی حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ۔
۱۰۔ قرآن پاک تلاوت کرنے کا سرکار سیدنا محمد بغدادی رضی اللہ عنہ۔
۱۱۔ تلوار سیدنا پاک رضی اللہ عنہ۔
۱۲۔ تسبیح مبارک حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ۔
۱۳۔ قرآن پاک سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے دست مبارک سے تحریر کیا ہوا۔ جو ایک ورق میں ایک پارہ اور ۳۰ ورق میں ۳۰ پارہ موجود ہے جس کو آسانی کے ساتھ پڑھا جا سکتا تھا۔

اولاد پاک

تین صاحبزادے (۱) ابو مظفر حضرت سید معین الدین قادری (۲) حضرت سید جلال الدین ابدال قادری (۳) حضرت سید نظام الدین قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہم
تین صاحبزادیاں (۱) حضرت سیدہ بی بی خدیجہ (۲) حضرت سیدہ بی بی پارسا (۳) حضرت سیدہ بی بی مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہن۔

حضرت سیدنا پاک کے مشہور خلفاء

(۱) حضرت علامہ شیخ طلحہ معروف بہ حسن قادری مدنی رحمۃ الہ علیہ
وطن مدینہ شریف　وفات ۸۴۷ھ مزار پاک سرہر پور ضلع امبیڈکر نگر۔

(۲) حضرت علامہ شیخ محمد مجذوب قادری بغدادی رحمۃ اللہ علیہ
وطن بغداد شریف　مزار پاک امجھر شریف۔

(۳) حضرت علامہ سید علاؤ الدین تبریزی قادری رحمۃ اللہ علیہ
وطن تبریز ملک ایران　وفات ۹۱۱ھ　مزار پاک امجھر شریف۔

(۴) ملک العلماء حضرت علامہ تاج الدین قادری کھنڈ دھار رحمۃ اللہ علیہ
وطن سنگھی ضلع پٹنہ　مزار پاک امجھر شریف۔

(۵) حضرت علامہ سید سلیمان مشہدی قادری رحمۃ اللہ علیہ

وطن مشہد مقدس   وفات ۹۴۴ھ   مزار پاک نیاواں ضلع جہان آباد۔

(۶) حضرت علامہ سید محمد شمس الدین حسینی ہمدانی قادری رحمۃ اللہ علیہ

وطن ہمدان   مزار پاک چونری ضلع اورنگ آباد۔

(۷) حضرت علامہ سید علی قادری مانک پوری عرف سید بھیک قادری رحمۃ اللہ علیہ

وطن مانک پور   مزار پاک امجھر شریف۔

(۸) حضرت علامہ علی شیر شیرازی قادری رحمۃ اللہ علیہ

وطن شیراز ملک ایران وفات ۱۷ رشوال المکرّم مزار پاک کٹمبہ شریف ضلع اورنگ آباد

(۹) حضرت علامہ شیخ کریم الدین حسینی مکی قادری رحمۃ اللہ علیہ

وطن مکہ شریف خادم کعبہ   مزار پاک امجھر شریف ضلع اورنگ آباد۔

(۱۰) حضرت شیخ ابوالطیر عبداللہ مدنی قادری رحمۃ اللہ علیہ

وطن مدینہ شریف

(۱۱) حضرت علامہ شیخ علی قادری رحمۃ اللہ علیہ

وطن اطراف امجھر شریف   مزار پاک امجھر شریف ضلع اورنگ آباد۔

(۱۲) حضرت علامہ سید محمود مشہدی قادری رحمۃ اللہ علیہ

وطن مشہد مقدس   مزار پاک امجھر شریف ضلع اورنگ آباد۔

(۱۳) حضرت علامہ سید مخدوم مشہدی قادری رحمۃ اللہ علیہ

وطن مشہد مقدس   مزار پاک آبگلہ ضلع گیا۔

(۱۴) حضرت علامہ حکیم سید منور قادری رحمۃ اللہ علیہ

وطن کٹمبہ   مزار پاک کٹمبہ ضلع اورنگ آباد

(۱۵) حضرت علامہ شیخ ابوجعفر قادری رحمۃ اللہ علیہ

مزار پاک بھرتھولی ضلع اورنگ آباد

(۱۶) حضرت علامہ شیخ احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ

وطن ہسپورہ   مزار پاک ڈیہہ ضلع اورنگ آباد

(۱۷) ملک الرؤسا حضرت قاذن قادری رحمۃ اللہ علیہ

وطن ہسپورہ   مزار پاک مہولی ضلع اورنگ آباد

(۱۸) حضرت علامہ حافظ ابوسعید کوٹی قادری رحمۃ اللہ علیہ

وطن کوٹ، ملتان   مزار پاک سیہولی ضلع اورنگ آباد

(۱۹) حضرت علامہ شیخ عالم زماں قادری رحمۃ اللہ علیہ

وفات ۸۵۰ھ   مزار پاک امجھر شریف

(۲۰) حضرت علامہ شیخ مقبول احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ

مزار پاک اونچولی ضلع اورنگ آباد

(۲۱) حضرت علامہ شیخ معین الدین عرف شاہ نیک قادری رحمۃ اللہ علیہ

مزار پاک مونا ضلع رہتاس

(۲۲) حضرت علامہ میر سید ذکی کرمانی قادری رحمۃ اللہ علیہ

(۲۳) حضرت علامہ میر سید ابوالفرح سبزواری قادری رحمۃ اللہ علیہ

(۲۴) حضرت علامہ میر سید عباداللہ خانی قادری رحمۃ اللہ علیہ

(۲۵) حضرت علامہ میر سید یمنی قادری رحمۃ اللہ علیہ

(۲۶) حضرت علامہ میر سید رضی اللہ قادری رحمۃ اللہ علیہ

(۲۷) حضرت علامہ سید شہباز قادری رحمۃ اللہ علیہ

(۲۸) حضرت علامہ میر سید عالم قادری رحمۃ اللہ   مزار پاک اورنگ آباد

شجرہ پاک حضرت سیدنا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کا ایک شجرہ آبائی نسبی ہے اور وہ وہی شجرہ ہے جو آغاز کتاب میں بیان ہوا اسی شجرہ پاک کے متعلق حضرت شیرازی لکھتے ہیں۔

بدانکہ شجرہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ یکے نسبی کہ بجز از فرزندان صلبی او رضی اللہ عنہ دیگرے از مرید انش رخصت دادن نیست۔[1]

حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک شجرہ نسبی ہے جس کی اجازت فرزندان صلبی کے علاوہ دوسرے مریدوں کو نہیں دی گئی ہے۔

دوسری جگہ فرماتے ہیں۔

سیدنا رضی اللہ عنہ شجرہ قادریہ از آباء و اجداد آمدہ است۔[2]

سیدنا رضی اللہ عنہ نے شجرہ قادریہ اپنے آباء واجداد سے پایا ہے۔

دوسرا شجرۂ خلافت ہے جو حسب ذیل ہے۔

قطب الاقطاب فرد الافراد نائب غوث الثقلین حضرت سیدنا سید محمد قادری بغدادی رضی اللہ عنہ

حضرت سیدنا سید ابو محمد شمس الدین درویش قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیدنا سید ابوالخیر قطب الدین کلاں کلاں عالم قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیدنا سید عبدالرحیم قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیدنا سید عبدالفتاح قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیدنا سید عبدالوہاب قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیدنا سید عبدالرحمٰن قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیدنا سید عبداللطیف قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

---

۱ مناقب محمدیہ قلمی، ص ۱۲۶

حضرت سیدنا سید عبدالحئ قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیدنا سید عبدالجلیل قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیدنا سید عبدالرحیم قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیدنا سید عبدالرزاق قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت قطب ربانی غوث صمدانی محبوب سبحانی سیدنا ابو محمد سید عبدالقادر الجیلانی الحسنی و الحسینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیدنا شیخ ابوسعید علی مخزومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیدنا شیخ ابوالحسن القرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیدنا شیخ ابوالفرح طرطوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیدنا شیخ ابوالفضل عبدالواحد تمیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیدنا شیخ ابوبکر شبلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سید الطائفہ حضرت سیدنا شیخ جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیدنا شیخ سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیدنا شیخ معروف کرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیدنا سید الامام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیدنا الامام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیدنا الامام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیدنا الامام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیدنا الامام علی زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سید الشہدا حضرت سیدنا سید امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیدنا امام علی مرتضیٰ کرم اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سیدالمرسلین شفیع المذنبین سیدنا ومولانا محمد المصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت معروف کرخی رضی اللہ عنہ کو حضرت داؤد طائی رضی اللہ عنہ سے بھی خلافت حاصل تھی اور انہیں حضرت شیخ حبیب عجمی رضی اللہ عنہ سے اور انہیں حضرت شیخ حسن بصری رضی اللہ عنہ سے اور انہیں حضرت سیدنا امام علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ عنہ سے فقیر راقم الحروف کو بھی اپنے اس سلسلہ کی اجازت وخلافت حاصل ہے۔

شجرۂ منظومہ

یا الٰہی رحم فرما مصطفیٰ کے واسطے
رحمت حق شافع روز جزا کے واسطے

سر بلندی دے علی مرتضیٰ کے واسطے
کر شہید حق شہید کربلا کے واسطے

صدقہ زین العابدین کا عابد و زاہد بنا
علم کی دولت دے باقر پیشوا کے واسطے

یا الٰہی ہم کو سچوں کی معیت کر عطا
جعفر صادق امام اتقیاء کے واسطے

جادۂ صبر و رضا پر گامزن کر اے خدا
مغفرت کر شاہ کاظم اور رضا کے واسطے

صدقہ معروف سرّی کر عطا حسن عمل
حق کو غالب کر جنید باصفا کے واسطے

بہر شبلی دے ہمیں صدق و شجاعت یا خدا
رکھ موحد عبد واحد بے ریا کے واسطے

بوالفرح کا صدقہ دے حسن سعادت اور فرح
بوالحسن اور بو سعید سعد زا کے واسطے

قادر مطلق عطا کر اہل حق کو اقتدار
شیخ عبد القادر قدرت نما کے واسطے

خوان نعمت سے عطا کر رزق طیب یا خدا
بندۂ رزاق تاج الاصفیا کے واسطے

یا الٰہی اب میرے حال زبوں پر رحم کر
شہ ابوالقاسم رحیم پارسا کے واسطے

صدقۂ عبد الجلیل و شیخ دوراں عبدحی
دے حیات دیں ان سب اولیاء کے واسطے

یا الٰہی مجھ پہ لطف و فضل فرما دائما
شہ لطیف و عبد رحماں پیشوا کے واسطے

صدقہ عبد الوہاب و عبد فتاح و رحیم
فتح باب خیر کر ان اولیاء کے واسطے

یا الٰہی مجھ کو کار خیر کی توفیق دے
قطب دیں بوالخیر اچھے رہنما کے واسطے

نور ایماں سے منور کر مرا دل یا خدا
شمس دیں درویش مرد با خدا کے واسطے

نزع و قبر و حشر میں ہو سرخرو ہر قادری
شہ محمد قادری نوری ادا کے واسطے

کر اعانت دین کی صدقہ معین الدین کا
دے ظفر حق کو مظفر پیشوا کے واسطے

تیری رحمت کا بھکاری ہوں ملے رزق حلال
عبد رزاق اور بھیکہ بادشہ کے واسطے

جادۂ رشد و ہدایت پر چلا ہم کو سدا
شہ رشید و شہ ولی با صفا کے واسطے

میرے مولیٰ نفس امارہ کے فتنوں سے بچا
شہ رشید و شاہ اطیب رہنما کے واسطے

قلب مردہ کو ملے یارب حیات جاوداں
شاہ جمی اور عیسیٰ مقتدا کے واسطے

یا خدا ہو وزن میں حسنات کا پلہ ثقیل
سید حسنات اچھے پیشوا کے واسطے

یا خدا فقر و فنا میں دے علو منزلت
حضرت سید علی روشن ادا کے واسطے

میرے مولا مجھ کو قائم رکھ صداقت پر سدا
شاہ صدیق ولی باصفا کے واسطے

گلشن غوث الوریٰ کو تا ابد شاداب رکھ
سید اصغر امام خوش ادا کے واسطے

صدقۂ جملہ مشائخ یا خدا ہم پر رہے
کر دعا مقبول ان سب اولیاء کے واسطے

☆☆☆

حضرت سیدنا پاک کی تالیف اوراقوال زرین

"حزب الادعیہ"

وظیفہ قادریہ کی یہ کتاب زبان عربی میں ہے آیات قرآنی اور درودوں پر مشتمل ہے اس میں گیارہ حزب ہیں اس کی کئی شروح اور حواشی بزرگان قادریہ نے تحریر فرمایا ہے۔

"اقوال زریں"

☆ ناداں اور کم علم کا زیادہ بولنے سے کم بولنا بہتر ہے۔ — مناقب محمدیہ، ص۲۴

☆ بغیر علم شریعت وسلوک کم حاصل ہوتا ہے۔ — // ص۳۲

☆ فرائض الٰہی اور سنتوں میں اپنی رائے سے ایجاد کرنا اہل بدعت کا فعل اور نفس امارہ کا کام ہے۔ — // ص۳۲

☆ خودرائی گمراہی کے کنواں میں گرادیتی ہے۔ — // ص۳۳

☆ بے وقوفوں پر رحم کرنا اسے گناہ میں ڈالنا ہے۔ — // ص۳۷

☆ آسمان اپنی بلندی کے باوجود پست زمیں پر سرنگوں دکھائی دیتا ہے۔ — // ص۳۹

☆ اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق سے موانست رکھے اور ان کے طور طریقے کو دیکھ کر عبرت حاصل کرے۔ — // ص۳۹

☆ لوگوں سے ان کی عقل کے مطابق گفتگو کرے۔ — // ص۳۹

☆ نفس کی سرکشی توڑنے سے بہتر کوئی کام نہیں۔ — // ص۴۷

☆ سرداری کا اظہار بندگی سے بہتر نہیں ہے۔ — // ص۴۷

☆ برا ہے وہ بزرگ جو امراء کے دروازہ پر پڑا رہے اچھا ہے وہ امیر جو بزرگوں کے دروازے پر حاضری دیا کرے۔ — // ص۷۷

☆ اولیاء کو کرامتیں اس لئے عطا کی گئیں کہ وہ منکرین اسلام کو کرامت دکھا کر اسلام کا وقار قائم رکھیں۔ — // ص۹۰

☆ علماء وصال سبحانی کے خواہاں ہوتے ہیں۔ — // ص۹۱

☆ نہ جاننے سے کسی بات کا جان لینا بہتر ہے۔ — // ص۹۴

☆ اللہ تعالیٰ نے انسان کو عبادت اور مخالفت نفس کے لئے پیدا کیا ہے۔ — // ص۱۲۲

☆ انسان کو چاہئے کہ عشق الٰہی پیدا کرے۔ — // ص۱۲۲

☆ عشق الٰہی اور حب رسول کے علاوہ کوئی چیز کام نہ دے گی۔ — // ص۱۲۲

☆ کشف وکرامت کا اظہار اس گھن کھائے جو کے برابر بھی نہیں ہے جو غیر مستحق کو راہ خدا میں دیا جائے۔ — // ص۱۲۲

مؤلف کتاب سید احمد القادری
کا
شجرۂ نسب

سید احمد قادری ابن حضرت سید اصغر امام قادری ابن حضرت سید عبد الرحیم قادری ابن حضرت سید شرف الدین احمد قادری ابن حضرت سید جلال الدین احمد قادری ابن حضرت سید عبد الرزاق قادری ابن حضرت سید غلام معین الدین قادری ابن حضرت سید غلام رشید قادری ابن حضرت سید محمد ولی قادری ابن حضرت سید عبد الرشید قادری ابن حضرت سید عبد الرؤف قادری ابن حضرت سید شاہ ابوالمعالی قادری ابن حضرت سید عبد الرزاق قادری ابن حضرت سید شاہ مظفر قادری ابن حضرت سید معین الدین قادری ابن حضور سید السادات قطب الاقطاب فرد الافراد نائب غوث الثقلین سید الہند حضرت سیدنا محمد بغدادی اجھری رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

مؤلف کا شجرۂ نسب حضرت سیدنا پاک سے پندرہویں پشت اور حضور غوث الثقلین محبوب سبحانی سے ستائیسویں اور حضور سید الکونین سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے چالیسویں پشت ہے۔

’’عرس حضرت سیدنا پاک‘‘

سلسلۂ عالیہ قادریہ کے عظیم المرتبت بزرگ

قطب الاقطاب فرد الافراد سید السادات نائب غوث الثقلین

سید الہند حضرت سیدنا محمد بغدادی اجھری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا

’’عرس مقدس‘‘

یکم ربیع الاوّل شریف کو ۳۰؍صفر المظفر کے

اعتبار سے ہوتا ہے

۱۴۴۰ھ میں آپ کا ۵۰۰ واں عرس مقدس ہے

’’عرس مقدس‘‘

دادا حضور، طبیب ملت حضرت علامہ حکیم سید عبد الرحیم قادری

قدس سرہٗ العزیز کا

’’عرس‘‘

۳۰؍صفر المظفر کو ہوتا ہے

۱۴۴۰ھ میں آپ کا ۶۱؍واں عرس پاک ہے